وہ راستہ حق کا راستہ ہے، جدھر ہم اہل وفا چلے ہیں

لٹا سکو تم بھی جاں تو آؤ کہ ہم سوئے کربلا چلے ہیں

حسینی قافلے کے راہ رو ہیں ہم!

شہید عبدالرشید غازیؒ نے اپنی شہادت سے چند روز قبل یہ وصیت تحریر کی، جس میں دشمن ذرائع ابلاغ کے پھیلائے ہوئے پروپیگنڈے کا رد بھی ہے اور پرویزی لشکر کی بدترین سفاکیت کی روداد بھی! غازی شہیدؒ کے آخری پیغام سے یہ اقتباس 'اہلِ ایمان کے حوصلوں کی تقویت کا باعث بھی ہے اور ہمیں 'شریعت یا شہادت' کے نعرے کی معنویت بھی سمجھا رہا ہے۔

ممکن ہے ان سطور کی اشاعت تک ہم محصورینِ لال مسجد شہادت کا اعلیٰ رُتبہ پا چکے ہوں۔ ۳۰ ہزار کے قریب سیکورٹی اہلکار، نیم فوجی دستے، ٹینکوں کا لاؤ لشکر نہتے اور معصوم طلبہ وطالبات کو روندتے ہوئے لال مسجد اور جامعہ حفصہ کو ''فتح'' کر چکے ہوں۔ اس وقت لال مسجد کربلا کا منظر پیش کر رہی ہے، شہدا کی بکھری ہوئی نعشیں، زخمیوں کی آہ وبکا، مسجد و مینار اور چار دیواری زبانِ حال سے کہہ رہے ہیں کہ یہ سب کچھ چھ لاکھ انسانوں کی قربانی جس مطالبے پر کی گئی 'اُسے دہرانے کی سزا ہے۔ ہم یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ مولانا عبدالعزیز راہِ جہاد کے مسافر اور شوقِ شہادت سے سرشار ہیں۔ ان کے خلاف صرف ایک ہی بات کہی جا سکتی ہے کہ انھوں نے کڑے وقت میں بعض غلط لوگوں پر اعتماد کیا جو کہ ان کی غلطی تھی، جس کی سزا بہر حال بھگتنا ہوگی۔

ہمارے جاں نثار ساتھیوں نے تحریک صرف اللہ کی رضا اور شریعت کے نفاذ کے شروع کی۔ حدود اللہ میں ترمیم، مساجد کی شہادتیں، فحاشی اور عریانی کا فروغ، اسلامی عقائد کی نفس پسند تشریحات، جہاد کا نام لینے والوں پر فوج کشی، مجاہد مسلمانوں کو پکڑ پکڑ کر بھیڑ بکریوں کی طرح کفار کے حوالے کرنا اور سیکولرازم کے فروغ کے اقدامات قابلِ برداشت نہیں تھے، اس وجہ سے نفاذِ شریعت کے لیے فیصلہ کُن تحریک چلانے کا فیصلہ کیا گیا۔

میں یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اس ملک میں شریعت کا نظامِ عدل چاہتے ہیں، ہم عدالتوں میں شرعی قوانین کے نفاذ کے خواہاں ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ مظلوم مسلمانوں کو انصاف ملے، رشوت، ظلم، فحاشی اور اقربا پروری کا باطل نظام ختم ہو۔ شریعت کا عملی نفاذ ہی ان سب مسائل کا واحد حل ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم بھی ہے اور مطالبۂ قیامِ پاکستان کا تقاضہ بھی! ہم نے دنیاوی فوائد مسترد کر کے، راستے کی تلخیوں کو پہچانتے ہوئے' شعوری طور پر آخرت کی زندگی کو دنیا کی زندگی پر ترجیح دی ہے۔ جن لوگوں نے گزشتہ پانچ دنوں میں قرآن کے حافظ اور حدیث کا علم حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کو گولیوں سے چھلنی کیا، وہ یقیناً ظالم ہیں۔ اس موقع پر میڈیا کے چینلز نے بھی جانب داری کا مظاہرہ کیا، ہم اس مسئلے کو بھی اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں، یقیناً وہ بہترین بدلہ لینے والا ہے۔

میں آخر میں وصیت کے طور پر اسلام پسند عوام، تحریک سے وابستہ لوگوں، طلبہ وطالبات اور ان کے لواحقین، ذرائع ابلاغ کے سامنے اپنی بات دہراؤں گا کہ ہماری تحریک نیک اور صالح مقاصد کے لیے شروع کی گئی، ہم شریعت کے نفاذ کے مطالبہ پر قائم ہیں۔ ہم اس بات پر مطمئن ہیں کہ ہم نے ایثار، وفا اور قربانی کی راہ کا انتخاب کیا۔ ہم شریعت کے لیے جان دینا سعادت سمجھتے ہیں، ہمیں اللہ کی رحمت سے یقین ہے کہ ہمارا لہو انقلاب کی نوید بنے گا۔ دنیا والوں نے کبھی ہمیں ایجنسیوں کا کارندہ کہا اور کبھی پاگل! آج بارود کی بارش ثابت کر رہی ہے کہ ہم اللہ کی راہ میں لڑ رہے ہیں! بے شک اہلِ حق پر مصائب آنا حقیقت ہے! اگر ہمارے امیر حضرت حسین رضی اللہ عنہ بے بسی کی حالت میں شہید ہوئے تو ہم بھی اس قافلے کے راہ رو ہیں۔ ان شاء اللہ اسلامی انقلاب اس مُلک کا مقدر بنے گا۔

چمن میں آئے گی فصلِ بہاراں ہم نہیں ہوں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر ۲، شمارہ نمبر ۶

رجب ۱۴۳۰ھ جولائی 2009

سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
وہ شخص جو اپنے جان و مال لیے اخلاص کے ساتھ میدان جہاد میں نکلے اور متمنی ہو کہ وہ قتل کرے اور شہید ہو جائے۔ پس اگر یہ مر گیا یا شہید ہو گیا تو قیامت کے دن اپنی تلوار گردن میں لٹکائے ہوئے آئے گا اور لوگ گھٹنوں کے بل ہجوم کیے ہوئے ہوں گے اور یہ شہید کہیں گے کہ ہمارے لیے راستہ چھوڑ دو کیونکہ ہم راہ خدا میں خون بہا کر آئے ہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ اگر شہید یہ بات حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام یا کسی اور نبی کو بھی کہیں تو وہ بھی ان کے لیے راستہ چھوڑ دیں کیونکہ وہ ان کے استحقاق کو جانتے ہیں۔
(المستدرک ۲۳۱۵، ۵۱۵۹، صحیح ابن حبان ۲۹۸۰)

عنوانات

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔
Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:
Www.nwaiafghan.wordpress.com

قیمت فی شمارہ: ۱۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع، نظام کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا موقف مخلصین اور محبینِ مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....
اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

عدو سے آگہی رکھنا ‘مجاہد کی بصیرت ہے

اسلام اور کفر کی روزِ اوّل سے جاری عالمگیر کشمکش آج بھی بپا ہے۔اللہ کے بندوں اور طاغوت کے کارندوں کے مابین قیامت تک جاری رہنے والے اس معرکے کی وجہ یہ ہے کہ اسلام اور کفر میں کبھی بھی اور کوئی بھی مماثلت نہیں ہے۔لہٰذا خیر وشر کا قدم قدم تصادم اور ٹکراؤ یقینی ہے۔خیر وشر کے موجودہ معرکے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تائیدِ غیبی کی بدولت کفر واسلام کی صفیں واضح طور پر الگ اور جُدا ہوتی جارہی ہیں اور اہلِ نظر اپنی آنکھوں سے‘ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سچ ثابت ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:عنقریب لوگ دوخیموں میں بٹ جائیں گے،ایک ایمان کا خیمہ جس میں نفاق کا شائبہ بھی نہ ہوگا اور دوسرا منافقت کا خیمہ جس میں ایمان کی رتی بھی نہ ہوگی (ابو داود، کتاب الفتن و الملاحم،باب ذکر الفتن و دلائلھا)۔

بلاشبہ اس مبارک تحریک جہاد کی صورت‘امت مسلمہ نے اپنے اوپر مسلط حکمرانوں اور ان کی محافظ اور چاکری پر متعین افواج کے مکروہ چہرے بخوبی پہچان لیے ہیں۔صلیبی صہیونی قومیں‘امت کے غدار حکمرانوں اور ان کی افواج کو اپنا غلام بنا کر امت مسلمہ پر ہر سمت سے حملہ آور ہیں اور ان کے مقابل سرمایہ امت محمد ﷺ مجاہدین اسلام،اللہ کی غیبی تائید و نصرت سے ان رزیل قوموں اور ان کے حواریوں کو ناکوں چنے چبوا رہے ہیں۔کفر اور اس کی چاکری کرنے والے اپنی لاشوں کو سمیٹتے نئے سے نئے حربے اور چالیں چل رہے ہیں تاکہ وہ پرچم اسلام کو سرنگوں کرنے کے مذموم ارادوں میں کامیاب ہوسکیں(واللہ متم نورہٖ ولو کرہ المشرکون)لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاکیزہ لشکر کے استقبالی‘ یہ مجاہدین اسلام آج دجالی تہذیب کے محافظ ان صلیبیوں اور ان کی غلام نام نہاد’کلمہ گو‘افواج کو ذلت آمیز شکست کی طرف دھکیل رہے ہیں۔

کفار اور ان کے کاسہ لیس لشکر‘اپنی دن بدن واضح ہوتی شکست کو فتح میں بدلنے کے لیے مکمل طور پر’’جھوٹ‘‘ کا سہارا لے رہے ہیں۔صاف نظر آتی ذلت آمیز شکست کے بعد یہ کفری لشکر دیوانی اور ہذیانی حرکتیں کرنے پر مجبور ہوگیا ہے۔آئے روز یہ خبر نشر کروائی جاتی ہے کہ نہ جانے کتنے ہی’’جنگجوؤں‘‘ نے نام نہاد قومی لشکر اور’پاک‘فوج کے سامنے ہتھیار پھینک دیئے ہیں۔سوال اٹھانے والے سوال اٹھاتے ہیں کہ کیا ہتھیار پھینکنے والے ان بے شمار’جنگجوؤں‘ میں سے کوئی بھی ایسا نہیں کہ جسے اپنے پیدا کردہ ذرائع ابلاغ کے سامنے لاکر اعتراف کروا جا سکے؟۔عامۃ الناس کو بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا کرنے اور اپنی ناکامیوں کو چھپانے کے لیے’خوشخبری‘ سنائی جاتی ہے کہ فلاں بم دھماکے یا’خودکش‘ حملے کے’سرغنہ‘ کو گرفتار کرلیا گیا ہے اور اس کی نشاندہی پر باقیوں کی گرفتاری کے لیے چھاپے مارے جارہے ہیں۔حقیقت اس کے برعکس یہ ہوتی ہے کہ اس مبینہ’سرغنہ‘ کو اس واقع سے عرصہ پہلے اس کے گھر سے اٹھایا گیا ہوتا ہے جس کی واضح شہادتیں موجود ہوتی ہیں۔کبھی یہ مژدہ سنایا جاتا ہے کہ بیٹنی قبیلہ نے’ترکستان‘ کی قیادت میں طالبان کے خلاف’جہاد‘ کا اعلان کردیا ہے۔جبکہ اس قبیلے کی حقیقت یہ بتائی جاتی ہے کہ یہ ڈاکوؤں اور لٹیروں کا ایک گروہ ہے اور ترکستان نامی اس’مجاہد‘ کے’ہندستان‘ نامی بھائی کو دوسال قبل طالبان نے راہزنی کے جرم میں قتل کرکے علاقے کے لوگ سکون وچین کی زندگی فراہم کی تھی۔طالبان کی قیادت کے بارے میں غلط فہمیوں کو جنم دینے کے لیے’قاری زین الدین‘ نامی نام نہاد طالبان کمانڈر کو‘ اپنے تراشے جھوٹ اور کفر وفسق کے علم بردار ذرائع ابلاغ کے ذریعے ہیرو بنایا جاتا ہے۔مجاہدین اسلام کبھی را کے ایجنٹ ہوتے ہیں،کبھی سی آئی اے اور موساد انھیں امداد دی رہی ہوتی ہے اور کبھی کفر کے تلوے چاٹنے والے ذرائع ابلاغ کے ذریعے انھیں غیر مختون قرار دیا جاتا ہے۔(لعنة الله علی الکاذبین)

جھوٹ اور کفر وفریب کی ملمع کاری کی ان کہانیوں کو حقیقت کا روپ دینے کے لیے ذرائع ابلاغ کو مکمل طور پر پابند کیا جاتا ہے اور جہاں سے تھوڑی سی بغاوت کی بو محسوس ہو تو وہاں سینہ زوری سے یا ڈالروں کی چمک سے زبانیں گنگ کردی جاتی ہیں(حال ہی میں ریاستی ایجنسی نے میڈیا کے لیے 60 کروڑ روپے اسی پس منظر میں مختص کیے)۔ذرائع ابلاغ کی ان پرفریب داستانوں کی مزید لیپا پوتی کا مکروہ فریضہ نام نہاد درباری ملّاؤں کو سونپا گیا ہے اور پیٹ کے غلام یہ نام نہاد’علما‘ کفر کی چاکری میں اپنے آقاؤں کو بھی پیچھا چھوڑ گئے ہیں۔نبی ﷺ نے فرمایا!ایسے علما سوءٔ اللہ،اس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت کے مستحق ہیں اور یہی لوگ نارِ جہنم کا ایندھن ہوں گے(کتاب السنن الواردة في الفتن،ابن حمادؒ)۔

امت کا درد کا رکھنے والے ہر صاحبِ ایمان سے بس یہی استدعا ہے کہ وہ اضطراب اور غیر جانبداری کی کیفیت سے نکلتے ہوئے اسلام کے ان ابطال کے ہم راہی بنے۔اس لیے کہ’’غلامی سے بڑھ کر ہے بے یقینی‘‘۔آیئے!اُن کے ہم رکاب بنیں!کہ جو پرچم اسلام کی سربلندی کے لیے‘غیروں کے ساتھ ساتھ نام نہاد’اپنوں‘ سے نبرد آزما ہیں اور جنھوں نے امت کے روشن کل کے لیے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیا ہے۔اور بے شک حق کی معرفت‘حق تعالیٰ کی توفیق کے بغیر کیونکر ممکن ہے؟ آیئے!اسی سے رجوع کریں۔

’’اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَہٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَہٗ وَلَا تَجْعَلْہُ عَلَیْنَا مُلْتَبِساً فَنَظِلُّ‘‘

’’اے ہمارے مالک!ہمیں حق کو حق دکھا اور اُس کی اتباع کی توفیق دے اور باطل کو باطل دکھا اور اُس سے بچنے کی توفیق دے اور اس(باطل)کو(حق کے ساتھ)خلط ملط نہ ہودے کہ ہم اس کے زیر ہو جائیں۔(آمین)

اسلام کو اپنی صفائی کی ضرورت نہیں

سید قطب شہیدؒ

بعض ایسے متکلمینِ اسلام بھی پائے جاتے ہیں جو لوگوں کے سامنے اسلام کو اس حیثیت سے پیش کرتے ہیں کہ گویا اسلام ایک ملزم ہے اور وہ اس کے وکیل صفائی ہیں۔ وہ اسلام کی صفائی اور دفاع جس طریقہ سے کرتے ہیں وہ کچھ اس طرح کا ہے کہ ''نظامِ حاضر نے فلاں اور فلاں کام کیے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ اسلام نے یہ کام کر کے نہیں دکھائے، مگر صاحبو! اسلام تو ان کاموں کو پہلے کر چکا ہے جنہیں موجودہ تہذیب ۱۴۰۰ سال بعد کر رہی ہے۔'' کیا گھٹیا دفاع ہے! اور کیا بھونڈی صفائی ہے؟............ اسلام جاہلی نظاموں اور ان کے بُرے اور تباہ کن تصرفات کو اپنے کسی عمل کے جواز کی دلیل ہرگز نہیں بناتا۔ یہ تہذیبیں جنھوں نے اکثر لوگوں کی آنکھوں کو خیرہ کر رکھا ہے اور ان کے دل و دماغ ماؤف کر رکھے ہیں، یہ خالصتاً جاہلی نظام کے شاخسانے ہیں اور اسلام کے مقابلے میں ہر لحاظ سے ناقص، کھوکھلے، ہیچ اور پوچ ہیں۔ یہ دلیل قابلِ اعتبار نہیں ہے کہ ان تہذیبوں کے سائے میں بسنے والے لوگ ان لوگوں سے زیادہ خوش حال ہیں جو نام نہاد عالمِ اسلامی میں رہتے ہیں۔ ان علاقوں کے باشندے اپنی موجودہ زبوں حالی کو اس لیے نہیں پہنچے کہ یہ مسلمان ہیں بلکہ اس لیے کہ انھوں نے اسلام سے منہ موڑ رکھا ہے۔ اسلام تو لوگوں کے سامنے اپنی صداقت کی دلیل پیش کرتا ہے کہ وہ ناقابلِ قیاس حد تک جاہلیت سے اولیٰ اور افضل ہے، وہ جاہلیت کو برقرار رکھنے کے لیے نہیں بلکہ اسے بیخ و بن سے اُکھاڑ پھینکنے کے لیے آیا ہے، وہ انسانیت کو اس آلودگی پر جسے تہذیب کا نام دیا جاتا ہے' آشیر باد دینے کے لیے نہیں آیا بلکہ وہ انسانیت کو اس درکِ اسفل سے نکالنے کے لیے آیا ہے۔

> ہم جس اسلام کے علم بردار ہیں اس میں کوئی ایسا پہلو نہیں ہے جو ہمارے لیے شرمندگی کا یا احساسِ کمتری کا موجب ہو یا جس صفائی کی ہمیں ضرورت ہو، اور نہ اس کے اندر کوئی ایسا نقص ہے جس کی وجہ سے ہم اسے لوگوں تک پہنچانے کے لیے کسی طرح کی ریشہ دوانی کرنے کی ضرورت محسوس کریں۔

ہمیں اس حد تک تو شکست خوردہ نہیں ہونا چاہیے کہ ہم رائج الوقت نظریات و افکار کے اندر اسلام کی شبیہیں ڈھونڈنے لگیں، ہمیں ان تمام نظریات و افکار کو خواہ مشرق ان کا علم بردار ہو اور خواہ مغرب، پسِ پُشت ڈالنا چاہیے۔ اس لیے کہ یہ نظریات ان اعلیٰ و ارفع مقاصد کے مقابلے میں نہایت پست، حقیر اور غیر ترقی یافتہ ہیں جنہیں اسلام اپنا مطمع نظر قرار دیتا ہے اور انسانیت کے سامنے پیش کرتا ہے۔ جب ہم لوگوں کو صحیح اسلام کی بنیاد پر دعوت دیں گے اور اُن کے سامنے اسلام کے جامع تصور کا اساسی عقیدہ پیش کریں گے تو خود اُن کی فطرت کی گہرائیوں سے اس کے حق میں آواز اُٹھے گی جو ایک تصور سے دوسرے تصور کی طرف اور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہو جانے کا اُنہیں جواز بلکہ جواب فراہم کرے گی، لیکن یہ دلیل انہیں ہرگز متاثر نہیں کر سکتی کہ ہم اُن سے کہیں کہ رائج نظام کو چھوڑ کر ایک غیر رائج نظام کی طرف آؤ، یہ تمھارے رائج نظام کے اندر صرف ضروری تبدیلیاں کرے گا اور تمہیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے، اس لیے کہ موجودہ نظام کے اندر بھی تم جو کچھ کر رہے ہو وہی کچھ تم نئے نظام میں بھی کر سکو گے۔ بس تمھیں اپنی عادات و خواہشات اور رکھ رکھاؤ میں بعض خفیف تبدیلیاں کرنا پڑیں گی اور ان کے بعد تم جس عادت اور خواہش کے بھی رسیا ہو وہ علیٰ حالہٖ باقی رہے گی۔ اس سے کوئی تعرض نہیں کیا جائے گا، کیا بھی گیا تو یوں ہی سرسری سا۔

یہ طریقہ بظاہر بڑا آسان اور مرنجاں مرنج ہے مگر اپنی سرشت کے لحاظ سے کسی قسم کی کشش نہیں رکھتا۔ مزید برآں یہ حقیقت سے بھی بعید ہے، کیوں کہ حقیقت تو یہ پکار رہی ہے کہ اسلام محض زندگی کے اصول نظریات ہی تبدیل نہیں کرتا بلکہ احساسات اور جذبات تک کی دنیا کو بھی اس طرح بنیاد و اساس کے لحاظ سے بدل کر رکھ دیتا ہے کہ جاہلی زندگی کے کسی اصول کے ساتھ اس کا رشتہ باقی نہیں رہتا۔ مختصر طور پر یوں بیان کر دینا کافی ہوگا کہ اسلام زندگی کے چھوٹے سے چھوٹے معاملہ سے لے کر بڑے سے بڑے معاملے تک میں انسانوں کو بندوں کی بندگی سے نکال کر خدائے واحد کی بندگی کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔ اس کے بعد:

فَمَنْ شَآ ءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَن شَآءَ فَلْيَكْفُرْ (کہف۔۲۹)

جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کا رستہ اختیار کرے

وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ o (آل عمران۔۹۷)

اور جو کفر کرتا ہے تو بے شک اللہ تعالیٰ تمام اہلِ جہاں سے بے نیاز ہے۔

یہ مسئلہ درحقیقت کفر و ایمان کا مسئلہ ہے، شرک و توحید کا مسئلہ ہے، جاہلیت اور اسلام کا مسئلہ ہے۔ اسی بنیادی حقیقت کو اظہر من الشمس ہونا چاہیے۔ جن لوگوں کی زندگی جاہلیت کی زندگی ہے وہ لاکھ اسلام کا دعویٰ کریں مگر وہ مسلمان نہیں ہیں۔ ان میں اگر کچھ خود فریبی میں مبتلا ہیں یا دوسروں کو دھوکہ میں ڈال

رہے ہیں اور اس خیال خام میں مبتلا ہیں کہ اسلام ان کی جاہلیت کا ہم نوا ہوسکتا ہے تو انہیں کون روک سکتا ہے؟ مگر ان کی خودفریبی یا جہاں فریبی سے حقیقت تو نہیں بدل سکتی۔ان لوگوں کا اسلام نہ اسلام ہے اور نہ یہ مسلمان ہیں۔آج اگر شریعت اسلامی برپا ہوتو پہلے انھی کشتگانِ جاہلیت کو اسلام کی طرف لانا اور انھیں از سرِ نو مسلمان بنانا ہوگا۔

ہم لوگوں کو اسلام کی طرف اس لیے نہیں بلا رہے ہیں کہ ان سے کسی اجر کے طالب ہیں اور نہ ہم ملک میں اقتدار حاصل کرنے یا فساد برپا کرنے کے خواہش مند ہیں۔اپنی ذات کے لیے ہم سرے سے کسی منفعت کا لالچ نہیں رکھتے۔ہمارا اجر اور ہمارا حساب لوگوں کے ذمہ نہیں،اللہ کے ذمہ ہے۔لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے پر جو چیز ہمیں مجبور کرتی ہے وہ صرف یہ ہے کہ ہم اُن کے سچے ہمدرد اور حقیقی بہی خواہ ہیں۔خواہ وہ ہم پر کتنے ہی مصائب کے پہاڑ توڑیں۔داعیِ حق کی یہی فطری شاہ راہ ہے اور یہی حالات اسے مہمیز کا کام دیتے ہیں۔لہٰذا لوگوں کو ہماری زندگی کے اندر اسلام کی صحیح تصویر نظر آنی چاہیے اور انھیں اُس بارِ گراں کا بھی صحیح اندازہ ہونا چاہیے جس کے اُٹھانے کا اسلام ان سے مطالبہ کرتا ہے اور جس کے عوض انھیں وہ لامتناہی خیر عطا کرتا ہے جس کا اسلام علم بردار ہے۔اس طرح لوگوں کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ جس جاہلیت میں وہ غرق ہیں اس کے بارے میں ہماری رائے یہ ہے کہ یہ نِری جاہلیت ہے،اسلام کا اس سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔اس کا ماخذ چونکہ شریعت نہیں ہے اس لیے وہ سرتاپا ہوائے نفس ہے،اور چونکہ وہ حق ناآشنا ہے اس لیے وہ بلاشبہ باطل ہے۔

فماذا بعد الحق الا الضلال

ہم جس اسلام کے علَم بردار ہیں اس میں کوئی ایسا پہلو نہیں ہے جو ہمارے لیے شرمندگی یا احساسِ کمتری کا موجب ہو یا جس صفائی کی ہمیں ضرورت ہو اور نہ اس کے اندر کوئی ایسا نقص ہے جس کی وجہ سے ہم اسے لوگوں تک پہنچانے کے لیے کسی طرح کی ریشہ دوانی کرنے کی ضرورت محسوس کریں یا اُس کی اصلیت کے تقاضے کے تحت ڈنکے کی چوٹ اس کا اعلان کرنے کی بجائے طرح طرح کی نقابیں ڈال کر اسے پیش کریں۔دراصل یہ روگ مغرب اور مشرق میں پھیلائے ہوئے جاہلی نظاموں سے رُوحانی اور نفسانی شکست کھا جانے کی وجہ سے بعض ''مسلمانوں'' کو لاحق ہوگیا ہے اور وہ انسانی قوانین کے اندر ایسے پہلو تلاش کرنے میں لگے رہتے ہیں جن سے وہ اسلام کی موافقت اور تائید کر سکیں، یا وہ جاہلیت کے کارناموں کے اندر ان باتوں کی ٹوہ کرتے رہتے ہیں جن سے یہ دلیل فراہم کرسکیں کہ اسلام نے بھی یہ کام کر دکھائے ہیں۔

ہمیں اس حد تک تو شکست خوردہ نہیں ہونا چاہیے کہ ہم رائج الوقت نظریات وافکار کے اندر اسلام کی شبیہیں ڈھونڈنے لگیں، ہمیں ان تمام نظریات وافکار کو خواہ مشرق ان کا علم بردار ہو اور خواہ مغرب، پسِ پُشت ڈالنا چاہیے۔اس لیے کہ یہ نظریات ان اعلیٰ وارفع مقاصد کے مقابلے میں نہایت پست، حقیر اور غیر ترقی یافتہ ہیں جنہیں اسلام اپنا مطمع نظر قرار دیتا ہے اور انسانیت کے سامنے پیش کرتا ہے۔

جو شخص اسلام اور اس کی تعلیمات کی صفائی کی ضرورت محسوس کرتا ہے یا معذرت خواہانہ ذہنیت رکھتا ہے تو ایسا شخص ہرگز اسلام کی صحیح نمائندگی نہیں کرسکتا، بلکہ وہ بے وقوف دوست ہے جو خود تو اس بودی اور کھوکھلی جاہلیت سے مرعوب و مغلوب ہو چکا ہے جو تضاد سے بھری ہوئی ہے اور نقائص سے جس کا جسم داغ داغ ہے مگر وہ کم کوش بایں ہمہ اُلٹا جاہلیت کے لیے جواز فراہم کرتا ہے۔یہ حضرات اسلام کے دشمن ہیں اور اسلام کی خدمت کی بجائے اُسے ضعف پہنچاتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی مجبور کرتے ہیں کہ وہ ان کی ژاژ خائیوں کا سدِ باب کریں۔ان کی باتیں سن کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ اسلام مجرموں کے کٹہرے میں کھڑا ہے اور اپنا دفاع کرنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتا ہے۔

مغرب زدہ ذہن کی واماندگیاں

جس زمانے میں میرا قیام امریکہ میں تھا انھی دنوں کی بات ہے کہ اسلام کے ایسے ہی نادان دوست ہمارے ساتھ اُلجھتے رہتے تھے۔ہم لوگ جو اسلام کی طرف منسوب تھے،تعداد میں بہت کم تھے۔مخالفین اسلام کے مقابلے میں ہمارے بعض دوست مدافعانہ مؤقف اختیار کرتے تھے مگر میں ان سب کے برعکس مغربی جاہلیت کے بارے میں جارحانہ مسلک پر قائم تھا اور احساسِ کمتری میں مبتلا ہوئے بغیر مغربی جاہلیت کے بودے اور متزلزل مذہبی عقائد پر تلخ تنقید کرتا، مغربی جاہلیت کے انسانیت سوز معاشرتی اور اقتصادی اور اخلاقی حالات کو بے جھجک ننگا کرتا اور بتاتا کہ مسیحیت کے یہ اقانیم ثلاثہ،اور گناہ اور کفارہ کے نظریات،عقلِ سلیم اور ضمیرِ پاکیزہ کے لیے قابلِ قبول نہیں ہیں۔یہ سرمایہ دارانہ نظام اور اجارہ داری اور سود خوری اور دوسرے ظالمانہ اور انسانیت کش حربے اور یہ خودسر انفرادی آزادی جس میں اجتماعی کفالت اور باہمی ہمدردی کے لیے اس وقت تک کوئی گنجائش نہیں جب تک قانون کا ڈنڈا حرکت میں نہ آئے،زندگی کا یہ مادہ پرستانہ سطحی اور بے جان تصور، یہ چوپائیوں کی سی بے لگامی جسے آزادی اختلاط کا نام دیا جاتا ہے، یہ بردہ فروشی جسے آزادیِ نسواں سے تعبیر کیا جاتا ہے، یہ نظامِ طلاق کے رکاکت آمیز، تکلیف دہ اور عملی زندگی کے

منافی قوانین وضوابط، یہ ناپاک اور مجنونانہ نسلی امتیاز، یہ سب کچھ عقلِ سلیم کے خلاف اور انسانیت کے لیے باعثِ عار ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں انہیں یہ بھی بتاتا تھا کہ اسلام کس قدر عقلی و علمی نظریہ ہے، کس قدر بلند نگاہ، انسانیت نواز اور شاداب و زرخیز نظام ہے، یہ ان افقوں تک اپنی کمندیں پھینکتا ہے جن تک انسان پرواز کرنا چاہتا ہے مگر آج پہنچنے سے عاجز ہے۔ اسلام عملی زندگی کا نظام ہے اور یہ زندگی کی تمام گتھیوں کو انسان کی فطرتِ سلیم کے تقاضوں کی روشنی میں سلجھاتا ہے۔

مغرب کی زندگی کے یہ عملی حقائق تھے جن سے ہم سب کو پالا پڑا تھا اور جب اسلام کی روشنی میں ان حقائق کا جائزہ لیا جاتا تھا تو ان کے متوالوں کے سر بھی مارے شرم کے جھک جاتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود اسلام کے ایسے دعوے دار بھی موجود ہیں جو اُس نجاست سے مرعوب ہو چکے ہیں جس میں جاہلیت لت پت ہے اور وہ مغرب کے اس کوڑے کرکٹ کے ڈھیروں کے اندر اور مشرق کی شرمناک اور کریہ المنظر مادہ پرستی کے اندر وہ چیزیں ڈھونڈتے پھرتے ہیں جن کی اسلام سے مشابہت ثابت کرسکیں یا اسلام کو ان کے مشابہ و مماثل قرار دے سکیں!!!

داعیانِ حق کے لیے صحیح طرزِ عمل

اس کے بعد مجھے یہ کہنے کی حاجت محسوس نہیں ہوتی کہ ہمیں یعنی دعوتِ اسلامی کے علَم برداروں کو یہ زیب نہیں دیتا کہ ہم جاہلیت کا کس پہلو سے ساتھ دیں، جاہلیت کے کسی نظریہ کے ساتھ یا جاہلیت کے کسی نظام کے ساتھ یا جاہلیت کی کسی روایت کے ساتھ کسی نوعیت کی سودابازی کریں، چاہے ہم پر کوہِ غم ہی ٹوٹ پڑے اور جبر و تشدد کا نظام ہمارے خلاف آزمائشوں کا طوفان برپا کردے۔

ہمارا اوّلین کام یہ ہے کہ ہم جاہلیت کو مٹا کر اس کی جگہ اسلامی نظریات اور اسلامی اقدار و روایات کو براجمان کریں۔ یہ منشا جاہلیت کی ہم نوائی سے اور آغازِ سفر میں چند قدم اس کا ساتھ دینے سے پورا نہیں ہو سکے گا۔ ہمارے بعض دوست اس طرح کی باتیں بالفعل سوچ رہے ہیں مگر اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم نے اوّل قدم پر ہی اپنی شکست کا اعلان کر دیا۔

بے شک رائج الوقت اجتماعی تصورات اور فروغ پذیر معاشرتی روایات کا دباؤ نہایت شدید اور کمر شکن ہے، بالخصوص عورت کے معاملے میں یہ دباؤ اور بھی زیادہ ہے۔ بے چاری مسلمان عورت اس جاہلیت کے طوفان میں بڑے سنگ دلانہ دباؤ اور بھیانک مخالفت سے دوچار ہے۔ لیکن امرِ محتوم سے کوئی مفر نہیں ہے۔ لازماً ہمیں پہلے ثابت قدمی اور جگرداری کا ثبوت دینا ہوگا اور پھر حالات پر غلبہ حاصل کرنا ہوگا۔ اسی طرح ہمیں جاہلیت کے اس گہرے کھڈے کے حدودِ اربعہ کا مشاہدہ بھی کرنا ہوگا، جس میں اب وہ گری پڑی ہے اور مقابلتاً دنیا کو اس اسلامی زندگی کے وہ نور افگن اور بلند و بالا افق دکھانا ہوں گے جس کے ہم داعی ہیں۔

جاہلیت اور اسلام کے مابین ایک وسیع و عریض وادی ہے جس پر کوئی پُل اس غرض سے کھڑا نہیں کیا جا سکتا کہ دونوں بین بین آ کر مل سکیں، بلکہ ایسا پُل اگر قائم کیا جا سکتا ہے تو صرف اس غرض کے لیے کہ اہلِ جاہلیت اسے عبور کر کے آغوشِ اسلام میں آ پناہ لیں خواہ وہ مبینہ اسلامی وطن کے رہنے والے مدّعیانِ اسلام ہوں یا اس کے باہر کے لوگ ہوں، تاکہ وہ اندھیروں سے نکل کر اُجالے میں آئیں اور اُس زبوں حالی سے نجات پائیں جس میں سرتاپا غرق ہیں اور اس ''خیر'' سے مستفید ہو سکیں جس سے وہ گروہ شاد کام ہو چکا ہے جس نے اسلام کو پہچان لیا ہے اور جو اسلام ہی کے سائے میں جینے کی کوشش کر رہا ہے اور اگر کسی کو یہ دعوت پسند نہیں ہے تو ہمیں اس سے وہی کہہ دینا چاہیے جس کا حکم اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیا تھا:

''لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ''۔

'تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین'' (سورۃ الکٰفرون)

جو شخص اسلام اور اس کی تعلیمات کی صفائی کی ضرورت محسوس کرتا ہے یا معذرت خواہانہ ذہنیت رکھتا ہے تو ایسا شخص ہرگز اسلام کی صحیح نمائندگی نہیں کرسکتا، بلکہ وہ بے وقوف دوست ہے جو خود تو اس بودی اور کھوکھلی جاہلیت سے مرعوب و مغلوب ہو چکا ہے جو تضاد سے بھری ہوئی ہے اور نقائص سے جس کا جسم داغ داغ ہے مگر وہ کم کوش بایں ہمہ اُلٹا جاہلیت کے لیے جواز فراہم کرتا ہے۔

۞---۞---۞

مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میرا حوض (کوثر) عدن اور عمان کے مابین مسافت جتنا لمبا ہے۔ اس کا پانی برف سے ٹھنڈا، شہد سے میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اس کے آبخورے آسمان کے ستاروں کی مثل ہیں۔ جو اس سے ایک گھونٹ پی لے گا اس کے بعد کبھی پیاس کا شکار نہ ہوگا۔ اور سب سے پہلے اس کا پانی پینے کے لیے آنے والے لوگ فقراء مہاجرین ہوں گے۔ کسی کہنے والے نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ فقراء کون ہیں ؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن کے سر پراگندہ ہیں اور چہرے پژمردہ ہیں ان کے کپڑے میلے ہیں۔ جن کے لیے سرحدیں نہیں کھلتیں اور معزز خاندانوں کی عورتیں ان سے نکاح نہیں کرتیں اور وہ اپنے ذمہ واجب الاداحقوق ادا کرتے ہیں لیکن ان کے حقوق کوئی ادا نہیں کرتا۔ (الترغیب والترھیب ۵۴۵۷، مجمع الزوائد ۳۶۶/۱۰)

اے مسلمانانِ پاکستان

سرزمینِ پاکستان کے مسلمانوں کے لیے شیخ ابوعبداللہ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ کا بیان

تمام تر بزرگی اور برتری اللہ تعالیٰ کو ہی لائق اور سزاوار ہے۔ہم اسی کی حمد بیان کرتے ہیں،اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے مغفرت کے طلبگار ہیں۔ہم اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں، اپنے نفس کے شرور اور اپنے اعمال کے بُرے نتائج سے۔جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں،وہ یکتا ہے،کوئی اس کا شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

پاکستان میں بسنے والے میرے اہل ایمان بھائیو!السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آج میں آپ سے سوات اور قبائلی علاقہ جات میں فوج اور مجاہدین کے مابین جاری جنگ سے متعلق کچھ کہنا چاہوں گا۔

نبی ﷺ نے فرمایا:"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے نفس کے لیے پسند کرتا ہے۔"(متفق علیہ)

یقیناً ایک مسلمان کی حیثیت سے میں آپ کے لیے وہی پسند کرتا ہوں جو مجھے اپنے لیے پسند ہے۔میری اپنے لیے بس یہی خواہش ہے کہ میں جہنم کی آگ سے بچالیا جاؤں اور جنت میں داخل کردیا جاؤں۔یقیناً یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔میں اللہ سبحانہ سے دعا گو ہوں کہ میں اس کا اہل بن سکوں اور اللہ سبحانہ سے اسی تمنا کا میں آپ کے لیے متمنی ہوں۔

اے اللہ کے بندو! درحقیقت یہ دنیا ہم سب کے لیے مصیبت،آزمائش اور فتنے کا گھر ہے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

"الٓمٓ ،کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ بس اتنا کہہ دینے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور اُن کو آزمایا نہیں جائے گا۔حالانکہ ہم اُن سے پہلے والوں کی آزمائش کرچکے ہیں اور اللہ کو تو یہ ضرور دیکھنا ہے کہ سچے کون ہیں اور جھوٹے کون۔"(العنکبوت،۱۔۳)

عصرِ حاضر میں مسلمانوں پر ٹوٹنے والی آزمائشوں میں بڑی آزمائش صلیبی،صہیونی اتحاد اور ان کے مددگار مسلمانوں کے مرتد حکمران ہیں۔انہی آزمائشوں میں سے ایک آزمائش وہ جنگ ہے جو امریکہ اور زرداری کی حکومت نے اقامتِ دین کا مطالبہ کرنے والوں پر سوات اور قبائلی علاقہ جات میں مسلط کی ہے۔ہمارا حسنِ ظن ہے کہ موجودہ حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے بہت زیادہ تگ ودو کی ضرورت نہیں ہے اور بفضل للہ تعالیٰ ہم اس آزمائش میں جلد سرخرو ٹھہریں گے۔

میرے بھائیو!اس موقع پر میں آپ سے کہوں گا کہ ہمیں اپنا محاسبہ کرنا چاہیے،قبل اس کے کہ ہمارا محاسبہ کیا جائے اور ہمیں اپنے اعمال کا جائزہ لینا چاہیے اس سے پہلے کہ اُن کا وزن کیا جائے۔اس موقع پر میں آپ سے پوچھوں گا کہ آپ اقامتِ شریعتِ الٰہیہ کی اس جدوجہد میں کس کے ساتھ کھڑے ہیں؟ کیا آپ اقامت دین کے پاسبان،مجاہدین اسلام کے ساتھ ہیں یا ان کے خلاف جنگ کرنے والے صلیبی اور ان کے کاسہ لیس زرداری اور اس کے حواریوں کے ساتھ؟اگر زرداری اور اس کی فوج کے ہمنوا ہو تو پھر ایک بہت بڑے خطرے کے دھانے پر ہو۔اس حالت میں اگر موت نے آلیا تو یقیناً یہ بہت بڑا خسارے کا سامان ہوگا۔

> **جو کوئی اسلام کو بطور دین اپنا لینے پر راضی ہو تو اُس پر لازم ہے کہ وہ زرداری اور اس کی فوج،جو صرف شریعتِ الٰہیہ کی مخالفت میں کھڑے ہیں،اسے ہاتھ سے روکے اور اگر اس کی استطاعت نہیں ہے تو پھر اپنی زبان سے ان کے خلاف اٹھ کھڑا ہو اور اگر اس کی استطاعت بھی نہیں ہے تو نہیں اور ان کے اس عمل کو دل سے بُرا جانے**

قرآن کریم میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

"فلا وربك لا يومنون حتىٰ يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما"

نہیں! اے محمد ﷺ تمھارے رب کی قسم یہ کبھی مومن نہیں ہوسکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں یہ تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں۔پھر جو کوئی تم فیصلہ کرو اس پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں بلکہ سر بسر تسلیم کرلیں (النساء۔۶۵)

یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ کسی شخص کے دل میں ایمان باللہ اور شریعت کے دشمنوں کی محبت،مودت اور ولایت کبھی اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔چاہے وہ ہمارے باپ اور بیٹے ہی کیوں نہ ہوں۔تو پھر سوچنے کی بات یہ ہے کہ اہل ایمان کا،زرداری اور اُس کی فوج سے محبت اور دوستی کا تعلق کیونکر استوار ہوسکتا ہے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا یہ فرمان ہمیں غور وفکر پر ابھارتا ہے:

"لاتجدوا قوما يومنون بالله واليوم الاخر يوآدّون من حاد الله ورسوله ولو كانوا اباءهم أو ابناهم او اخوانهم............الا ان حزب الله هم المفلحون"

تم کبھی نہ پاؤ گے کہ جو لوگ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں وہ ان لوگوں سے محبت کرنے والے ہوں جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی

مخالفت کی ہے خواہ وہ ان کے باپ ہوں یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے اہل خاندان۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ سبحانہ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور اپنی طرف سے ایک روح عطا کر کے ان کو قوت بخشی ہے۔ وہ ان کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سبحانہ سے راضی ہوئے۔ وہ اللہ کی سپاہ کے لوگ ہیں۔ آگاہ رہو! اللہ کا لشکر ہی فلاح پانے والا ہے (المجادلہ۔۲۲)

ایک اور جگہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

''وما کان استغفار ابراهیم لابیه الا لمن موعده عدها ایاه فلما تبین له ان عدو الله براء منه ان ابراهیم لاواه حلیم''

ابراھیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے لیے جو دعائے مغفرت کی تھی وہ تو ان کے اس وعدے کی وجہ سے تھی جو انھوں نے اپنے باپ سے کیا تھا۔ مگر جب اس پر یہ حقیقت کھل گئی کہ اس کا باپ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بیزار ہو گئے، حق یہ ہے کہ ابراھیم علیہ السلام بڑے رقیق القلب، خداترس اور بردبار تھے۔ (التوبہ۔۱۱۴)

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

''ایمان کا سب سے بڑا امر اللہ کے لیے دوستی اور اللہ کے لیے دشمنی، اللہ کے لیے محبت اور اللہ کے لیے نفرت ہے۔ (رواہ احمد)''

پس اے اللہ کے بندو! اپنے نفس اور دین کی حفاظت کے لیے کمر بستہ ہو جاؤ۔ دنیا کی زندگی اور تعیّشات تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دیں اور قبر کے انجام سے باخبر رہو۔ درحقیقت قبر کا معاملہ بہت اہم ہے۔ آج ہر شخص اپنے آپ میں اس قدر مگن ہے کہ اسے خبر نہیں کہ موت اُس کے سر پر کھڑی ہے۔ کل ہم میں سے ہر ایک کو اس دنیا سے چلے جانا ہے (یہ کل اہلِ نظر کے لیے بہت قریب ہے) اور موت کے بعد قبروں میں پوچھا جائے گا، من ربک؟ وما دینک؟ ومن نبیک؟

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی صبح اور شام، تین بار یہ کلمات کہے **''رضیت باللّٰہ رباً وبالاسلام دیناً وبمحمد نبیا''** تو اس کا حق ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس سے راضی ہو جائیں۔ (رواہ احمد)

اس کے برعکس جو کوئی اس شریعت پر راضی ہونے کی بجائے اُس کی دشمنی میں پڑا ہو تو اللہ تعالیٰ اُس سے ہرگز راضی نہیں ہوں گے اور وہ اس وقت نادم ہو گا، جب کوئی ندامت فائدہ نہ دے گی۔ لہٰذا جو کوئی اسلام کو بطور دین اپنا لینے پر راضی ہو تو اُس پر لازم ہے کہ وہ زرداری اور اس کی فوج، جو صرف شریعتِ الٰہیہ کی مخالفت میں کھڑے ہیں، اسے ہاتھ سے روکے اور اگر اس کی استطاعت نہیں ہے تو پھر اپنی زبان سے ان کے خلاف اٹھ کھڑا ہو اور اگر اس کی استطاعت بھی نہیں ہے تو انہیں اور ان کے اس عمل کو دل سے بُرا جانے (درحقیقت اس سے نیچے ایمان کا کوئی درجہ نہیں)۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ سبحانہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس کی امت میں اس کے حواری نہ ہوں جو اس کی سنت پر عمل کریں اور اس کے حکم کی پیروی کریں اور اس کے بعد ایسے لوگ جو اس کی مخالفت کریں اور کہیں وہ، جو وہ نہیں کرتے اور وہ کریں، جس کا اُن کو حکم نہ دیا گیا ہو۔ جو کوئی اُن سے ہاتھ سے جہاد کرے، وہ مومن ہے، جو اُن سے زبان سے جہاد کرے، وہ بھی مومن ہے اور جو اُنھیں دل سے برا جانے، وہ بھی مومن ہے اور یہ ایمان کا آخری درجہ ہے۔''

اے اللہ کے بندو! اگر تم اُن گروہوں کے ساتھ کھڑے ہوئے جو اللہ کی شریعت کے نفاذ کے لیے کوشاں مجاہدین کے خلاف لڑ رہے ہیں، جو طاغوت کا ہر حکم مانتے ہوئے اس کی راہ میں لڑتے ہیں اور مجاہدین کو دہشت گرد قرار دے کر اُن پر اُسی طرح حملے کرتے ہیں جس طرح وائٹ ہاؤس والے اُن پر حملے کرتے ہیں، تو کل قیامت کے دن اپنے رب کا سامنا کس طرح کر سکو گے؟ تم سے پوچھا جائے گا ''تمہارا دین کیا ہے؟'' تو تم کیسے جھوٹ بول سکو گے؟ جب جھوٹ کوئی نفع نہ دے گا تم کیسے کہہ سکو گے کہ ''میرا دین اسلام ہے''! جب کہ تم اہل اسلام کی بجائے، دین کے خلاف لڑنے والے اوبامہ اور زرداری کے جھنڈے کے نیچے کھڑے رہے۔

یقیناً اُس دن لوگ اس بنیاد پر پہچانے اور ممیز کیے جائیں گے کہ وہ کس لشکر کے وفادار تھے۔ سو ابھی وقت ہے کہ ہم سوچیں کہ ہم کس کے لشکر میں کھڑے ہیں؟ یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں کہ زرداری، امریکی طاغوت کی راہ میں شریعتِ الٰہیہ کے خلاف جنگ لڑ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے طاغوت کی راہ میں لڑنے والوں کا حال واضح طور پر بتا دیا ہے کہ وہ کافر ہیں اور کفار کی نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی جاتی ہے اور نہ ہی انھیں مسلمانوں کی قبروں میں دفن کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''الذین امنوا یقاتلون فی سبیل الله والذین کفروا یقاتلون فی سبیل الطاغوت، فقاتلوا اولیاء الشیطن، ان کید الشیطن کان ضعیفا''

جن لوگوں نے ایمان کا راستہ اختیار کیا ہے، وہ اللہ کی راہ لڑتے ہیں اور جنھوں نے کفر کا راستہ اختیار کیا ہے وہ طاغوت کی راہ میں لڑتے ہیں۔ پس شیطان کے ساتھیوں سے لڑو

یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ کسی شخص کے دل میں ایمان باللہ اور شریعت کے دشمنوں کی محبت، مودت اور ولایت کبھی اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ چاہے وہ ہمارے باپ اور بیٹے ہی کیوں نہ ہوں۔ تو پھر سوچنے کی بات یہ ہے کہ اہل ایمان کا زرداری اور اُس کی فوج سے محبت اور دوستی کا تعلق کیونکر استوار ہو سکتا ہے۔

اور یقین جانو کی شیطان کی چالیں حقیقت میں نہایت کمزور ہیں (النساء۔۷۶)

زرداری اور اُس کی فوج' شیطان کے اولیا ہیں۔ جو لوگ یہ پوچھتے ہیں کہ مجاہدین، پاکستانی فوج کے خلاف کیوں لڑتے ہیں؟ جب کہ وہ ''مسلمان'' فوج ہے! کیا وہ یہ نہیں دیکھتے کہ یہ پاکستانی فوج صرف امریکہ کی مدد اور اُس کے مطالبات کو پورا کرنے کے لیے قبائل کے خلاف جنگ لڑ رہی ہے؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ جب کوئی مسلمان' مسلمانوں کے خلاف کافروں کا ساتھ دے اور اُن کی مدد کرے تو اس کا ایمان ختم ہو جاتا ہے اور وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد قرار پاتا ہے۔ جس طرح وضو کے نواقض ہیں، اسی طرح ایمان کے بھی نواقض ہیں اور یہ ان میں سے ایک ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''یاایھاالذین امنو ا لاتتخذوا الیھود والنصٰری اولیاء بعضھم اولیاء بعض ومن یتولھم منکم فانہ منھم''

اے اہل ایمان! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا دوست نہ بناؤ، یہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا رفیق بناتا ہے تو اس کا شمار بھی انہی میں سے ہے، یقیناً اللہ ظالموں کو اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے (المائدہ۔۵۱)

شریعت کا حکم تو یہی ہے کہ:'' تم میں سے جو اُن کا ساتھ دے گا وہ انہی میں سے ہوگا۔'' یعنی اُنہی کی طرح کافر ہوگا۔ کیا زرداری اور اُس کی فوج' نصرانی امریکہ کا ساتھ دیتے ہوئے اُس کی مدد نہیں کر رہی؟ کھلی آنکھوں سے یہ سب کچھ دیکھتے تمھیں کیا ہو گیا ہے اور تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟ یقیناً جو کوئی کافروں کا ساتھ دیتا ہے تو وہ اُنہی میں سے ہے اور اُس کے ساتھ قتال واجب ہے' چاہے وہ نمازیں پڑھے، روزے رکھے اور ظاہراً مسلمان ہو۔ یہاں میں آپ کو یاد دلانا چاہوں گا کہ ماضی میں روسی فوج نے مجاہدین کے خلاف قتال میں افغانی فوج سے مدد لی تھی اور آج اسی مقصد کے لیے امریکہ نے زرداری اور کیانی کی فوج کو اپنے ساتھ ملایا ہے جبکہ پاکستان کی طرح دیگر مسلم ممالک کی افواج بھی آج امت کے دشمنوں کی آلۂ کار بنی ہوئی ہیں اور اُنھوں نے اندرونی و بیرونی طور پر مسلمانوں کا جینا دُشوار کر رکھا ہے۔ غزہ کی حالیہ جنگ میں بھی یہ بات کُھل کر سامنے آ چکی ہے جہاں عرب فوج نے رفاہ کی جانب سے ہمارے فلسطین کا محاصرہ کیا اور مجاہدین کو فلسطینی بھائیوں کی مدد کے لیے جانے سے روک کر یہود کی نُصرت کی۔

جب مجاہدین روسی اور افغان فوج کے خلاف لڑ رہے تھے تو افغان فوج کا بھی وہی حکم تھا جو روسی فوج کا تھا۔ اور اُس وقت کے پاکستانی اور دیگر علمائے حق نے اُن کے قتال کا فتویٰ دیا تھا، اگرچہ وہ فوجی بظاہر مسلمان تھے لیکن اہلِ کفر کے کے ساتھ دینے پر ان کو مرتد اور واجب القتل قرار دیا گیا تھا۔

آج اسی طرح پاکستانی فوج اور امریکہ دونوں ایک ہی مورچے میں اسلام کی ضد میں لڑ رہے ہیں۔ پس اے اہلِ بصیرت! میں تم سے کہوں گا کہ عبرت حاصل کرو اور درحقیقت سچے اہل اسلام پر ان کافروں کے ساتھ قتال واجب ہے اور جو کوئی اسے 'مسلمانوں' کا قتل سمجھتا ہے تو اس کی بات شریعت کی رُو سے معتبر نہیں۔ ان کافروں کے خلاف قتال کی دعوت پر اعتراض کرنے والوں نے اہل اسلام کی اکثریت کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ زرداری وغیرہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے امریکہ کا ساتھ اس لیے دیا ہے کہ امریکہ نے بھارت کو پاکستان پر حملہ کرنے سے باز رکھا ہوا ہے اور ہم پاکستانی فوج کو مشرقی سرحد پر مرنے سے بچانا چاہتے ہیں اور یہ سب کچھ اس لیے کر رہے ہیں۔

اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک ظالم شخص تمھیں یہ کہے کہ تم اپنے بیٹوں اور بھائیوں کو قتل کر دو وگرنہ وہ تمھیں قتل کر دے گا۔ تو کیا تم اپنی جان بچانے کے لیے اپنے بھائی اور بیٹوں کو قتل کر دو گے؟ یا طاقت اور استطاعت نہ ہوتے بھی اُس ظالم کے خلاف لڑو گے؟ شریعت اس بات کی کسی کو بھی اجازت نہیں دیتی کہ کوئی کسی کو بے گناہ قتل کرے۔ اس دعوت کو پھیلانے کا مقصد صرف مرتد حاکم کو خوش کرنا ہے تاکہ وہ دین اللہ کی ہزیمت کر سکے اور اس دین کو اپنی اور اپنے آقا امریکہ کی خواہشات کے دین سے بدل سکے۔ یہ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعلیمات سے کُھلی دُشمنی ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس فیصلہ کُن قول کی کُھلی خلاف ورزی ہے: ''ویکون الدین کلہ للّٰہ''

اے اللہ کے بندو! جان لو کہ وہ فوج جو شریعت الٰہیہ کے قیام کو روکنے کے لیے قتال کرتی ہے' وہ مرتد ہے اور اُس میں کوئی خیر نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک شریعتِ الٰہیہ' ہمارے خون، ہمارے اموال و اغراض اور ہماری زمین' سب سے بڑھ کر ہے!!!

اے اللہ کے بندو! ڈرو اس سے کہ تمہارا شُمار ان لوگوں میں ہو جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ومن الناس من یقولوا امنا باللہ فاذا اوذی فی اللہ ،جعل فتنۃ الناس کعذاب اللہ''

لوگوں میں کوئی ایسا ہے جو کہتا ہے کہ ہم ایمان لائے اللہ پر، مگر جب وہ اللہ کے معاملہ میں ستایا گیا تو اس نے لوگوں کی طرف سے ڈالی گئی آزمائش کو اللہ کے عذاب کی طرح سمجھ لیا۔ اب اگر تیرے رب کی طرف سے نصرت آ گئی تو یہی شخص کہنے لگا کہ ''ہم تو تمھارے ساتھ تھے''۔ کیا دنیا والوں کے دلوں کا حال اللہ کو بخوبی معلوم نہیں۔ (العنکبوت۔۱۰)

زرداری اور یوسف رضا سے کنارہ کشی اختیار کرو! یہ سارے ملت

محمد یہ ﷺ سے خارج ہیں اور اِس کے دشمن ہیں۔تم پر واجب ہے کہ ہر اُس شخص سے برأت کا اعلان کرو جو اُن کی نصرت کرتا ہے، چاہے زبان سے ہی! اور خاص طور پر ان علما سوء اور فاسق میڈیا سے اعراض برتو، جنھوں نے سابقہ حکمران کے لال مسجد پر حملے کے قبیح فعل کے لیے دھوکے کا سامان مہیا کیا اور پاکیزہ طلبا وطالبات کو شہید کرایا۔ان سے صرف اس بات کا انتقام لیا گیا تھا کہ اُنھوں نے اقامتِ شریعت الٰہیہ کا مطالبہ کیا تھا (ھمارا یہ گمان ھے اور علم حقیقی تو اللہ ھی کے پاس ھے)۔

لال مسجد میں اسلام کے معماروں پر یہ ظلم، پرویز نے امریکہ کے حکم پر اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا۔ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ پرویز کو اس کی ویسی سزا دے جس کا وہ مستحق ہے۔آج بعض علمائے سوء بالکل اسی طرح کی باتیں لے کر نئے حکمران کی مدد کے لیے کھڑے ہوئے ہیں۔ان کے نفاق اور کفر میں کسی مسلمان کو شک نہیں ہونا چاہیے یہ لوگ اپنے مال اور جانیں بچانے کے لیے اسلام اور مجاہدین کو قربان کرنا چاہتے ہیں۔ایسے لوگوں کو قوت کے ساتھ مرتدین کی مدد سے روکنا واجب ہے۔

حاصلِ کلام یہ ہے کہ وہ فوج جس کا کام اسلام کی حمایت اور اس کی سرزمینوں کی حفاظت کرنا تھا، زرداری اور اشفاق کیانی نے اُسی فوج کو اسلام اور شریعت کا مطالبہ کرنے والے مجاہدین اسلام کے خلاف لاکھڑا کیا ہے اور اُسے پشتون اور بلوچ قبائل کے قتل وقتال پر لگا دیا ہے۔پاکستان کی اکثریت اس ظالمانہ جنگ کے خلاف ہے۔جبکہ اس جنگ کے ذریعے زرداری ابھی تک اپنے امریکی خداؤں کو دس فی صد بھی مطمئن نہیں کرسکا ہے۔خائن زرداری نے ملت اور امت کے ساتھ خیانت کی ہے۔اس نے اس جنگ کے ذریعے نا صرف پاکستان کی معیشت کو خطرے میں ڈال دیا ہے بلکہ امریکی، صیہونی اور ہندی چالوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اس نے اہلِ پاکستان کے دین، امن اور وحدت کو داؤ پر لگا دیا ہے۔بھارت پاکستان کے صوبوں کو ایک ایک کر کے توڑنا اور ان میں اپنا نفوذ قائم کرنا چاہتا ہے اور اُن کا بھی مشرقی پاکستان کی طرح بلکہ اس سے بھی بدتر حشر کرنا چاہتا ہے اور اس سے بڑھ کر امریکہ پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں کا دُشمن ہے اور وہ بھارت کو مجاہدین کے خلاف جنگ میں شریک کرنا چاہتا ہے۔

لہٰذا اے اللہ کے بندو! واجب ہے کہ آپ اپنے دین اور وحدت کو خطرے میں ڈالنے والے زرداری اور اس کی فوج کے خلاف برسرپیکار مجاہدین اسلام کی ہر طرح سے اعانت کریں۔امریکہ کے ان غلاموں نے اہل پاکستان کو دھوکے اور شدید مصیبت سے دوچار کر رکھا ہے۔اس سے قبل مشرف نے پاکستان کو شدید نقصان پہنچایا اور اب زرداری، امریکہ کے مطالبات کو پورا کرنے کے لیے پہلے سے بڑھ کر خطرے کی طرف دھکیل رہا ہے۔اسے اور اس کی فوج کے اس فتنے کو روکنے کا واحد راستہ، ان کے خلاف جہاد فی سبیل اللہ کا ہے۔اللہ سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا:

جب مجاہدین روسی اور افغان فوج کے خلاف لڑ رہے تھے تو افغان فوج کا بھی وہی حکم تھا جو روسی فوج کا تھا۔اور اُس وقت کے پاکستانی اور دیگر علمائے حق نے اُن کے قتال کا فتویٰ دیا تھا، اگرچہ وہ فوجی بظاہر مسلمان تھے لیکن اہلِ کفر کے ساتھ دینے پر ان کو مرتد اور واجب القتل قرار دیا گیا تھا۔

”وقاتلوھم حتی لا تکون فتنة ویکون الدین کله لله“

اور ان سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین پورے کا پورا اللہ کے لیے ہوجائے۔(الانفال،۳۹)

اے اللہ کے بندو! جان لو کہ وہ فوج جو شریعت الٰہیہ کے قیام کو روکنے کے لیے قتال کرتی ہے، وہ مرتد ہے اور اُس میں کوئی خیر نہیں ہے۔ہمارے نزدیک شریعتِ الٰہیہ، ہمارے خون، ہمارے اموال واغراض اور ہماری زمین، سب سے بڑھ کر ہے!!! جب کہ فوج شریعت کی اہانت کرتی ہے اور اس کے نزدیک شریعت کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ان کے اس عمل کے بارے میں کوئی جاہل یا منافق ہی شخص تاویل کرسکتا ہے۔کشمیر کو ہرگز فراموش نہ کیجیے کہ وہ پاکستان کے استحکام کے لیے انتہائی اہم ہے اور بے شک سرزمین اسلام پاکستان کی حفاظت، مجاہدین ہی کریں گے۔ان شاءاللہ

اختتام سے پہلے میں چند باتیں امریکہ سے کہنا چاہوں گا، وقت کی کمی کی وجہ سے اس موضوع پر تفصیلی گفتگو ان شاءاللہ کسی دوسرے موقع پر ہوگی۔

وہ اسباب جنھوں نے لوگوں کو امریکہ کے خلاف لڑنے اور اُس سے انتقام لینے پر اُبھارا ہے اُن کے بارے میں، مَیں جو کچھ کہنے جا رہا ہوں، امریکی مراکزِ فکر اور محققین بھی اس کی تصدیق کریں گے۔

وائٹ ہاؤس کے ''بڑوں'' سے میں کہوں گا کہ نائن الیون (۹/۱۱) کے معرکے کے لیے نکلنے والے نوجوانوں کو، اپنے گھروں اور سرزمینوں سے نکلنے سے کوئی خوف اور جبر روک نہ سکا تھا۔اُن ۱۹ نوجوانوں نے یہ جان لیا تھا کہ صہیونی ہاتھوں کے ذریعے اُن کے فلسطینی بھائیوں پر استعمال ہونے والے امریکی اسلحے کا بدلہ اُن پر قرض ہے۔پس اُنھوں نے اپنی پہلی فرصت میں اپنی تعلیم اور یونی ورسٹیاں چھوڑیں، وہ خیموں میں آ بسے اور اپنا کھانا پینا چھوڑ دیا تاکہ وہ ظالم امریکہ کو سزا دے کر اُن مظلومین کی مدد کرسکیں۔

آج اوبامہ نے پاکستانی فوج کو حکم دے کر اہلِ سوات کے قتل وقتال اور بمباری کے ذریعے شریعت کے نفاذ کو روکا ہے۔ان لاکھوں بزرگوں، خواتین اسلام اور بچوں کو اُن کی بستیوں سے ہجرت کر کے خیموں میں رہنے پر مجبور کیا ہے جو عزت کے

اس میں کوئی شک نہیں کہ جب کوئی مسلمان، مسلمانوں کے خلاف کافروں کا ساتھ دے اور اُن کی مدد کرے تو اس کا ایمان ختم ہو جاتا ہے اور وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد قرار پاتا ہے۔ جس طرح وضو کے نواقض ہیں، اسی طرح ایمان کے بھی نواقض ہیں اور یہ ان میں سے ایک ہے

ساتھ اپنے گھروں میں رہ رہے تھے۔ اوبامہ اور اُس کی انتظامیہ کی یہ نئی حکمتِ عملی امریکہ کے خلاف نفرت اور انتقام کی آگ کو مزید بڑھکائے گی۔ یہ نقل مکانی سوات، شمالی اور جنوبی وزیرستان میں امریکہ کے خلاف لڑنے والے مجاہدین اور اُن کے معاونین کی تعداد میں اضافے کا باعث بنے گی۔ درحقیقت اوبامہ نے اپنی پالیسی کے ذریعے مسلمانوں کی استعداد کو بڑھایا ہے۔ امریکہ نے اپنے مقاتلین کی تعداد میں اضافہ اور ایک طویل جنگ کی بنیاد رکھ دی ہے۔ اب امریکی قوم اس کھیتی کو کاٹنے کے لیے تیار ہو جائے جو اُس کے وائٹ ہاؤس کے بڑوں نے ان سالوں میں بوئی ہے۔

آخر میں یوسف ابی ہلالہ کے کچھ تحریضی اشعار کے ذریعے میں اپنے مجاہد بھائیوں کی حوصلہ افزائی کرنا چاہوں گا۔ میں یہ اشعار فرداً فرداً تمام امت کے مجاہدین، خصوصاً افغانستان اور پاکستان میں لڑنے والے ابطال اور سب سے بڑھ کر امیر المومنین مُلا محمد عمر نصرہ اللہ کی نظر کرتا ہوں۔ درحقیقت ان مبارک انسانوں نے عالمی کفر کے مقابلے میں، امت کی نیابت کے لیے پاکستان اور افغانستان میں اس ثقیل جنگ کا بوجھ اُٹھایا ہے۔

میں اپنے رب سے مانگتا ہوں
اُن کے قدموں کے لیے ثبات،
اُن کے رستے کی رکاوٹوں کی دوری
اُن کے شہداء کی قبولیت، اُن کے زخمیوں کی شفا
ان پر خصوصی فضل سے نصرت،
اُن کے دشمنوں کی تباہی
اور ان کے لیے دنیا و آخرت کی خیر اور فلاح
کہ بے شک میرا رب ہی ان کا ولی
اور بے شک میرا رب ہی رکھتا ہے ہر شے پہ قدرت
میری وصیت ہے!
اپنے آپ کو اور اپنے بھائیوں کو
کہ 'سرّی' اور 'اعلانی'
ہر حال میں اللہ کا تقویٰ رہے پیشِ نظر
کریں ہم صبر، اور بن جائیں صابر و شاکر
بے شک ہیں ہمیں حق پر
اور بے شک عیش تو ہے، ہی اسلام کے سائے میں
یا پھر عزت کی موت میں!!!
میرے مجاہدو!
رہو ثابت قدم
راستے کی صعوبتیں اور حامیوں کی قلتیں
تمہارے رستے کی دیواریں تو نہیں
کفرِ عالم اور اس کے عقلا کو بتا دو کہ
طویل جنگ میں ہم ہیں، اور رہیں گے ثابت قدم
کہ اپنے جانثار، سرفروش آباء کے وارث ہو تم
رفعتِ دیں تمہارا مقصدِ اولیٰ ہے، توحید ہے تمھارا شعار
کہ بڑائی اللہ کے لیے ہے، کہ برتری اسی کو ہی ہے سزاوار
موت کے سمندر میں بلا خوف و خطر کود جاتے ہو تم
موت سے جو نہ ڈرے،
وہ بھلا کس چیز سے ڈرے؟
تمھارے کٹھن اور پیچیدہ راستے میں ہے قربانیوں کی کثرت
تمھارے رستے میں ہیں، دہری کامیابیاں
تمھارا راستہ کامیابی کا راستہ
تمھارا راستہ فتح اور نصرت کا راستہ

آخر میں ایک بار پھر میں پوری امتِ مسلمہ سے کہوں گا کہ وہ مجاہدین کے ساتھ کھڑی ہو اور ہر جگہ عالمی کفر کے مقابلے میں اُن کی نصرت کرے۔ عالمی کفر، ہماری اُمت کے خلاف جنگ کا میدان افغانستان اور پاکستان کی طرف منتقل کرنے کا اعلان کر چکا ہے۔ وہ اِس منطقہ میں جہاد فی سبیل اللہ کی تحریک کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ پس صلیبی حملے کے خلاف، اپنے صدقات و زکوٰۃ کے ذریعے سے، مجاہدین فی سبیل اللہ کی ہر محاذ پر مدد و نصرت کا اہتمام کیجیے۔

و آخر دعوانا عن الحمد لله رب العالمین

و صلی الله علی نبینا محمد و علی اله و صحبه و سلم

❁---❁---❁

امریکی کالونی۔۔۔۔۔۔پاکستان

رب نواز فاروقی

کسی مفکر کا قول سنا تھا کہ ''بدترین جمہوریت بھی بہترین آمریت سے بہتر ہے'' لیکن حالات وواقعات نے ثابت کیا ہے کہ یہ قول سادہ لوحی کی ایک عمدہ مثال ہے جب کہ حقیقتِ حال اس کے بالکل برعکس ہے۔ ہمارے مذہبی ونیم مذہبی طبقے میں بھی یہی تاثر پیدا کیا گیا تھا کہ پرویز مشرف ہی 'مجرمِ اعظم' ہے اور اس کے چلے جانے سے امریکی غلامی کا دور ختم ہو جائے گا، خودداری اور غیرت کی زندگی بسر ہوگی، تمام تر ذلتوں کا مداوا ہو جائے گا لیکن کفن چور والے واقعہ کی طرح آنے والا 'جمہوری دور' پہلے سے بھی بدتر بلکہ بدترین ثابت ہوا۔

کہتے ہیں کہ ایک کفن چور جب مرنے لگا تو اس نے اپنی اولاد سے کہا کہ لوگ مجھے برائی کے استعارے کے طور پر یاد رکھیں گے۔ اس کے بچوں نے اسے تسلی دی کہ فکر نہ کرو، ہم وہ کچھ کریں گے کہ لوگ تمہاری تعریف ہی کیا کریں گے۔ چنانچہ جب وہ مُردے کو قبر سے نکالتے تو اُس کا کفن بھی اُتارتے اور اس کے ساتھ کوئی نازیبا حرکت بھی کرتے۔ اس عمل کو دیکھ کر لوگ کہنے لگے کہ وہ کفن چور ہی اچھا تھا جو صرف کپڑے ہی اُتارتا تھا، توہین تو نہ کرتا تھا۔ بعینہ اسی طرح زرداری اور گیلانی کا 'جمہوری نظام' امریکی غلامی میں وہ کچھ کر رہا ہے کہ لوگ 'دورِ پرویزی' کے جرائم فراموش کر بیٹھے ہیں اور جنرل کیانی کا تو ذکر ہی کیا؟ خوشنودئ آقا کے لیے اس نے وہ کچھ کر دکھایا کہ خود امریکہ اُسے دنیا کی دس اہم شخصیات میں شمار کر رہا ہے اور امریکی جرنیل مولن' کیانی پر تعریف وتحسین کے ڈونگرے نچھاور کر رہا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مشرف ہو یا زرداری وکیانی سبھی 'غلامانِ امریکہ' ہی ہیں اور اپنے آقا کی رضاجوئی کے لیے یہ تنگِ دنیا اپنے سے پہلے کی نسبت بڑھ کر کام کرتے ہیں تا کہ زیادہ سے زیادہ 'معاوضہ' مل جائے۔ حد تو یہ ہے کہ امریکہ' پاکستان نامی اپنی کالونی میں اپنے مستقبل کے غلاموں کو بھی تیار کر رہا ہے۔ چیف جسٹس کی بحالی' پنجاب حکومت کی بحالی' نواز کی اہلیت' سبھی اسی ڈرامے کے مناظر ہیں۔ اسی لیے تو اب نواز وشہباز بھی کُھل کر امریکی 'ناچے' بن گئے ہیں۔ طالبان کے خلاف زہریلی بیان بازی اور سوات میں فوج گردی کی حمایت کا مشن اپنے آقاؤں کو خوش کرنے کے لیے ہی تو سر کیا جا رہا ہے۔ گذشتہ تین چار ماہ کا بغور جائزہ لیں تو نظر آتا ہے کہ امریکیوں کا ہر چھوٹا بڑا نواز' شہباز کا ملاقاتی رہا ہے اور باخبر ذرائع کے مطابق ان ملاقاتوں میں تین نکات زیرِ غور ہیں۔

1۔ موجودہ حالات میں شریف برادران کس قدر اچھے اور بہتر متبادل ثابت ہو سکتے ہیں کہ موجودہ حکمرانوں سے بڑھ کر امریکہ کی 'صلیبی جنگ' کی خدمت کریں۔

2۔ امریکہ اگر افغانستان سے نکلنا چاہے تو وہ اس کی کیا مدد کر سکتے ہیں؟

3۔ عوام میں امریکی اقدامات کے نتیجے میں پیدا ہونے والے 'امریکہ مخالف جذبات' کو کس طرح شریف برادران کی جوڑی کنٹرول کر سکے گی؟

ان امریکی اقدامات کے پسِ منظر میں یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ کفر کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ طاغوتی نظام کے خلاف لوگوں میں نفرت اور دُشمنی کے جذبات پیدا نہ ہونے پائیں۔ اس لیے وہ نظام کے خلاف نفرت' افراد کی طرف موڑ دیتا ہے تا کہ ایک مُہرے کے بعد دوسرا مہرا استعمال کیا جائے اور اس کے بعد تیسرا، اتنے میں لوگوں کی یادداشت جواب دے جائے گی اور پھر پہلے کو آزمایا جائے۔ اس طرح سے نظام اپنی اصل حالت میں قائم اور باقی رہتا ہے اور یکے بعد دیگرے مُہرے تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔

> **ہمارے ہاں خرابی کی جڑ یہ ہے کہ معاملات کو شریعت کی روشنی میں دیکھنے اور سمجھنے کی بجائے قومی وملکی' مسلکی ولسانی اور جماعتی وگروہی عینکوں سے دیکھا جاتا ہے۔ ظاہر ہے ان سے تو وہی دکھائی دے گا جو ان 'آپٹیکل سنٹرز' کو مطلوب ہے' معاملات سلجھنے کی بجائے مزید الجھیں گے۔**

امریکہ کی پاکستانی معاملات کی 'نگرانی' کا اندازہ لاہور میں امریکی قونصلر برائن ڈی ہنٹ کی سرگرمیوں سے لگایا جا سکتا ہے۔ گویا کہ وہ پنجاب کے لیے ''امریکی وائسرائے'' ہے۔ ہنٹ' لاہور میں پی پی کے سابق ضلعی صدر عزیز چن کی رہائش گاہ پر اہم افراد سے خطاب بھی کر رہا ہے اور بہاؤالدین زکریا یونی ورسٹی ملتان میں رابطے بھی کر رہا ہے۔ وہ مذہبی امور کے وفاقی وزیر کے بھائی طاہر کاظمی کا 'یارِ خاص' بھی ہے اور اسی کے ذریعے بریلوی فرقے کے کچھ افراد مثلاً فضل کریم' منیب الرحمن' سرفراز' محمد خان' ریاض وغیرہ کو مجاہدین کے خلاف صف آرا بھی کر رہا ہے۔ کرسمس کے کیک کاٹنے کی تقریبات بھی آراستہ کرتا ہے۔ اور منتخب ومخصوص لیگی اور پی پی کے اراکینِ اسمبلی سے بھی یارانے لگاتا ہے۔ مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں سے مُلاقاتیں بھی اس کی 'بیٹ' ہیں۔

اگر ہم اس خطے کے تناظر میں حالات کو دیکھیں تو نظر آتا ہے کہ امریکہ پوری دنیائے صلیب اور اپنے ہمنوا ارتدادی ٹولے جن کی تعداد بیالیس بنتی ہے' کو

لے کر اس خطے میں 'صلیبی جنگ' کے عنوان سے آیا ہے۔ اُس کے جغادریوں اور جرنیلوں کے بیانات کو غور سے دیکھیے وہ اپنی بقا کی جنگ لڑ رہے ہیں؛ جنگ افغانستان میں رہے یا آزاد قبائل میں ہو یا بندوبستی علاقوں میں کفر کی طرف سے اس کا ہدف اور مقصد بالکل واضح اور صاف ہے کہ وہ اسلام کی سرکوبی کے لیے نکلا ہے۔ ناکامی کی صورت میں وہ یہ اچھی طرح سمجھتا ہے کہ پوری دنیا سے اُس کے نظام کی بساط لپٹ جائے گی۔

افغانستان میں کرزئی، ملی فوج اور افغان پولیس، صلیبی اتحادی ہیں اور پاکستان میں زرداری، گیلانی، کیانی اور اِن کی پوری فوج، ادارے اور نظام، فرق صرف یہ ہے کہ افغانستان میں حکومتی عمل داری نہ ہونے کے برابر ہے، وہاں کی پولیس، فوج وغیرہ نظم و تربیت کے لحاظ سے ناقص ہیں جس وجہ سے صلیبی اتحاد اکثر اوقات جنگ میں شریک رہتا ہے لیکن ہر جگہ ان کے لیے ڈھال مقامی مرتدین ہی ہیں۔ پاکستان میں فی الحال نظام کی عمل داری زیادہ ہے اس لیے یہاں صلیبی خود پیچھے بیٹھ کر صرف احکامات دیتے ہیں جن پر عمل درآمد کرنے کے لیے فوج، خفیہ ایجنسیاں اور پولیس وغیرہ ہر وقت مستعد ہیں۔ (اپنی اوقات کے مطابق)

کفر کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ طاغوتی نظام کے خلاف لوگوں میں نفرت اور دُشمنی کے جذبات پیدا نہ ہونے پائیں۔ اس لیے وہ نظام کے خلاف نفرت، افراد کی طرف موڑ دیتا ہے تا کہ ایک مُہرے کے بعد دوسرا مہرا استعمال کیا جائے اور اس کے بعد تیسرا، اتنے میں لوگوں کی یادداشت جواب دے جائے گی اور پھر پہلے کو آزمایا جائے۔ اس طرح سے نظام اپنی اصل حالت میں قائم اور باقی رہتا ہے اور یکے بعد دیگرے مُہرے تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔

جہاں جہاں صلیب کے پاسبان ضروری سمجھتے ہیں وہاں براہِ راست پاکستانی فوج کی رہنمائی اور مدد کرتے ہیں مثلاً سوات میں ہی دیکھیے کہ دو سال مسلسل پٹنے کے بعد فوج، صوبائی حکومت اور وفاق نے 'مہلت' لینے کے لیے معاہدہ کیا لیکن اس صورتِ حال پر ان کے صلیبی آقا خوش نہیں تھے۔ اس لیے دوبارہ محاذِ جنگ گرم کیا گیا۔ صرف سوات میں ہی نہیں پورے مالاکنڈ ڈویژن کو للکارا گیا، ساتھ ہی ساتھ قبائل کو بھی دھمکیاں دی گئیں کہ "وزیرستان اور درہ آدم خیل میں بھی آپریشن کریں گے۔" (زرداری۔ 18 مئی 2009)

اس جنگ میں پاکستانی فوج کو تنہا چھوڑنا صلیبیوں نے مناسب نہ سمجھا اس لیے بقول سابق امریکی سیکرٹری دفاع ڈگلس جے سیتھ "پاکستان کے قبائلی علاقوں میں طالبان اور انتہا پسندوں کے خلاف جنگ میں امریکی و اتحادی افواج بھی پاکستانی فورسز کے ساتھ مل کر کارروائی کر رہی ہیں۔" (وال سٹریٹ جنرل۔ 23 مئی 2009)

اسی طرح قبائل میں ہونے والے ڈرون حملوں کی صورتِ حال بھی ایسی ہی ہے کہ زمینی مخبری آئی۔ایس۔آئی اور ایم۔آئی کے مخبر کرتے ہیں اور فضا میں امریکی ڈرون کام کرتے ہیں۔ قبائلی مجاہدین از راہِ مزاح کہتے ہیں کہ ڈرون کا پائلٹ، زمین پر ہوتا ہے یعنی جاسوس۔ قبائل میں پکڑے جانے والے جاسوسوں کے بیانات کے علاوہ زرداری کا یہ بیان بھی امر مترشح کرتا ہے۔ "ڈرون حملوں میں ہم نے امریکہ کے ساتھ معلومات کا تبادلہ کیا ہے۔"

جب کہ امریکی سینٹ کی مسلح افواج کمیٹی کے رُکن جم ویب کا کہنا ہے کہ "پاکستان دوغلی پالیسی ترک کرے۔ ایک طرف اس نے امریکہ کے ساتھ قبائل پر حملوں کا معاہدہ کیا ہوا ہے اور دوسری طرف وہ امریکہ سے احتجاج بھی کرتا ہے، اُسے (پاکستان کو) اپنے عوام کو سچ سچ بتانا چاہیے کہ یہ حملے اس کی مرضی سے ہوتے ہیں" (ڈان۔ 17 مئی 2009)

دوسری طرف واشنگٹن سے بوبی گوش اور مارک تھامس نے ڈرون حملوں کو 'پاکستان میں سی۔آئی۔اے کی خاموش جنگ' قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ اور پاکستانی حکام کے درمیان یہ 'ڈیل' ہو چکی ہے کہ زرداری اور کیانی ان حملوں کے بعد عوام میں امریکہ پر کُھل کر تنقید کریں گے، امریکہ کے لیے یہ بندوبست بہت مُفید اور کارگر ثابت ہوا ہے۔ (ٹائمز۔ یکم جون 2009)

یہ تمام بیانات اور رپورٹس دو باتوں کو بیان کرتیں ہیں۔ ایک یہ کہ عوام کو بے وقوف بنانے کا کھیل کس طرح پوری منصوبہ بندی سے کھیلا جاتا ہے اور دوسری یہ کہ صلیب کے حواری، پاکستانی معاونت کے بغیر زمینی اور فضائی طور پر بالکل اندھے اور بے بس ہیں۔ ڈرون حملوں میں پاکستان کی 'خدمتِ صلیب' کوئی اچنبھے کی بات تو ہے نہیں کیوں کہ اکتوبر 2001 سے اَن گنت جرائم سے پاکستانی حکومت، فوج اور اس کے اداروں نے ثابت کیا ہے کہ وہ اس صلیبی جنگ میں نا صرف شریک ہیں بلکہ 'فرنٹ لائن اتحادی' کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

پسنی، دالبدین، جیکب آباد اور شمسی ائیر بیسز مکمل طور پر اور دیگر کئی اور بیسز جُزوی طور پر صلیبیوں کی خدمت کرتی رہیں۔ اب تو یہ بات بھی خفیہ نہیں رہی کہ ڈرون طیارے بھی شمسی، بلوچستان سے ہی اُڑ کر جاتے ہیں، امارتِ اسلامیہ کے سقوط کے لیے ستاون ہزار پروازیں ان ہی فضائی اڈوں سے اُڑیں۔

کراچی سے طورخم اور چمن دونوں راستوں سے صلیبیوں کے لیے جانے والی رسد کا انتظام و انصرام 'مقامی افراد' ہی کے ذمہ ہے۔ افغانستان کی سرحد پر صلیبیوں کی چوکیداری کے لیے سوا لاکھ فوج پہلے ہی موجود تھی، چار ڈویژن اب مزید بھیج دی گئی ہے۔ سات سو سے زائد مجاہدین پکڑ پکڑ کر امریکہ کے حوالے کرنا اور

اس سے کہیں زیادہ اپنے ہاں خفیہ عقوبت خانوں میں رکھ کر ان کو مکمل تحقیقات کے لیے اپنے امریکی آقاؤں کے سامنے پیش کرنا بھی صلیبی جنگ میں شرکت کے سیاہ جرائم میں سے ہے۔(ماہ مئی میں لاہور میں اسی نوعیت کے ایک بڑے خفیہ عقوبت خانے کو ٹارگٹ بنایا گیا تھا۔)

قومی اسمبلی کی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی اس بات کی تحقیق بھی کر رہی ہے کہ شوکت عزیز نے کراچی میں ڈیڑھ کھرب روپے کی 21 ایکڑ اراضی امریکہ کو صرف ڈیڑھ ارب روپے میں فروخت کر دی یعنی ایک کھرب 48 ارب 50 کروڑ روپے بطور تحفہ اپنے آقا کے حضور پیش کیے۔(26 مئی 2009)

یہ تو دیگ کے کچھ چاول ہیں جن سے پوری دیگ کی حالتِ زار کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔یہ پورا منظر نامہ واضح اور شفاف ہے،صلیبی جنگ بھی واضح اور اتحادی بھی،اہداف اور مقاصد بھی متعین لیکن اس 'جنگ' کی کیفیات کو دھندلانے کے لیے 'صلیبی اتحادی میڈیا' سرتوڑ کوشش کر رہا ہے اور مجاہدین فی سبیل اللہ کو بھارتی ایجنٹ ثابت کرنے کے درپے ہے۔

جہاں تک معاملہ بھارت اور اس کی خفیہ ایجنسیوں کا ہے،وہ تو خود صلیبی اتحاد میں پاکستانی دوست ہیں۔پاکستان نے حال ہی میں چار ڈویژن فوج مشرقی سرحد،جو بھارت کے ساتھ ہے،سے ہٹا کر سوات میں تعینات کی ہے جبکہ بھارت سرحد پر جنگی مشقیں بھی کر رہا ہے۔پاکستانی صدر کہہ رہا ہے''ہر پاکستانی کے دل میں ایک ہندوستانی کا دل ہے''۔جس ملک کا سربراہ ہی بھارت کی محبت میں سرشار ہو اور اصل خطرہ طالبان کو قرار دے رہا ہو وہاں آئی۔ایس۔آئی کے طرف سے مذہبی و نیم مذہبی قیادت،ذرائع ابلاغ اور دیہاڑی دار کالم نویسوں اور اینکرز' کی زبان میں مجاہدین کو 'را' کا ایجنٹ اور غیر مختون ہونے کا پہاڑا پڑھنا کیا حیثیت رکھتا ہے؟جب کہ بھارت کی محبت میں کشمیر کے جہاد کو بیڑیاں پہنا دی گئیں،اپنی معاون تنظیموں کے حدود کار کو 'محدود' کر دیا گیا۔

امریکی چھتری تلے بھارت اور پاکستان ایک ہیں اور صلیبی جنگ میں ایک دوسرے کے معاون بھی،لال مسجد واقعہ پر بھی اور سوات میں فوج گردی پر بھی بھارت پاکستان کی بلائیں لے رہا ہے۔یعنی''را کے ایجنٹوں کے ساتھ جنگ میں را کے خلاف پاکستان کے ساتھ ہے''۔آئی۔ایس۔آئی خواہ مخواہ عوام کو بے وقوف بنانے پر کیوں تلی بیٹھی ہے؟اگر جنگ لڑنی ہی ہے تو مردوں کی طرح واضح طور پر اسلام کے خلاف لڑنے کی جسارت کرے،معاملے کو کنفیوژ کر کے 'زنانہ جنگ' لڑنے کا مزہ تو نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مشرف ہو یا زرداری و کیانی سبھی 'غلامانِ امریکہ' ہی ہیں اور اپنے آقا کی رضا جوئی کے لیے یہ ننگِ دنیا اپنے سے پہلے کی نسبت بڑھ کر کام کرتے ہیں تا کہ زیادہ سے زیادہ 'معاوضہ' مل جائے۔حد تو یہ ہے کہ امریکہ،پاکستان نامی اپنی کالونی میں اپنے مستقبل کے غلاموں کو بھی تیار کر رہا ہے۔چیف جسٹس کی بحالی،پنجاب حکومت کی بحالی،نواز کی اہلیت،سبھی اسی ڈرامے کے مناظر ہیں۔

دانش وری کے زعم میں مبتلا کچھ افرادِ دُنیا کے ہر اہم واقعے کے پسِ منظر میں یہودی سازش یا سی۔آئی۔اے کو دیکھتے ہیں،گویا زبانِ قال نہیں تو بزبانِ حال انہوں نے تمام غیبی قوّتوں کا سرچشمہ اور مافوق الفطرت طاقتوں کا منبع یہودیوں کو سمجھ رکھا ہے۔بالکل اسی طرح لیکن ان کے متضاد ذہنیت کے حامل دوسری قسم کے کچھ لوگ ہیں جو ہر واقعہ اور ہر کام کی نسبت پاکستانی ایجنسیوں کی طرف یوں کرتے ہیں کہ گویا ان کے بغیر تو عالمِ اسباب میں کوئی کام ہونا ممکن ہی نہیں،ہر کام میں ان کی شمولیت یا تعاون ناگزیر ہے۔

مخلص مسلمانوں کو ہر دو طبقات سے ہوشیار اور چوکنا رہنا چاہیے۔اس بات کی تحقیق کرنے کی ضرورت ہے کہ ان دو طبقات کے فکری دھارے انہی ابلیسی قوّتوں سے ہی تو نہیں ملتے جن سے وہ ڈرا رہے ہیں تا کہ عامۃ المسلمین میں ان کا خوف و رعب طاری رہے اور ہر معاملے میں کنفیوژن بھی تا کہ مسلمانوں کے ذہنوں میں اللہ تعالیٰ کی عملی نصرت کا تصوّر بھی جاگزیں نہ ہو سکے اور مجاہدین فی سبیل اللہ کی حقیقی مساعی و جدوجہد سے بھی ناآشنا رہیں۔

ہمارے ہاں خرابی کی جڑ یہ ہے کہ معاملات کو شریعت کی روشنی میں دیکھنے اور سمجھنے کی بجائے قومی و ملکی،مسلکی و لسانی اور جماعتی و گروہی عینکوں سے دیکھا جاتا ہے۔ظاہر ہے ان سے تو وہی دکھائی دے گا جو ان 'آپٹیکل سنٹرز' کو مطلوب ہے،معاملات سلجھنے کی بجائے مزید الجھیں گے۔

آج دنیا میں بپا معرکۂ حق و باطل اگر کفر و اسلام کے درمیان جنگ کے پسِ منظر میں دیکھا جائے گا تو تب ہی حقیقتِ حال واضح ہو سکے گی۔اس پسِ منظر کے علاوہ کسی بھی زاویے سے دیکھا جائے گا تو کنفیوژن بڑھے گی اور یہ کنفیوژن پیدا کرنا ہی طاغوتی نظام کو مطلوب ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں اضافہ ہی ہو گا کیوں کہ دجّالی فتنے کے ظہور کے لیے سٹیج تیار ہو رہا ہے،بچ صرف وہی سکے گا جسے اس کا خالق بچائے گا،جو ہر معاملے کی ناپ تول شریعت کے پیمانے سے کرے گا،میڈیا کے ابلیسی ہتھیار سے خود کو محفوظ رکھے گا،ہر معاملے میں اپنے اختیارات کو کسی مذہبی و سیاسی قیادت کے ہاتھوں گروی رکھنے کی بجائے ہر چیز کو خود شریعت کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کرے گا۔

فتویٰ

درج ذیل سطور میں ۲۰۰۴ء میں لال مسجد سے جاری کیے جانے والا تاریخی فتوی وزیرستان میں امریکا کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے پاکستانی فوج کے آپریشن کی شرعی حیثیت واضح کرتا ہے۔ آج بھی مالاکنڈ ڈویژن اور وزیرستان میں 'فوج گردی' جاری ہے۔ شریعتِ محمدی ﷺ کی روشنی میں مسلمانوں پر چڑھائی کرنے والے اپنا چہرہ دیکھیں۔

سوال:

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیانِ عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ امریکہ کے شدید دباؤ کی وجہ سے پاکستان کے فوجی وانا میں مجاہدین اور دیگر عوام کے خلاف دہشت گردی ختم کرنے کے نام پر آپریشن کر رہے ہیں اور مزاحمت کرنے والے معصوم مسلمانوں کو گرفتار اور قتل کر رہے ہیں۔ دریں حالات علمائے کرام درج ذیل سوالات کے جوابات قرآن وسنت کی روشنی میں عنایت فرمائیں:

سوال نمبر۱:

یہ کہ پاکستانی افواج کا اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف کارروائی کرکے ان کو گرفتار کرنا یا ان کو قتل کرنا یا کرانا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر۲:

کیا حاکمِ وقت اگر کسی بے گناہ کے قتل یا گرفتار کرنے کا حکم اپنی رعایا یا اپنی فوج کو دے تو کیا اس حکم کی تعمیل ضروری ہے یا نہیں؟ کیا ایسی صورت میں پاکستانی فوج کے لیے اس قسم کی کارروائیوں میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر۳:

مذکورہ صورت میں جو فوجی آپریشن میں شریک ہیں تو ان کی موت کیسی موت ہے؟ آیا شہید ہیں یا حرام موت مارے جائیں گے؟ ایسی موت کی صورت میں ان کی نمازِ جنازہ پڑھانا یا اس میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر۴:

ان مجاہدین اور دیگر معصوم مسلمانوں، جن پر جنگ زبردستی مسلط کی گئی ہے ان کے مارے جانے کا کیا حکم ہے؟

کرنل (ریٹائرڈ) محمود الحسن

جواب:

الجواب باسم ملهم الصواب

(۱) موجودہ حالات میں پاکستانی فوج کا وانا (وزیرستان) میں مجاہدین اور ان کے حامی مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی ختم کرنے کے نام پر کارروائی کرکے ان کو گرفتار کرنا یا اُن کو قتل کرنا، کرانا قرآن وسنت کی صریح نصوص کے خلاف ہونے کی وجہ سے ناجائز حرام اور سخت گناہ ہے، خواہ یہ کارروائی امریکہ کے شدید دباؤ کی وجہ یا بغیر دباؤ کے ہو، دونوں صورتوں میں کافروں کو خوش کرنے کے لیے مسلمانوں کے خلاف کسی قسم کی کارروائی، خواہ وہ ان کو شہید کرنے کی صورت میں ہو یا ان کو گرفتار کرکے کسی کافر کے حوالے کرنے کی صورت میں، متعدد آیات واحادیثِ مبارکہ اور عباراتِ فقہا کی روشنی میں ناجائز اور حرام ہے۔ ان صریح آیات کے پیشِ نظر شریعت نے کسی مسلمان کے لیے کسی دوسرے مسلمان کے خلاف کارروائی کو ناجائز قرار دیا ہے۔ نیز اگر مسلمانوں کو یہ اندیشہ بھی ہو کہ اگر ہم نے غیر مسلموں کا یہ مطالبہ نہیں مانا تو غیر مسلم ہمیں خود قتل کر ڈالیں گے یا کسی شدید نقصان کے اندر مبتلا کر دیں گے تب بھی ان کا یہ مطالبہ ماننا مسلمانوں کے لیے جائز نہیں۔

(۲) حاکمِ وقت کے کسی ایسے حکم کو ماننا اور اس کی اطاعت کرنا جو شریعت کے خلاف ہو ہرگز جائز نہیں، حرام ہے۔ لہٰذا حاکمِ وقت اگر کسی بے گناہ کے قتل یا گرفتار کرنے کا اپنی رعایا یا اپنی فوج کو حکم دے تو اس حکم کی تعمیل ہرگز جائز نہیں۔ وانا میں مسلمانوں کے خلاف حکومتی کارروائی چونکہ شریعت کے خلاف ہے اس لیے فوج کے لیے اس کارروائی میں شریک ہونا جائز نہیں۔ لہٰذا مسلمان فوجیوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف اس قسم کی کسی بھی کارروائی میں شریک ہونے سے انکار کر دیں ورنہ وہ بھی اس جرم میں برابر کے شریک ہوں گے۔

(۳) مذکورہ صورت میں حاکمِ وقت یا کمانڈر کے خلافِ شرع حکم پر عمل کرتے ہوئے جو فوجی اس کارروائی میں شریک ہوگا تو وہ گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہوگا اور اگر اس کی موت واقع ہو جائے تو وہ ہرگز شہید نہیں کہلائے گا۔ جہاں تک ایسے لوگوں کی موت واقع ہونے کی صورت میں نمازِ جنازہ پڑھانے اور اس میں لوگوں کے شریک ہونے کا تعلق ہے تو ایک مسلمان کی غیرت، حمیت اور دینی جذبے کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے لوگوں کی نمازِ جنازہ میں بھی کوئی شریک نہ ہو اور نہ ان کی نمازِ جنازہ پڑھانے کے لیے کوئی آگے ہو۔

(۴) ایسے تمام افراد جو ان ظالمانہ فوجی کارروائیوں میں مارے جائیں، چونکہ شرعاً وہ معصوم اور بے گناہ ہیں لہٰذا شرعاً وہ شہید ہوں گے۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:

(۱) وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِناً مُّتَعَمِّداً فَجَزَاؤُہٗ جَهَنَّمُ خٰلِداً فِیْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَلَعَنَہٗ وَاَعَدَّ لَہٗ عَذَاباً عَظِیْماً (النساء۔۹۳)

''رہا وہ شخص جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے، جس میں وہ

ہمیشہ رہے گا۔اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے۔''

(۲) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡا عَدُوِّیۡ وَ عَدُوَّ کُمۡ اَوۡ لِیَآءَ تُلۡقُوۡنَ اِلَیۡهِمۡ بِالۡمَوَدَّةِ وَقَدۡ کَفَرُوۡا بِمَا جَآءَ کُمۡ مِنَ الۡحَقِّ (الممتحنه:۱)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم میرے اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ، تم ان کے ساتھ دوستی کی طرح ڈالتے ہو، حالانکہ جو حق تمہارے پاس آیا ہے اس کو ماننے سے وہ انکار کر چکے ہیں۔''

(۳) بَشِّرِ الۡمُنٰفِقِیۡنَ بِاَنَّ لَهُمۡ عَذَابًا اَلِیۡمًا، الَّذِیۡنَ یَتَّخِذُوۡنَ الۡکٰفِرِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَیَبۡتَغُوۡنَ عِنۡدَ هُمُ الۡعِزَّةَ فَاِنَّ الۡعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیۡعًا

(النساء: ۱۳۸،۱۳۹)

''اور جو منافقین اہلِ ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق بناتے ہیں انہیں یہ مژدہ سنا دو کہ ان کے لیے دردناک سزا تیار ہے۔کیا یہ لوگ عزت کی طلب میں ان کے پاس جاتے ہیں؟ حالانکہ عزت تو ساری کی ساری اللہ ہی کے لیے ہے۔''

(۴) وفی الحدیث عن البراءؓ بن عازب ان النبی صلی الله علیه واله وسلم قال: لزوال الدنیا وما فیها اهون عندالله تعالیٰ من قتل مؤمن ولو ان اهل السمٰوٰت واهل الارض اشترکوا فی دم مؤمن لا دخلهم الله تعالیٰ النار (روح المعانی،جلد ۳،ص ۱۱۶)

''حدیث میں حضرت براؓ بن عازب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ: دنیا و مافیہا کا تباہ ہونا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مومن کے قتل کیے جانے سے زیادہ ہلکی بات ہے۔اگر آسمانوں اور زمین والے ایک مومن کے قتل میں شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں پھینک دے گا۔''

(۵) عن ابن عمرؓ ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال: المسلم اخو المسلم لا یظلمه ولا یسلمه (الی عدوه) الخ ۔

(متفق علیه ،ریاض الصالحین:۱۰۸)

''حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ وہ اسے اس کے دشمن کے حوالے کرتا ہے............

(۶) وفی احکام القرآن للجصاص(۲ /۴۰۶) وهذا یدل علی انه غیر جائز للمومنین الاستصار بالکفار علی غیرهم من الکفار اذ کانوا متی غلبوا کان حکم الکفر هو الغالب

''احکام القرآن للجصاص میں درج ہے کہ یہ بات دلالت کرتی ہے کہ مومنوں کے لیے کافر دشمنوں کے مقابلے میں دیگر کافروں کی مدد طلب کرنا ایسی حالت میں جائز نہیں جب (یہ معلوم ہو کہ) فتح یاب ہونے کی صورت میں کافروں کی حکومت غالب آجائے گی۔''

(۷) عن ابن عمرؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم :السمع والطاعة علی المرء المسلم فیما احب وکره حق مالم یؤمر بمعصیة فان امر بمعصیة فلا سمع ولا طاعة (بخاری،جلد۱۔ص:۴۱۵)

''حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے لیے امیر کی بات سننا اور ماننا ضروری ہے خواہ اس کی بات اسے پسند ہو یا ناپسند ہو، بشرطیکہ وہ کسی نافرمانی کا حکم نہ دے۔پس اگر وہ معصیت کا حکم دے تو نہ بات سنی جائے، نہ مانی''

(۹) وفی شرح السیر جلد: ۳،ص:۲۴۲ :وان قالوا لهم قاتلوا معنا المسلمین والا قتلنا کم لم یسعهم القتال مع المسلمین لان ذلك حرام لعینه فلا یجوز الاقدام علیه بسبب تحدید بالقتل کما لو قال له اقتل هذا المسلم والا قتلتك۔

''شرح السیر میں عبارت اس طرح ہے: جب کفار کہیں کہ ''ہمارے ساتھ مل کر مسلمانوں سے لڑو ورنہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے''، تو مسلمانوں کے لیے جائز نہیں کہ کفار سے مل کر مسلمانوں کو قتل کریں اس لیے کہ یہ حرام لعینہ (بالذات حرام) ہے، چنانچہ قتل کی دھمکی کے باوجود اس قسم کا اقدام حرام ہے...... بالکل اسی طرح جیسے یہ جائز نہیں کہ اگر کسی مسلمان فرد کو دھمکی دی جائے کہ ''فلاں مسلمان کو قتل کر دو ورنہ میں تمہیں قتل کر دوں گا'' اور وہ عملاً ایسا کر گزرے۔''

(۱۰) وکذلك من...... عدا علی قوم ظلما فقتلوه لا یکون شهیدا لانه ظلم نفسه۔

(بدائع،جلد:۲، ص:۶۶)

''اسی طرح...... وہ شخص جس نے کسی گروہ کے خلاف ظالمانہ طور پر چڑھائی کی اور لوگوں نے اس (حملہ آور) کو قتل کر ڈالا تو وہ (مقتول) شہید نہیں کہلائے گا کیوں کہ وہ اپنی جان پر ظلم کرتے ہوئے مرا''

(۱۱) ومن قتل مدافعا عن نفسه او ماله اوعن المسلمین او اهل الزمة بایٔ آلة قتل،بحدید اور حجرار او خشب فهو شهید،کذا فی محیط السرخسی

(هندیه،جلد۱، ص۱۶۸)

''جو شخص اپنی جان، مال، مسلمانوں یا اہلِ ذمہ کا دفاع کرتے ہوئے قتل ہو جائے تو وہ شہید ہے، خواہ وہ کسی بھی آلۂ قتل......لوہے، پتھر، لکڑی وغیرہ...... سے قتل ہوا ہو۔''

والله اعلم بالصواب

عبدالدیان عفااللّٰہ عنہ

دارالافتاء،مرکزی جامع لال مسجد

مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ کا فتویٰ:

''اگر کسی فوجی کو''ایک مسلمان کے قتل'' اور''پھانسی یا کورٹ مارشل'' کے درمیان (کسی ایک چیز کے اختیار کرنے کا) فیصلہ کرنا پڑ جائے تو اللہ تعالیٰ کے قانون میں اس کے لیے اُخروی لحاظ سے آسان ،سہولت دہ اور جائز یہی ہے کہ وہ اپنے لیے ''کورٹ مارشل'' اور''تختہ دار'' کا راستہ اختیار کر لے۔''

کوہاٹ کے مفتیان کا فتویٰ:

''شریعت کی رو سے مسلمانوں کے خلاف لڑنے والے فوجی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے باغی ہیں اور ان کا مرنا حرام موت ہے اور ان کا حکم ''قطاع الطریق'' یعنی راہ زن اور ڈاکو کا ہے۔نمازِ جنازہ کے لیے جو حکم راہ زن اور ڈاکو کا ہے،وہی ان کا ہے۔''

دارالعلوم اکوڑہ خٹک کے مفتیان کرام کا فتویٰ:

''فقہ کی معتبر اور مشہور کتب درمختار و ردّ مختار میں ہے کہ عصبی (جو وطن یا قوم کی عصبیت میں لڑتا ہوا مارا جائے) پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھائی جائے گی۔''

اس فتوے پر پاکستان بھر کے مختلف مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے ۵۰۰ سے زائد مفتیانِ عظّام ،علما کرام اور شیوخ الحدیث کے دستخط ثبت ہیں۔جن میں سے صرف چند علما کے نام ذیل میں دیے جا رہے ہیں:

۱)مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ (شیخ الحدیث جامعہ بنوریؒ ٹاؤن،کراچی)
۲)مولانا ظہورالحق صاحب (مدیر دارالعلوم معارف القرآن،مدنی مسجد،حسن ابدال)
۳)مولانا عبدالسلام صاحب (شیخ الحدیث اشاعت القرآن،حضرو،اٹک)
۴)قاری چن محمد صاحب (مدرس اشاعت القرآن،حضرو،اٹک)
۵)مفتی سیف اللہ حقانی صاحب (رئیس دارالافتا،دارالعلوم حقانیہ،اکوڑہ خٹک،نوشہرہ)
۶)مولانا عبدالرحیم صاحب (خطیب جامع مسجد ۳۳،جنوبی سرگودھا)
۷)فتح محمد صاحب (مدیر جامعہ صدیقیہ،واہ کینٹ)
۸)مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب (مہتمم جامعہ بنوریؒ ٹاؤن،کراچی)
۹)مفتی حمیداللہ جان صاحب (جامعہ اشرفیہ،لاہور)
۱۰)مفتی شیر محمد صاحب
۱۱)مفتی زکریا صاحب (دارالافتا جامعہ اشرفیہ لاہور)
۱۲)مولانا محمد اسحاق صاحب (مہتمم مدرسہ تدریس القرآن وخطیب مرکزی جامع مسجد لالہ رُخ،واہ کینٹ)
۱۳)مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب (عظیم سکالر و مہتمم جامعہ ابو ہریرہؓ زڑہ میانہ،نوشہرہ)
۱۴)مفتی حبیب اللہ صاحب (دارالافتا والارشاد ناظم آباد،کراچی)
۱۵)مولانا محمد صدیق صاحب (مہتمم جامعہ تعلیم القرآن مدنی مسجد،لائق علی چوک واہ کینٹ)
۱۶)مولانا عبدالمعبود صاحب (جامع مسجد پھولوں والی،رحمٰن پورہ،راولپنڈی)
۱۷)قاری سعیدالرحمٰن صاحب (مدیر جامعہ اسلامیہ صدر،راولپنڈی)
۱۸)قاضی عبدالرشید صاحب (مہتمم دارالعلوم جامعہ فاروقیہ،دھمیال کیمپ،روالپنڈی)
۱۹)مولانا محمد صدیق اخوانزادہ صاحب (ایم۔این۔اے)
۲۰)مفتی ریاض احمد صاحب (دارالافتا،دارالعلوم تعلیم القرآن،راجہ بازار،راولپنڈی)
۲۱)مولانا محمد عبدالکریم صاحب (مدیر جامعہ قاسمیہ،ایف۔سیون فور،اسلام آباد)
۲۲)مفتی محمد اسماعیل طورو صاحب (دارالافتا جامعہ اسلامیہ،صدر،راولپنڈی)
۲۳)مولانا محمد شریف ہزاروی صاحب (خطیب جامع مسجد دارالاسلام،جی۔سکس ٹو،اسلام آباد)
۲۴)مولانا فیض الرحمٰن عثمانی صاحب (رئیس ادارہ علومِ اسلامیہ،سترہ میل،بہارہ کہو،اسلام آباد)
۲۵)مولانا عبداللہ حقانی صاحب (شیخ الحدیث مدرسہ و جامعہ خدیجۃ الکبریٰؓ،اسلام آباد)
۲۶)مولانا محمود الحسن طیب صاحب (مفتی مدرسہ نصرۃ العلوم،گوجرنوالہ)
۲۷)مولانا محمد بشیر سیالکوٹی صاحب (مدیر معھد اللغۃ العربیۃ و مدیر بیت العلم،اسلام آباد)
۲۸)مولانا وحید قاسمی صاحب (جنرل سیکرٹری عالمی مجلسِ ختمِ نبوت و مدیرِ مدرسہ فاروقیہ،اسلام آباد)
۲۹)مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب (شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ،اکوڑہ خٹک،نوشہرہ)
۳۰)مولانا مفتی مختار الدین صاحب (کربوغہ شریف،خلیفہ مجاز شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی)
۳۱)مولانا فضل محمد صاحب (استاد الحدیث جامعہ بنوریؒ ٹاؤن،کراچی)
۳۲)مولانا سعیداللہ شاہ صاحب (استاد الحدیث)
۳۳)مولانا سبحان اللہ صاحب (مفتی جامعہ امداد العلوم،صدر،پشاور)
۳۴)مولانا محمد قاسم ابنِ مولانا محمد امیر صاحب (بجلی گھر،پشاور)
۳۵)مفتی غلام الرحمٰن صاحب (رئیس دارالافتا جامعہ عثمانیہ،صدر،پشاور)
۳۶)مولانا مفتی سید قمر صاحب (دارالافتا،دارالعلوم سرحد،دارالعلوم آسیا گیٹ،پشاور)
۳۷)مولانا محمد امین اورکزئی صاحب (شاھو وام،ہنگو)
۳۸)مولانا شیخ الحدیث محمد عبداللہ صاحب
۳۹)مفتی دین اظہر صاحب
۴۰)مولانا مفتی عبدالحمید دین پوری صاحب
۴۱)مفتی ابوبکر سعیدالرحمٰن صاحب
۴۲)مفتی محمد شفیق عارف صاحب
۴۳)مفتی انعام الحق صاحب
۴۴)مفتی عبدالقادر صاحب (جامعہ بنوریؒ ٹاؤن،کراچی)
۴۵)مولانا سید سلیمان بنوری صاحب (نائب مہتمم جامعہ بنوریؒ ٹاؤن،کراچی)
۴۶)مفتی جمال احمد صاحب (دارالعلوم فیصل آباد)
۴۷)مولانا محمد زاہد صاحب (جامعہ امدادیہ،فیصل آباد)
۴۸)پیر سیف اللہ خالد صاحب (مدیر جامعہ المنظور الاسلامیہ،لاہور)
۴۹)مولانا عزیز الرحمٰن صاحب (مفتی جامعہ المنظور الاسلامیہ،لاہور)
۵۰)مولانا احمد علی صاحب (مدرسہ الحسنین،گرین ایریا،فیصل آباد)
۵۱)مفتی محمد عیسیٰ صاحب (دارالعلوم اسلامیہ،کامران بلاک،لاہور)
۵۲)مولانا رشید احمد علوی صاحب (مدیر دارالعلوم اسلامیہ)
۵۳)قاضی حمیداللہ صاحب (ایم۔این۔اے،مرکزی جامع مسجد شیراں والا باغ،گوجرانوالہ)
۵۴)مولانا فخر الدین صاحب (جامعہ اشرف العلوم،گوجرانوالہ)
۵۵)مفتی عبدالدیان صاحب (مفتی مرکزی جامع مسجد،اسلام آباد)
۵۶)مفتی محمد فاروق صاحب (رئیس دارالافتا جامعہ فریدیہ،اسلام آباد)
۵۷)مولانا محمد عبدالعزیز صاحب (خطیب مرکزی جامع مسجد،اسلام آباد)
۵۸)مفتی سیف الدین صاحب (جامعہ محمدیہ،ایف سکس فور،اسلام آباد)

❁---❁---❁
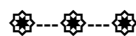
لال مسجد اور شریعت یا شہادت

عبد الہادی

کسی بھی چپہ زمین پر شریعت اسلامیہ کا نفاذ' کفار وملحدین اور ان کے کاسہ لیسوں کے لیے وہ کانٹا ہے جو ان کی آنکھوں میں ہمیشہ کھٹکتا ہے۔دنیا پر نفس کی حکمرانی کے خواب کو حقیقت بن جانے سے روکنے والی یہ شریعت محمدی ﷺ ہی ہے جو طاغوت کے ہر دلفریب افسانے اور فلسفے کا طلسم توڑتی ہے اور لڑکھڑاتی انسانیت کو اپنے رب کی طرف ، سچی منزل کی طرف تیز تر گامزن رکھتی ہے ۔شریعت کی موجودگی' اس کی مخالفت کرنے والوں کے لیے اس لیے بھی زہر قاتل ہے کیونکہ یہ اُن کی عیاشیوں، ناانصافیوں اور ظلم وجبر کے خاتمے کا مژدہ سُناتی ہے۔اس لیے وحی کے انکاری اور نفس اور ھوا کے غلاموں کی سدا سے یہ کوشش رہی ہے کہ کسی بھی طرح کائنات کے خالق ومالک اللہ رب العزت کے قانون یعنی شریعت اسلامیہ کے اس ''کانٹے'' کو ناکارہ بنا دیا جائے تا کہ کفر والحاد کی شاہی اور نفس کے بندوں کا چلن عام رہے، وہ دنیا میں اپنی من مانیاں کریں اور اللہ کے بندوں کو اللہ کی بندگی سے دور رکھنے کے لیے اس دنیا کا نظام ان دجالوں کے ہاتھ میں رہے۔

اللہ کی بادشاہی سے انکار اور طاغوت کا اقرار کرنے والے دجال کے کارندوں نے' طاغوت کی حکمرانی کے لیے اللہ کے بندوں پر ظلم وجبر کی ایک ایسی ہی داستان دو سال قبل اسلام آباد میں رقم کی ۔۳ جولائی ۲۰۰۷ء کے دن اسلام کے نام پر حاصل کئے گئے پاکستان نامی ملک میں اللہ کی زمین پر اللہ کے قانون کا مطالبہ کرنے والوں پر درندگی کے پہاڑ توڑ دیئے گئے ۔(دوسال کا عرصہ اور تاریخ یاد دلانا اس لیے بھی ضروری ہے کیونکہ امت مسلمہ کی موجودہ کیفیت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ اپنے ماضی کو جلد فراموش کر کے دنیا کی بھول بھلیوں میں گم ہو جاتی ہے اور دشمنان اسلام ہر گزرتے دن کے ساتھ اس سادہ لوح امت کی ہر محاذ پر بیخ کنی کرنے کے درپے ہیں)۔اسلام آباد کی لال مسجد کے مکین اصحاب صُفہ کے ورثا اور اس سے ملحقہ جامعہ حفصہ ؓ کی بیٹیوں کو قرآن کو سینے سے لگانے اور شریعت کی بات کرنے کے' جرم' کی پاداش میں موت کو گلے لگانے کی سزا سنائی گئی ۔شریعت کی بات کرنا اور اسلام اور اہل اسلام سے محبت کرنا ایک ایسا جرم بنا کہ جس کی بنا پر امتِ مسلمہ کے ان معماروں پر درندگی اور سفاکی کی تمام حدوں کو پار کر دیا گیا۔امت مسلمہ کی سب سے بڑی فوج ہونے کی نام نہاد دعویدار پاکستانی فوج کی 111 بریگیڈ اور 10ویں کور نے کیمیکل اور فاسفورس ہتھیاروں کے ذریعے اللہ کے گھر کے مکینوں پر فوج گردی شروع کر دی۔جب صلیبیوں کی تنخواہ دار پاکستانی فوج نے کفر کے ''سگ'' پرویز کے کہنے پر اللہ کے گھر پر حملہ کیا تو جامعہ حفصہ کے ذمہ داران کے مطابق اس وقت وہاں ساڑھے چار ہزار سے زائد طلبہ وطالبات موجود تھے ۔'آپریشن سائیلنس' کے نام سے کی جانے والی درندگی کے دوران کو برا ہیلی کاپٹر استعمال کئے گئے (جو ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں تباہ کرنے کے لیے استعمال کئے جاتے ہیں)۔اللہ کے گھر کو قرآن کی تلاوت اور اللہ کے نام سے ہر لحمہ آباد رکھنے والے ان ''غربا'' پر ''پاک''فوج نے چھ مختلف سمت سے ایک منٹ میں 600 سے زائد راؤنڈ فائر کرنے والی ''Talha''نامی گاڑیاں استعمال کیں۔فاسفورس بموں کے ذریعے طلبہ و طالبات کے پاکیزہ اعضاء کو جلا اور پگھلا کر لاشوں کو مسخ کر کے اپنے لیے جہنم کی آگ میں جلنے کا سامان تیار کیا۔قرآن مجید میں اللہ رب کائنات فرماتے ہیں:

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِناً مُتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَاباً عَظِيْماًo

اور جو کوئی کسی مومن کو قصداً قتل کرے،اس کی سزا جہنم ہے،جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔اس پر اللہ کا غضب اور لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لیے عظیم عذاب تیار کر رکھا ہے۔(النساء۔۹۳)

فوجی درندگی کے اس سفاک مظاہرے کے دوران مسجد کی دیواروں اور میناروں کو تاک تاک کر نشانہ بنانے والوں نے اپنے ارتداد پر مہر ثبت کی ۔اس قبیح عمل کے دوران ''کلمہ گو'' فوج نے 6ہزار سے زائد صحیفہِ پاک،کتبِ احادیث اور دیگر دینی کتب کی اس قدر بے حرمتی کی کہ قرآن عظیم الشان کا ایک نسخہ بھی سلامت نہ رہا اور قرآن اور احادیث کی کتب کے جلے نسخوں کو اس ملعون فوج نے ملحقہ گندے نالے میں بہا کر اللہ کے غضب کو دعوت دی۔

یہ جارحانہ پن دیکھ، یوں لگتا ہے مجھے
جیسے حرم کے صحن میں کافر اتر گئے

جامعہ حفصہ پر فوج گردی کرنے والے دجال کے چیلوں نے ایک بار پھر ثابت کر دیا کہ اسلام کے نام پر حاصل کی گئی اس سرزمین میں جب بھی کوئی شریعت کے نفاذ کی بات کرے گا تو نظام کفر کی محافظ یہاں کی الحادی مشینری اپنے کفری نظام کو بچانے کے لیے اور اس کی چاکری کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتی ہے۔نام نہاد ''آپریشن سائیلنس'' سے قبل بھی جب جامعہ حفصہ اور جامعہ فریدیہ کے بانی اور اولین مہتمم مولانا عبداللہ شہیدؒ نفاذ شریعت کے لیے کوشاں ہوئے تو شہید کر دیے گئے۔ماضی سے پردہ اٹھانے والوں اور خود عبدالرشید غازی شہیدؒ کے

بقول روس کے خلاف جہاد افغانستان کے بعد ہی سے مولانا عبداللہ شہیدؒ نے جہادی قیادت کو اس بات پہ راضی کرنا شروع کیا تھا کہ پاکستان میں شریعت اسلامیہ کے راہیں ہموار کی جائیں اس سلسلہ میں وہ شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ اور دیگر جہادی قاعدین سے مسلسل رابطے میں رہے۔ نفاذ شریعت کے لیے ان کی کوششوں کی ''بھنک'' چند نام نہاد 'اپنوں' کے طفیل پاکستان کی طاغوتی ایجنسیوں کو پڑ گئی اور اللہ کے قانون کی عملداری کے اس ''جرم'' کی پاداش میں انھیں شہید کر دیا گیا۔

یہ قیامتیں جو گزر گئیں
تھی امانتیں کئی سال کی

مولانا عبداللہ شہیدؒ کی شہادت کے بعد بھی لال مسجد کے در و دیوار سے اسلام اور اہل اسلام سے محبت اور سرزمین اسلام پر نفاذ شریعت کے لیے صدائے حق بلند رہی۔ جس کی وجہ سے لال مسجد کے مکین، حکومتی مشینری اور طاغوتی اداروں کو کھٹکتے رہے۔ مارچ ۲۰۰۴ء میں وانا (وزیرستان) میں مجاہدین کے خلاف فوج گردی پر لال مسجد کے مبارک ایوان سے 500 سے زائد علمائے کرام نے مشہور و معروف ''فتویٰ'' جاری کیا (علمائے کرام نے پاکستانی فوج کے موالات کفار کے اس عمل پر ان کی موت حرام قرار دی اور ان کی نماز جنازہ پڑھنے سے مسلمانوں کو منع فرمایا) جو لال مسجد پر کی جانے والی فوجی درندگی کی بنیادی وجوہات میں ایک وجہ تھا (فوج اور حکومت کس طرح گوارا کر سکتی تھی کہ کوئی ان کے کفر پر آواز بھی اٹھائے؟)۔

جامعہ حفصہ اور لال مسجد پر کی جانے اس درندگی سے قبل تحریک طالبان سوات کے امیر مولانا فضل اللہ کی طرف پاکستانی فوج اور حکومت کو یہ باور کروایا گیا کہ اگر فوج نے لال مسجد پر حملے کے اپنے ان قبیح عزائم پر عمل کیا تو تحریک طالبان اس کا بھرپور جواب دے گی اور فوج کو ہر جگہ اور ہر گھات پر نشانہ بنایا جائے گا۔ چنانچہ لال مسجد پر فوج گردی کے بعد پاکستانی فوج پر ہر جگہ حملے شروع ہو گئے۔ حکومتی رٹ کی حیثیت کھوٹے سکے سے بھی کم تر ہو گئی۔ ہر وہ مقام جہاں کفر اعظم امریکہ اور اس کے حواریوں کی بُو محسوس کی گئی اور جہاں اس کی رٹ (writ) تھی اسے ہٹ (hit) کیا جانے لگا۔ اسلام آباد میں میریٹ ہوٹل (جہاں شنید یہ ہے کہ دو فلور امریکی ایجنسی کے زیر استعمال تھے)، لال مسجد میں درندگی کی اسٹریٹیجک کمان کرنے والا سابق جنرل مہدی، تربیلا میں ایس ایس جی کے' کرار یونٹ [جو لال مسجد میں سرگرم تھا) کے میس

فوجی درندگی کے اس سفاک مظاہرے کے دوران مسجد کی دیواروں اور میناروں کو تاک تاک کر نشانہ بنانے والوں نے اپنے ارتداد پر مہر ثبت کی۔ اس قبیح عمل کے دوران ''کلمہ گو'' فوج نے 6 ہزار سے زائد صحیفۂ پاک، کتبِ احادیث اور دیگر دینی کتب کی اس قدر بے حرمتی کی کہ قرآن عظیم الشان کا ایک نسخہ بھی سلامت نہ رہا اور قرآن اور احادیث کی کتب کے جلے نسخوں کو اس ملعون فوج نے ملحقہ گندے نالے میں بہا کر اللہ کے غضب کو دعوت دی۔

میں ایک شہید طالبہ کے والد کا فدائی حملہ، راولپنڈی میں آئی ایس آئی کے ملازمین سے بھری دو بسیں، لاہور میں ایف آئی اے بلڈنگ، مناواں میں قائم اینٹی ٹیررسٹ ٹریننگ کیمپ (جہاں ۲۰۰ سے زائد پولیس اہلکار ہلاک ہوئے)، ریسکیو ۱۵ اور اس سے ملحقہ آئی ایس آئی کی عمارتیں (ذرائع کے مطابق اس دھماکے میں آئی ایس آئی کا ریجنل ڈائیریکٹر میجر ۱۰۰ سے زائد ملازمین سمیت مارا گیا) اور حال ہی میں پشاور میں PC ہوٹل (شنید یہ ہے کہ اس کارروائی میں کفر اعظم امریکہ کی خفیہ ایجنسی بلیک واٹر کے ۲۰۰ سے زائد اہلکار مردار ہوئے) میں ہونے والی کارروائی لال مسجد اور سوات میں ڈھائی جانے والی درندگی کے شدید ردعمل تھے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق جولائی ۲۰۰۷ سے اب تک ۱۷۰ سے زائد بم دھماکے ہو چکے ہیں (گویا سالانہ ۹۰ سے زائد دھماکے ہو رہے ہیں) جن میں پاکستان میں امریکی ایجنسی ایف بی آئی کے ٹھکانوں کو نشانہ بنانے کے ساتھ ساتھ، پاکستان کے انتظامی اداروں خصوصاً خفیہ ایجنسیوں آئی ایس آئی، ملٹری انٹیلی جنس، ایف آئی اے کے دفاتر اور اسٹیشنز کو نشانہ بنایا گیا۔

لال مسجد اور جامعہ حفصہ پر کیے جانے والے اس بہیمانہ اور سفاک عمل کے ردعمل نے پاکستانی حکومت، فوج اور انتظامیہ کو ہر محاذ پر ہزیمت سے دوچار کر دیا۔ جبکہ باشعور اور غیرت مند مسلمانوں کی طرف سے شریعت محمدی ﷺ کے نفاذ کے مطالبات زور پکڑنے لگے۔ اس کشمکش سے ہر طبقہ ہائے فکر میں شریعت کے نفاذ کی نئی بحثوں نے جنم لیا۔ اور اسلام سے محبت کرنے والے ہر فرد کے دل میں شریعت کے نفاذ کے لیے کچھ کر گزرنے کے عزائم ابھرنا شروع ہو گئے۔ درحقیقت جامعہ حفصہؓ کی پاکیزہ فضاؤں سے بلند ہونے والے ''شریعت یا شہادت'' کے نعرے نے غیور مسلمانوں کے ذہنوں کو سیدنا حسینؓ کا دور حریت یاد دلا دیا اور شریعت اور خلافت کو بھلا دینے والوں مسلمانوں کو پھر سے یہ سبق یاد دلا دیا کہ اللہ کی زمین پر صرف اور صرف اللہ کے قانون کی حکمرانی ہوگی اور نتیجتاً لال مسجد سے شروع ہونے والی یہ تحریک پہلے قبائل کی سرزمین اور سوات اور پھر پورے پاکستان میں پھیلتی چلی جا رہی ہے اور اب اللہ رب العزت کی مدد و نصرت سے یہ تحریک ہزاروں مصائب اور مشکلات کے باوجود اپنی منزل تک پہنچ کر ہی دم لے گی۔ ان شاء اللہ

❁---❁---❁

آپریشن راہِ نجات

یوسف علی ھاشمی

<u>دہشت گردی کے نام پر اسلام اور امت کے خلاف جاری صلیبی صہیونی جنگ</u>

جدید تاریخ میں ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کے مبارک حملے نہایت اہم موڑ کی حیثیت رکھتے ہیں کہ جن کے بعد سے تاریخ نے ایک نیا رخ اختیار کیا اور دنیا ایک نئے دھارے میں داخل ہوگئی۔ وقت کے فرعون ''بش'' نے صلیبی جنگوں کا اعلان کرتے ہوئے پوری دنیا کے سامنے ایک ہی سوال رکھا کہ

"Either are you with us or against us?"

''آیا آپ ہمارے ساتھ ہیں یا ہمارے خلاف؟''

پس اس کے ساتھ ہی دنیا میں واضح طور پر دو صفیں بن گئیں۔ ایک صفِ کافراں جس میں وہ تمام شامل ہوئے جنھوں نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں صلیبی امریکہ کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا، اور اس کے بالمقابل اسلام کی صف......جس کے سپاہی وہ مومنین ومجاہدین بنے جنھوں نے طاغوتِ اکبر امریکہ و مغرب کا قطعی انکار کیا اور اپنے قول وفعل سے میدان میں ڈٹ گئے۔

منظر نامہ انتہائی واضح اور شفاف تھا، جس میں دھوکے اور فریب کا کوئی شائبہ تک نہ رہا۔ پاکستان کی حکومت، فوج اور خفیہ اداروں نے اپنی عافیت اسی میں جانی کہ اللہ اور اسلام سے بغاوت کرکے انھوں نے اپنی وفاداری امریکہ کو سونپ دی اور صفِ کافراں میں جا شامل ہوئے......اپنی زمین اس کے لئے فراخ کردی، اپنے اڈے اس کو نوازے اور باقاعدہ لاجسٹک تعاون فراہم کیا۔ نتیجتاً امریکہ ونیٹو ان کی موالات سے امارتِ اسلامیہ افغانستان اور مجاہدینِ اسلام کے خلاف حملہ آور ہوئے اور مسلمانوں کی عظیم امارت کا سقوط ہوگیا۔ تاہم اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت سے فریضۂ جہاد کا آغاز ہوگیا اور مجاہدینِ اسلام صلیبی وصہیونی دشمن اور ان کے حواریوں کے خلاف برسرِ پیکار ہوگئے......

آج دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نام پر جاری صلیبی وصہیونی جنگ کو آٹھ سال ہونے کو ہیں اور تاریخ کے اوراق پر چشمِ فلک کی یہ گواہی لکھی جاچکی ہے کہ اس جنگ میں صلیبی صہیونی کفار اور ان کے آلہ کار اپنی شکست کی جانب گامزن ہیں اور ان کا نظامِ کفر اپنے زوال کی جانب پیش قدم......جبکہ اسلام کے دفاع میں ڈٹے ہوئے مومنین ومجاہدین (جنھیں امریکہ اور اس کے حواری ''القاعدہ'' و ''طالبان'' کا نام دیتے ہیں) فتح کی منزل کی طرف رواں دواں ہیں۔ اس تمام جنگ کا مرکز سرزمینِ خراسان ہے اور بالیقین اس عالمی جنگ کا فیصلہ بھی یہیں پہ ہونا ہے اور دنیا کی آئندہ صورتحال کا تعین بھی اسی سے ہوگا۔

آج پاکستان کی حکومت، فوج اور خفیہ ادارے پاکستان میں یہی جنگ لڑ رہے ہیں یعنی وہ امریکہ ونیٹو کے حواری (فرنٹ لائن اتحادی) کے طور پر کفر کی صف میں شامل ہوکر نام نہاد دہشت گردی (یعنی اسلام وجہاد) کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں۔ اسی کے ذیل میں حال ہی میں انھوں نے سوات میں شریعت کے نفاذ کے لئے کوشاں مجاہدین کے خلاف آپریشن راہِ راست (جو حقیقتاً راہِ ضلالت ہے) کیا اور کر رہے ہیں، اور اب وزیرستان میں مومنین ومجاہدین کے خلاف آپریشن راہِ نجات (نجات من الجنۃ ودخول فی النار) کرنے جا رہے ہیں۔

<u>سرزمینِ وزیرستان اور اس کی تاریخ</u>

وزیرستان پاکستان کے قبائلی علاقوں (FATA) میں سب سے اہم اور بڑا علاقہ شمار ہوتا ہے اور اسی کے ساتھ ڈیورنڈ لائن یعنی پاک افغان بارڈر کا سب سے طویل حصہ منسلک ہے۔ اس کے جنوب میں بلوچستان کا علاقہ ژوب ہے جبکہ شمال میں دیگر قبائلی ایجنسیز ہیں۔ یہ دو حصوں میں منقسم ہے؛ شمالی وزیرستان اور جنوبی وزیرستان۔ ۱۱،۵۸۵ مربع کلومیٹر کا احاطہ لئے یہ پہاڑی علاقہ ہے جس میں گھنے جنگلات بھی ہیں اور پتھریلے پہاڑ بھی، ساتھ ہی میدانی علاقے بھی موجود ہیں۔ انھی پہاڑوں اور جنگلات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آج تک وزیر اور محسود قبائل نے کسی بھی دشمن کو یہاں داخل نہیں ہونے دیا۔

پچھلے کچھ عرصے کی تاریخ پر نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کے لوگ اسلام سے محبت کرنے والے اور اس کی خاطر جانیں قربان کرنے والے ہیں۔ سید احمد شہیدؒ کے بعد ان کے پیروکاروں نے انیسویں صدی میں یاغستان (یعنی انھی قبائل) میں تحریکِ جہاد کو انگریز برطانیہ کے خلاف جاری رکھا تھا۔ نیز پورے برصغیر پر برطانوی راج کے دوران اس علاقے پر برطانیہ کا قبضہ نہ تھا اور یہ علاقہ آزاد تھا۔ ۱۹۱۹ء میں برطانوی ہندی فوج (British Indian Army) نے وزیرستان پر حملہ کیا لیکن یہاں کے وزیر ومحسود مجاہدین ''مرزا علی خاں (ایپی فقیر)'' کی قیادت میں ان کے خلاف لڑے، ان کی خوب درگت بنائی اور انھیں شکستِ فاش سے دوچار کیا۔ تاریخ میں یہ حملہ Waziristan Revolt کے نام سے مشہور ہے۔ اس وقت برطانوی ہندی فوج کا چیف آف جنرل سٹاف جنرل اینڈریو سکین (Gen Andrew Skeen) اپنی کتاب Tribal

Fighting in NWFP میں یہاں کے باسیوں کے متعلق لکھتا ہے:

"These men are hard as nails; they live on little, carry nothing but a rifle and a few cartridges, a knife and a bit of food, and they are shod for quick and sure movement".

''یہ لوگ کیلوں (میخوں) کی مانند سخت ہیں، تھوڑے پر گزارا کرتے ہیں، اپنے ساتھ بندوق اور کچھ سامان جس میں چھری اور تھوڑی بہت خوراک شامل ہوتی ہے، کے سوا کچھ نہیں رکھتے، یہ لوگ جلد اور بے کم و کاست حرکت کرنے میں ماہر ہیں''۔

اسی طرح محسود کے متعلق لکھتا ہے:

"I place the Mahsud highest as a fighter alongwith the Mamund".

''میرے مطابق ماموند کے ساتھ، محسود سب سے بہترین جنگجو ہیں''۔ چنانچہ پے در پے ناکامیوں کے بعد برطانیہ نے خود کو مجاہدین کے حملوں سے بچانے کے لئے یہاں ایف سی آر (FCR) کا قانون متعارف کرایا اور یہاں سے چل دیا۔ پھر قیامِ پاکستان کے وقت دیگر قبائل سمیت وزیرستان کے مسلمانوں نے دینِ اسلام کی خاطر اپنا الحاق پاکستان کے ساتھ کر دیا (مگر انھیں کیا خبر تھی کہ ایک دن یہی پاکستان اسلام کا نام لینے پر ہی ان پر حملہ آور ہوگا)۔ پاکستان نے اسے بلا واسطہ وفاق کے تحت ایف سی آر کے قانون کے مطابق ہی رہنے دیا۔

وزیرستان؛ ۱۱ ستمبر کے بعد

برطانوی راج کے دوران بھی یہ علاقہ خاصی اہمیت کا حامل تھا مگر روس کے خلاف جہاد کے دوران تو اس کی اہمیت دوچند ہوگئی اور دنیا میں طاقت کے توازن کا کھیل یہیں پہ کھیلا جانے لگا۔ پھر ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کے بعد افغانستان پر ہونے والے امریکی حملے کے نتیجے میں یہ خطہ پوری دنیا کی توجہ کا مرکز بن گیا۔ امارتِ اسلامیہ کے سقوط کے بعد بیشتر مجاہدین نے یہاں ہجرت کی اور دوبارہ منظم ہو کر امریکہ و نیٹو کے خلاف جہاد کا آغاز کر دیا۔ یہاں کے مقامی باشندوں نے بھی جہاد کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے مجاہدین کی قوتِ بازو بننے کا فیصلہ کیا اور افغانستان میں امریکہ و نیٹو کے خلاف جہاد میں سرگرمِ عمل ہوگئے۔ یہ وہ وقت تھا جب ان مہاجر و انصار مجاہدین نے جہاد کو شرعی بنیادوں پر استوار کیا، اعلائے کلمۃ اللہ کو اپنا مقصدِ اساسی بنایا اور امریکہ و نیٹو کو ناکوں چنے چبوانے لگے۔ ابھی سال دو سال ہی گزرے تھے کہ امریکہ نے چلانا شروع کر دیا کہ وزیرستان اور اس سے ملحقہ علاقوں میں ''القاعدہ'' اور ''طالبان'' کی قیادت موجود ہے جو افغانستان میں اس پر حملے کروا رہی ہے۔ امریکہ نے پاکستان کی حکومت اور فوج پر دباؤ ڈالا کہ وہ ان کے خلاف حملے کرے۔ ۱۱ ستمبر کے فوراً بعد ہی پاکستان کی حکومت اور فوج نے امریکہ کی فرنٹ لائن اتحادی بن کر کفر کی صف کا انتخاب کر لیا تھا، چنانچہ مزید وفاداری نبھاتے ہوئے انھوں نے وزیرستان میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے سرگرم مجاہدینِ اسلام کے خلاف حملوں کا سلسلہ شروع کر دیا۔

﴿الَّذِينَ آمَنُواْ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُواْ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُواْ أَوْلِيَاء الشَّيْطَانِ﴾ (النسآء: ۷۶)

> سادہ لوح مسلمان اب بھی یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ یہ فتنے کی جنگ ہے اور اس سے اسلام کا نقصان ہو رہا ہے، دونوں جانب مسلمان مر رہے ہیں۔ جبکہ حق اور باطل تو بہت واضح ہے۔ اس جنگ میں ایک جانب اعلائے کلمۃ اللہ مقصود ہے اور دوسری جانب امریکہ جی حضوری کی جا رہی ہے، ذاتی مفادات پورے کئے جا رہے ہیں اور ایمان بیچ کر پیسے بٹورے جا رہے ہیں (اور یہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں)۔

ایک طرف اللہ کی زمین پر اللہ کے کلمے کی سربلندی کے لئے نکلنے والے طالبان تھے (گو انھیں اس وقت 'را کا ایجنٹ' بھی نہیں قرار دیا گیا تھا!) اور دوسری جانب امریکہ و مغرب کی غلام (مرتکبِ ارتداد) ناپاک فوج تھی۔

☆ سب سے پہلے ۲۰۰۲ء میں ناپاک فوج نے ''اعظم ورسک'' کے علاقے 'کڑہ پنگا' میں مجاہدین کے مراکز کو نشانہ بنایا اور وہاں شدید لڑائی ہوئی۔

☆ پھر ۲۰۰۳ء میں سرحدی علاقے ''انگور اڈہ'' کے قریب 'باغڑ' کے علاقے میں مجاہدین کے خلاف حملہ کیا، جس میں شدید مقابلہ ہوا۔ اس میں پاکستان کی مرتد فوج کا خاصا نقصان ہوا، نیز بعض مجاہدین بھی شہید ہوئے جن میں شیخ عبدالرحمٰن کینیڈیؒ بھی شامل تھے، **اللّٰھم تقبلھم!**

☆ پھر مارچ ۲۰۰۴ء میں پاکستان کی فوج نے جنوبی وزیرستان میں مجاہدین کے خلاف باقاعدہ آپریشن کا آغاز کیا۔ وانا، اعظم ورسک، کلوشہ و دیگر جگہوں پر شدید لڑائی ہوئی۔ مقامی طالبان و مہاجر مجاہدین کے ساتھ ساتھ یہاں کی عوام نے بھی جہاد میں حصہ لیا۔ اس جنگ کے نتیجے میں پاکستان کی فوج کا بے انتہاء جانی و مالی نقصان ہوا اور اسے پیچھے دھکیل دیا گیا۔ اسی کے حوالے سے پاکستان کے کبار علمائے کرام اور مفتیانِ عظام نے فوج کے خلاف فتویٰ دیا تھا؛ ان میں سے مفتی نظام الدین شامزئیؒ کو اسی جرم کی پاداش میں پاکستان کے خفیہ اداروں نے بعد میں شہید کروا دیا تھا۔

☆ خود کو مزید رسوائی و پسپائی سے بچانے کے لئے اس فوج نے اپریل ۲۰۰۴ء میں بطل جری طالبان کمانڈر ''نیک محمدؒ'' کے ساتھ معاہدہ کر لیا۔ مگر ایک مرتبہ پھر اسلام اور مجاہدین سے غداری کرتے ہوئے انھوں نے کمانڈر نیک محمد رحمہ اللہ کو شہید کروادیا۔ یہ خود اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ ان کی نشاندہی پر امریکی میزائل آیا تھا۔

☆ ۲۰۰۵ء کے آخر میں پاکستانی فوج نے شمالی وزیرستان میں آپریشن کا آغاز کیا مگر اس میں اسے منہ کی کھانا پڑی۔ اس میں بھی مجاہدین کے ہمراہ یہاں کی قبائلی عوام بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور فوج کا خوب جانی و مالی نقصان ہوا۔ بالآخر ستمبر ۲۰۰۶ء میں فوج نے یہاں بھی معاہدہ کر کے اپنی جان چھڑائی۔

☆ جنوری ۲۰۰۸ء میں پاکستانی فوج نے بیت اللہ محسود اور محسود طالبان کے خلاف آپریشن شروع کیا۔ جنڈولہ قلعہ سے نکل کر فوج ایک جانب سے چگھملائی کی طرف بڑھی جبکہ دوسری جانب ٹینکوں کی مدد سے کوٹ کئی اور سراروغہ کے علاقوں پر حملہ آور ہوئی۔ تاہم ہر دفعہ کی طرح اس دفعہ بھی ان کی خوب درگت بنی، بے انتہاء فوجی مردار اور ٹینک تباہ ہوئے، اور جنگ کا اختتام اس حال میں ہوا کہ فوج کے دو قلعوں؛ سراروغہ فورٹ اور لدھا فورٹ پر مجاہدین نے قبضہ کر کے انھیں زمیں بوس کر دیا۔ یوں محسود قبیلہ کا قریباً پورا علاقہ پاکستانی فوج کے نجس وجود سے پاک ہو گیا۔

☆ جنوری ۲۰۰۸ء میں امریکی جاسوسی طیاروں کے ذریعے میزائل حملوں کا باقاعدہ آغاز ہوا جو تا حال جاری ہے۔ ان تمام حملوں میں زمینی جاسوسی پاکستانی فوج نے ہی امریکہ کو فراہم کی ہے۔

دہشت گردی کے خلاف جنگ کا صلہ

دہشت گردی کے خلاف جنگ (یعنی اسلام کے خلاف جنگ) میں پاکستان کو کفر کی صف میں فرنٹ لائن اتحادی کے طور پر شامل ہونے کا جو صلہ ملا، وہ بھی ملاحظہ کیجئے۔

☆ ۱۴ نومبر ۲۰۰۷ء کو ناپاک فوج کے ایک سینئر ذمہ دار نے بتایا تھا کہ اب تک دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ۹۲۶ فوجی مردار ہو چکے ہیں جبکہ ۲۲۵۹ زخمی ہوئے (Top News, 19-10-08)۔

☆ Washington post کے مطابق سال ۲۰۰۷ اور ۲۰۰۸ میں ۲۲۰ پولیس اہلکار ہلاک ہوئے۔

'نفاذِ شریعت' سے 'ریاست' اور 'جمہوریت' کے نظامِ کفر کی بقا ہی خطرے میں پڑ جاتی ہے کیونکہ شریعت آئے گی تو ریاست اور جمہوریت نہیں رہے گی اور ریاست و جمہوریت ہوگی تو شریعت کبھی نہ آئے گی۔ شریعت کا نام لینے والوں کے خلاف امریکہ و مغرب ٹوٹ پڑتا ہے کہ وہ دنیا کے جدید عالمی نظام کا انکار کرتے ہیں، جمہوریت کو تسلیم نہیں کرتے جس سے امریکہ کی حاکمیت خطرے میں پڑ جاتی ہے

☆ Al-Jazeera کے مطابق دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کے ۸۵۷ فوجی گرفتار ہوئے، جن میں سے مختلف ڈیلز کے نتیجے میں ۵۵۸ کو رہا کیا گیا۔

☆ Timesonline کے مطابق اس جنگ میں پاکستانی فوجیوں کی ہلاکتوں کی تعداد افغانستان میں امریکی فوجیوں کی ہلاکتوں سے تین گنا زیادہ ہے۔

یہ تو سب سرکاری اعداد و شمار تھے۔ غیر سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ۲۰۰۶ء تک ۳۰۰۰ پاکستانی فوجی کفر کی خدمت میں اپنی جانوں سے ہاتھ دو بیٹھے تھے۔ سال ۲۰۰۹ء تو پاکستانی فوج کے لئے سب سے بدترین سال گزر رہا ہے۔ سوات میں کئے گئے آپریشن راہِ راست (راہِ ضلالت) میں خود وزیرِ داخلہ کے مطابق ۲۰۰۰ سے زائد فوجی ہلاک ہو چکے ہیں۔

کوڑیوں کے بدلے ایمان کی سودا بازی

ہمارے بعض سادہ لوح مسلمان اب بھی یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ یہ فتنے کی جنگ ہے اور اس سے اسلام کا نقصان ہو رہا ہے، دونوں جانب مسلمان مر رہے ہیں۔ جبکہ حق اور باطل تو بہت واضح ہے۔ اس جنگ میں ایک جانب اعلائے کلمۃ اللہ مقصود ہے اور دوسری جانب امریکہ کی جی حضوری کی جارہی ہے، ذاتی مفادات پورے کئے جارہے ہیں اور ایمان بیچ کر پیسے بٹورے جارہے ہیں (اور یہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں)۔

☆ ایشین ڈیویلپمنٹ بنک کی رپورٹ کے مطابق پاکستان کی حکومت اور فوج نے ۲۰۰۱ء سے ۲۰۰۸ء تک امریکہ سے ۱۱۱ ارب ڈالر وصول کئے ہیں۔

☆ امریکی صدر اوبامہ نے یہ کہتے ہوئے کہ "Pakistan must be a stronger partner against the Al-Qaeda" اعلان کیا ہے کہ پاکستان کو پانچ سال تک 1.5 ارب ڈالر سالانہ امداد ملے گی۔ اور اس کے علاوہ 2.8 ارب ڈالر مزید امداد کا بھی اعلان کیا ہے۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّواْ عَن سَبِيلِ اللّهِ فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ وَالَّذِينَ كَفَرُواْ إِلَى جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ﴾ (الانفال: ۳۶)

نفاذِ شریعت کی بانگ اور آپریشن راہِ نجات

افسوس اس بات کا ہے کہ مسلمانانِ پاکستان کے سامنے حق اور باطل کو خلط ملط کر کے پیش کیا جارہا ہے۔ اس کی بڑی وجہ حکومت اور فوج کا جھوٹ اور دجل

ہے، جس کی تشہیر اور پروپیگنڈہ مہم ذرائع ابلاغ کے ہاتھ میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے بیشتر مسلمان طالبان کو 'امریکہ' و'را' کا ایجنٹ تصور کر رہے ہیں جبکہ حقیقت اس کے قطعاً بالعکس ہے۔ پاکستانی حکومت وفوج کا امریکہ کا ایجنٹ ہونا تو واضح ہو چکا اور جہاں تک را اور بھارت کا تعلق ہے تو اس کے لئے پاکستانی اور بھارتی حکومتوں کی دوستی اور محبت کے قصے روزانہ کے اخبارات میں پڑھے جاسکتے ہیں۔سب سے بڑا ایجنٹ رحمٰن ملک تو یہاں تک کہہ رہا ہے کہ 'ہم بھارت کے ساتھ مل کر دہشت گردی کے خلاف جنگ لڑیں گے'۔اس سے بڑھ کر مزید کیا ثبوت ہوسکتا ہے؟

دوسری جانب طالبان اور مجاہدین نے روزِ اول سے اپنا مقصد واضح کر کے بیان کیا ہے اور وہ ہے اعلائے کلمۃ اللہ یعنی اللہ کی زمین پر شریعت کا نفاذ اور خلافت کا قیام۔سوات کے طالبان نے بھی یہی آواز ہ بلند کیا تھا اور وزیرستان کے مسلمان بھی اسی کے لئے کوشاں ہیں۔ان کا امن بھی اسی کے لئے ہے اور ان کی جنگ بھی اسی کے لئے ہے۔طالبان ذمہ داران بیت اللہ محسود، ملا نذیر، مولانا فضل اللہ، حاجی گل بہادر و دیگر اپنے بیانات میں اس کا اعادہ بھی کرتے رہتے ہیں۔

﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّه﴾ (الانفال: ۳۹)

نفاذِ شریعت اور نظامِ کفر کی ٹکر؛ ابدی حقیقت

جب بھی نفاذِ شریعت کی بات دنیا کے کسی بھی کونے میں کی جائے گی تو ہمارے سروں پہ مسلط پورا نظام اس کے خلاف متحرک ہوجائے گا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ 'نفاذِ شریعت' سے 'ریاست' اور 'جمہوریت' کے نظامِ کفر کی بقا ہی خطرے میں پڑ جاتی ہے کیونکہ شریعت آئے گی تو ریاست اور جمہوریت نہیں رہے گی اور ریاست و جمہوریت ہوگی تو شریعت کبھی نہ آئے گی۔شریعت کا نام لینے والوں کے خلاف امریکہ و مغرب ٹوٹ پڑتا ہے کہ وہ دنیا کے جدید عالمی نظام کا انکار کرتے ہیں، جمہوریت کو تسلیم نہیں کرتے جس سے امریکہ کی حاکمیت خطرے میں پڑ جاتی ہے (، اور پسِ پردہ ازلی اسلام دشمنی ہی ہوتی ہے)۔نیز شریعت کا نام لینے والوں کے خلاف پوری ریاست بھی متحرک ہوجاتی ہے کیونکہ شریعت کے نفاذ سے 'ریاست کی رٹ' چیلنج ہوتی ہے، ریاست کی Sovereignty باقی نہیں رہتی ہے اور 'ریاست کے اندر ریاست' قائم ہوتی ہے (اور درحقیقت یہ تو ناگزیر ہے)۔یہی سب کچھ اب پاکستان میں بھی ہو رہا ہے۔سوات میں آپریشن بھی اسی بنا پر ہوا اور اب وزیرستان میں بھی آپریشن 'راہ نجات' اسی لئے کیا جارہا ہے کہ ریاستی رٹ جو شریعت کا نام لینے سے چیلنج ہوئی ہے، اسے بحال کیا جائے اور شریعت سے لوگوں کو نجات دلائی جائے۔

آپریشن راہِ نجات اور ہماری ذمہ داری

اس پورے منظرنامے کا تجزیہ چند الفاظ میں یہی کیا جاسکتا ہے کہ ''ہر عمل کے پیچھے کوئی مقصد یا مقاصد ہوتے ہیں، جن کے حصول کے لئے وہ عمل کیا جاتا ہے۔دینِ اسلام نے بھی جہاں جہاد کی بات کی ہے وہاں اس کے مقاصد بیان کئے ہیں اور ان میں سے اساسی اعلائے کلمۃ اللہ اور حاکمیتِ کفر کا خاتمہ ہے۔اب جو اس کے لئے لڑے وہ حق پر ہے اور جو اس کے خلاف کفر کی حاکمیت کے لئے لڑے وہ باطل پر ہے''۔

وزیرستان و دیگر قبائل میں بسنے والے مجاہدین، خواہ آپ انھیں طالبان کا نام دیں یا القاعدہ، ان تمام کے پیشِ نظر یہی ایک مقصد ہے اور دنیا کے ہر خطے میں اس کا حصول ان کا مطمع نظر ہے۔وہ افغانستان میں صرف اس کی آزادی کے لئے تو نہیں لڑ رہے بلکہ وہ تو خلافت کے قیام کے لئے کوشاں ہیں اور خلافت کا قیام صرف افغانستان میں تو نہیں واجب بلکہ پاکستان میں بھی اسی طرح فرض عین ہے۔ان کے خلاف دنیا کے ہر محاذ پر صلیب و ہیکل کے پجاری امریکہ کی قیادت میں پورا مغرب اور اس کا عالمی نظام برسرِ پیکار ہے۔پاکستان کی ریاست بھی چونکہ اس عالمی نظام سے منسلک ہے اور یہاں کی حکومت، فوج اور قانون نافذ کرنے والے ادارے اسلام و شریعت کے مقابل اسی نظام کا تحفظ چاہتے ہیں تو وہ بھی جمہوریت اور ریاست کی رٹ کو بحال کرنے کے لئے مجاہدین (طالبان اور القاعدہ) کے خلاف لڑ رہے ہیں۔دراصل ان کے پیشِ نظر یہی ہے لیکن دجل اور فریب و دھوکہ دہی سے وہ اس کو دہشت گردی، مسلمانوں کے قتل اور مسجدوں پر حملوں کے خلاف جنگ کے نام پر لڑ رہے ہیں (گو یہ سب کام اسلام کے خلاف بغض رکھنے کی وجہ سے وہ خود کرتے ہیں، حالیہ سوات میں آپریشن کے دوران انھوں نے ہر جگہ داخل ہوکر سب سے پہلے وہاں کی مساجد کو مسمار کیا ہے تاکہ مجاہدین وہاں رہ نہ سکیں اور عام مسلمانوں کو شہید کیا ہے تاکہ مجاہدین کے خلاف ان میں نفرت پیدا کی جائے اور انھیں مجاہدین کے خلاف کیا جائے)۔

اے مسلمانانِ پاکستان! فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے، حق اور باطل بالکل واضح ہے۔اس پوری صورتحال میں خاموشی بھی گناہ ہے۔آگے بڑھئے، حق کا ساتھ دیجئے اور مجاہدین (طالبان) کی قوتِ بازو بنئے تاکہ سب مل کر پاکستان سے فرسودہ باطل کفری نظام اکھاڑ پھینک کر اس کی جگہ شریعت کو نافذ کریں اور یہاں اسلامی امارت قائم کریں!

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین!

افغانستان: ہلمند میں نیا امریکی اڈا اور انتخابی ڈرامہ

سید عمیر سلمان

عالمِ کفر کا سربراہ، طاغوتِ اکبر امریکہ اس وقت افغانستان میں مکمل طور پر بے بس ہو چکا ہے۔ آٹھ سال میں کھربوں ڈالر خرچ کرنے اور ہزاروں فوجی قربان کرنے کے بعد بھی اسے حالات کسی طور سدھرتے نظر نہیں آتے۔ ایک طرف فوجی مرنے کے ساتھ ساتھ اس کی معیشت بگڑ رہی ہے تو دوسری طرف امریکی عوام میں بھی خوف اور بے چینی پھیل رہی ہے۔ اس وقت افغانستان امریکہ کی بقا کا مسئلہ بن چکا ہے کہ اگر یہاں سے ذلیل ہو کر نکلتا ہے تو پوری دنیا میں اس کا رُعب تو دور کی بات، اسے سہارا دینے والا بھی کوئی نہ ہوگا۔

ان حالات کے پیشِ نظر امریکہ افغانستان میں اپنی حالت سدھارنے کے لیے بھرپور کوششوں میں مصروف ہے۔ حال ہی میں ۱۷ ہزار فوجی افغانستان بھیجنے کے بعد امریکہ نے مزید ۲ ہزار کمانڈوز بھیجنے کا اعلان کیا ہے جو ہلمند میں تعینات کیے جائیں گے۔ ہلمند میں ایک امریکی اڈہ Camp Leatherneck کے نام سے تعمیر کیا جا رہا ہے جس میں سپیشل فورسز کے کمانڈوز تعینات کیے جائیں گے۔ ہلمند جو ''دشتِ مرگ'' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، اس وقت صلیبیوں کے لیے صحیح معنوں میں ''دشتِ مرگ'' بنا ہوا ہے۔ مجاہدین، اللہ کے فضل سے ہلمند میں بہت مضبوط ہو چکے ہیں اور دن بدن ان کی کارروائیوں میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ نے وہاں ایک مضبوط اڈہ بنانے کی ضرورت محسوس کی ہے۔

۷ مئی کو ہلمند کے ضلع لشکر گاہ میں امریکی کانوائے پر مجاہدین نے کمین لگا کر حملہ کیا، جس میں ۳ امریکی ٹینک تباہ ہوئے اور کم از کم ۱۷ امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔ اسی طرح ۲۲ مئی کو ہلمند میں ۹ برطانوی فوجی ہلاک ہوئے۔ ۲۵ مئی کو مختلف کارروائیوں میں ۱۷ صلیبی فوجی مُردار ہوئے۔ ۲۷ مئی کو ایک ریموٹ کنٹرول بم حملے میں ۳ برطانوی ٹینک تباہ اور ۱۶ فوجی مُردار ہوئے۔

مُلک کے دوسرے صوبوں کے حالات بھی ہلمند سے کچھ زیادہ مختلف نہیں۔ اکثر صوبوں میں مجاہدین انتہائی منظم انداز میں کارروائیاں کر رہے ہیں۔ ۲۲ مئی کو صوبہ وردگ میں مجاہدین نے امریکی کانوائے پر حملہ کر کے ۱۱ امریکی اور ۱۵ افغان فوجی ہلاک کر دیے۔ قندوز میں ایک کارروائی سے ۱۸ جرمن فوجی ہلاک ہوئے۔ ۲۲ مئی کو ہی قندھار میں ایک شہیدی حملے میں پولیس چیف سمیت ۱۱ فوجی ہلاک ہوئے۔ ۶ جون کو ہلمند میں شہیدی حملے میں ۲۱ پولیس اہلکار ہلاک ہوئے، جن میں اعلیٰ عہدے دار بھی شامل ہیں۔ کابل میں امریکی کانوائے پر حملے میں ۱۴ امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔ قندوز میں ۱۱ جون کو جرمن کانوائے پر حملے میں ۱۸ جرمن فوجی جہنم واصل ہوئے۔ الغرض افغانستان کے تقریباً تمام صوبوں میں مجاہدین اپنے اسلاف کی یاد تازہ کر رہے ہیں۔ مجاہدین عنقریب پورے ملک میں ''آپریشن نصرت'' کے نام سے اجتماعی کارروائیاں شروع کرنے والے ہیں جن میں صلیبی و مرتد فوج کو ملک کے ہر کونے میں نشانہ بنایا جائے گا۔

مجاہدین کی کارروائیوں کا اندازہ جنرل پیٹریاس کے اس بیان سے لگایا جا سکتا ہے جس میں اس نے کہا کہ صرف ماہِ جون کے پہلے ہفتے میں مجاہدین نے ۴۰۰ حملے کیے۔ جب کہ جنوری ۲۰۰۴ میں یہ شرح ۵۰ حملے فی ہفتہ سے بھی کم تھی۔ ان حالات کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ امریکی فوجی خوف اور نفسیاتی امراض کا شکار ہونے لگے ہیں۔ رابرٹ گیٹس کے مطابق امریکی فوجیوں کے مرنے کی رفتار یہی رہی تو عوام بھی جنگ کی مخالف ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کفار کے دلوں میں مومنین کا رعب ڈال دیتا ہے، اس رعب کا یہ اثر ہوا ہے کہ امریکی فوجیوں میں خودکشی کی شرح بہت بڑھ گئی ہے۔ سال ۲۰۰۸ میں ۱۳۳ امریکی فوجیوں نے خودکشی کی تھی جب کہ اس سال صرف ۵ مہینوں میں ۸۲ فوجی خودکشی کر چکے ہیں۔ دنیا پر حکمرانی کا خواب دیکھنے والے اور خود کو ''سُپر پاور'' کہلانے والے امریکہ کی ''بہترین'' فوج کا یہ حال ہے کہ انتہائی کم تربیت یافتہ اور ظاہری شان و شوکت اور مالی اسباب کے لحاظ سے کمزور مجاہدینِ اسلام سے اس قدر خوف کھائے بیٹھے ہیں کہ خودکشیاں کرنے لگے ہیں۔ کفار کے حصے میں دونوں جہانوں کی ذلت ہے جب کہ کامرانی تو مومنین کو ہی حاصل ہوتی ہے، چاہے وہ جنگ میں فتح کی شکل میں ہو یا شہادت کے بعد ابدی زندگی کی شکل میں............!

> **امریکہ افغانستان سے نکلنا تو چاہتا ہے مگر وہ ملک میں اسلامی نظام کسی صورت برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لیے وہ چاہتا ہے کہ کسی طرح وہ یہاں سے اپنی فوجیں بھی بچا کر واپس لے جائے اور اس کا ایجنڈا بھی پورا ہوتا رہے۔ اس مقصد کے لیے وہ نام نہاد کلمہ گو افواج کا استعمال کرنا چاہتا ہے**

افغانستان میں اس وقت اگست میں ہونے والے الیکشن کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ حامد کرزئی جس کو کچھ عرصہ پہلے امریکہ کی طرف سے 'نہ' ہو گئی تھی، اسے اب پھر گرین سگنل مل گیا ہے اور اس کے دوبارہ صدر بننے کے امکانات ہیں۔ کچھ

ذرائع کے مطابق سابق وزیرِ خارجہ اشرف غنی کو بھی صدر بنایا جاسکتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ سابق امریکی سفیر اور امریکی تھنک ٹینک کے رکن زَلمے خلیل زاد کو وزیر اعظم کے طور پر لایا جار ہا ہے،جس کے ذریعے حامد کرزئی پر چیک رکھنے کے علاوہ مُلکی پالیسی بھی تبدیل کی جائے گی۔

ساری دُنیا جانتی ہے کہ یہ الیکشن ٹوپی ڈرامے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔دنیا میں پہلی بار یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ صدارتی الیکشن کے ۴۱ اُمیدوار نامزد ہوں۔ان امید واروں کی قابلیت اور اہلیت کی قلعی کھولتے ہوئے ہیڈ آف الیکشن کمیشن' عزیز اللہ کہتا ہے:

''اتنے سارے نا اہل امیدوار آ گئے ہیں، مجھے شرمندگی ہوتی ہے۔جب میں کسی امیدوار سے پوچھتا ہوں کہ تم پڑھے لکھے ہو تو وہ کہتا ہے کہ نہیں۔میں پوچھتا ہوں تمہارا کوئی سیاسی پسِ منظر؟ تو وہ کہتا ہے کہ نہیں! میں پوچھتا ہوں کہ تم کسی مسجد کے خطیب ہو؟ تو وہ کہتا ہے نہیں!!!اس کے باوجود وہ اپنا نام لکھواتا ہے اور افغانستان کا صدر بننا چاہتا ہے اس ساری کیفیت کے باوجود میں اس کا نام نہیں کاٹ سکتا۔''

اس نام نہاد الیکشن کو طالبان کے حملوں سے محفوظ بنانے کے لیے امریکہ اور اس کے حواری ایڑھی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔برطانیہ نے صرف الیکشن کے لیے ۷۰۰ فوجی بھیجنے کا اعلان کیا ہے۔سپین ۴۵۰ فوجی الیکشن کے لیے اور ۷۰ فوجی کابل ایئر پورٹ کی حفاظت کے لیے بھیجے گا۔کینیڈا نے الیکشن کے لیے ۱۲ ملین ڈالر دیے ہیں، جو پولیس کی تنخواہیں بڑھانے اور مزید ۱۰۰۰ فوجی بھرتی کرنے کے لیے استعمال ہوں گے۔یہ اہلکار قندھار میں تعینات کیے جائیں گے۔آسٹریلیا نے بھی الیکشن کی وجہ سے اس سال کا افغانستان کے لیے مخصوص بجٹ بڑھا کر ۵۵۰ ملین ڈالر کر دیا ہے جو اس کے ۱۰۹۰ فوجیوں پر خرچ کیا جائے گا۔۱۰۹۰ فوجیوں کے لیے ۵۵۰ ملین ڈالر سالانہ بجٹ سے صلیبی افواج کے ۸۰ ہزار سپاہیوں کے سالانہ خرچ کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

امریکہ کا الیکشن اور دیگر انتظامات کرانے کا مقصد ایک طرف افغانستان میں اپنی حالت بہتر کرنا ہے تو دوسری طرف فرار کا راستہ تلاش کرنا بھی ہے۔ایک رپورٹ کے مطابق ہالبروک کے دورہ پاکستان میں جن باتوں پر بحث کی گئی ان میں ایک یہ بھی ہے کہ امریکہ افغانستان سے اگر نکلنا چاہے تو کون سا راستہ اختیار کیا جائے؟ اسی سلسلے میں I.S.I چیف اور رابرٹ گیٹس کی سعودیہ میں ملاقات ہوئی۔جس میں حکمت یار اور دوسرے متحارب گروپوں سے مذاکرات کی بات ہوئی۔سعودی عرب ان مذاکرات میں ثالث کا کردار ادا کرے گا۔امریکہ افغانستان سے نکلنا تو چاہتا ہے مگر وہ ملک میں اسلامی نظام کسی صورت برداشت نہیں کرسکتا۔اس لیے وہ چاہتا ہے کہ کسی طرح وہ یہاں سے اپنی فوجیں بھی بچا کر واپس لے جائے اور اس کا ایجنڈا بھی پورا ہوتا رہے۔اس مقصد کے لیے وہ نام نہاد کلمہ گو افواج کا استعمال کرنا چاہتا ہے اور اسی مقصد کے لیے اس نے تُرکی سے رابطہ کیا ہے۔تُرکی جس کے پہلے ہی ۷۳۰ فوجی افغانستان میں موجود ہیں، مزید فوج بھیجنے پر راضی ہو گیا ہے۔اس سلسلے میں پاکستان کو بھی کہا گیا ہے مگر ابھی تک کوئی فیصلہ منظرِ عام پر نہیں آیا۔اسی سلسلے میں افغان فوج میں بھی مزید بھرتی اور ٹریننگ جاری ہے۔اس وقت افغان فوج کی کل تعداد ۷۹۰۰۰ ہے اور ۷۰۰۰ فوجی ٹریننگ کے مرحلہ میں ہیں۔امریکہ کا ارادہ ہے کہ افغان فوج کی تعداد بڑھا کر ۱ لاکھ ۸۰ ہزار کر دی جائے۔اس کے علاوہ مختلف مسلم ممالک کی افواج بھی یہاں بھیجی جائے۔اس کے بعد صلیبی یہاں سے فرار کا رستہ اختیار کریں گے اور ان کے پالتو کتے افغانستان میں ان کا کام کریں گے۔

> سال ۲۰۰۸ میں ۱۳۳ امریکی فوجیوں نے خودکشی کی تھی جب کہ اس سال صرف ۵ مہینوں میں ۸۲ فوجی خودکشی کر چکے ہیں۔دنیا پر حکمرانی کا خواب دیکھنے والے اور خود کو ''سُپر پاور'' کہلانے والے امریکہ کی ''بہترین'' فوج کا یہ حال ہے کہ انتہائی کم تربیت یافتہ اور ظاہری شان و شوکت اور مالی اسباب کے لحاظ سے کمزور لشکرِ اسلام سے اس قدر خوف کھائے بیٹھے ہیں کہ خودکشیاں کرنے لگے ہیں۔

یہاں غور طلب بات یہ ہے کہ جو کام امریکہ و اتحادی افواج نہ کرسکیں وہ کام افغان فوج کیسے کرے گی؟؟؟ ایک رپورٹ کے مطابق افغان فوج کے پاس اسلحے کی ۴۰ فی صد کمی ہے اور حال یہ ہے کہ جو اسلحہ افغان فوج کو ملتا ہے کچھ عرصے بعد وہ مارکیٹ میں آجاتا ہے۔یا طالبان ان سے چھین لیتے ہیں یا وہ خود ہی بازار میں اونے پونے داموں بیچ دیتے ہیں، جسے طالبان خرید لیتے ہیں۔اس افغان فوج کا وہی حشر ہوگا جو ہمیشہ سے غداروں کا ہوتا آیا ہے۔ان شاء اللہ

قصہ مختصر افغانستان میں امریکی شکست یقینی ہے اور افغانستان جو ہمیشہ سے باہر کی اقوام کا قبرستان رہا ہے، تاریخ کو دھراتے ہوئے اب ''امریکی قبرستان'' بن چکا ہے۔

جدید ذرائع ابلاغ، کفر کے مددگار

مولانا کاشف علی

عصر حاضر کے جمہوری اور ریاستی نظام میں ذرائع ابلاغ کسی بھی قوم کے ذہنی سانچے کی تشکیل میں بُنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ نشر واشاعت کے تمام ادارے ایک مکمل نظامِ فکر مرتب کرتے ہیں جس کی بنا پر اس قوم کی پہچان بنتی ہے۔ یہ ادارے ریاستی مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے حالات کو ''ساز گار'' بنانے میں پوری طرح بطور ایک فریق کے شامل ہوتے ہیں۔ یعنی حکمراں طبقے کے مکمل اختیار میں ہوتے ہیں اور بسا اوقات اُن قوتوں کی چاکری میں مصروف ہوتے ہیں جو اس قوم کے حکمرانوں کو غلاموں کی طرح استعمال کرتے ہیں۔ ایسا کہنا صرف دعویٰ نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ اسلام بیزار اور جہاد دشمن عبداللہ حیران لکھتا ہے: ''مقامی میڈیا کا اپنا کوئی راستہ نہیں ہے بلکہ یہ اُسی پر چلتا ہے جو مغربی میڈیا کا ہے۔'' (www.groundpoint.com)

اگر ہم پاکستانی ذرائع ابلاغ کا باریک بینی کے ساتھ جائزہ لیں تو ان کے مالکان کی نظریاتی وابستگیاں، ان اداروں میں کام کرنے والے افراد کے قائم کیے گئے کھرے اور کھوٹے کی معیارات اور زبان وقلم کی توانائیوں کے استعمال کا مرکز ومحور بھی بغیر کسی دلیل کے سب کچھ واضح کر دیتا ہے۔ پاکستانی ذرائع ابلاغ (سرکاری ہوں یا غیر سرکاری) کے روز وشب کی کاوشوں اور دلچسپیوں کو دیکھا جائے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ چہرے اور نام تو پاکستانی اور مسلمانوں جیسے ہیں لیکن پسِ منظر میں جو فکر کارفرما ہے اس کا منبع اہلِ کفر کی عقل ودانش ہے۔

یہود ونصاریٰ پر مشتمل عالمی صلیبی اتحاد نے جہاں جدید صلیبی جنگوں کے دائرے کو وسیع کرتے ہوئے عالمِ اسلام پر مسلط حکومتوں کو اس آگ میں جھونک دیا ہے وہاں ریاستِ جدید کے دیگر ستون بھی اس فیصلہ کن جنگ میں اپنا اپنا حصہ ڈالنے کے لیے نمایاں طور پر سامنے آرہے ہیں۔ عسکری اور حربی جارحیت کے پہلو بہ پہلو حالات و واقعات اور عالمی منظر نامے کو اپنے اپنے انداز کے مطابق دیکھنے دکھانے کے لیے دل و دماغ کو دھوکہ دینے کا سلسلہ بھی جاری ہے اور یہ کام جدید میڈیا ہی سرانجام دے رہا ہے جس میں عالمی صلیبی اہداف ومقاصد کے تحت مصنوعی اور سطحی انداز میں حوادث و واقعات سے ڈرانے اور دنیا کو دکھانے کا فریضہ ادا کیا جارہا ہے۔ گویا رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبی نے جو کردار عہدِ رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں ادا کیا تھا وہی کردار آج کے جدید ذرائع ابلاغ ادا کررہے ہیں اور جدید صلیبی جنگوں کے اس جاری سلسلے میں اپنی تمام تر توانائیاں عالمِ کفر کی نصرت و حمایت کے لیے لگارہے ہیں۔

اس تناظر میں دین بیزار دانش وراور غلبہ اسلام کے نام نہاد علم بردار اپنا سارا زور انہی فاسد ذرائع سے دین کے ایک ایسے تصور کو پیش کرنے میں لگارہے ہیں جو عالمِ کفر کے لیے قابلِ قبول اور پسندیدہ ہو۔ حالانکہ ان جدید ذرائع ابلاغ کی حیثیت تو مواصلاتی قحبہ خانوں اور فواحش کے اڈوں کی سی ہے۔ لہٰذا ان سے خیر اور دعوتِ دین کی تقویت کا کیا سامان ہوسکتا ہے؟ ان سے خیر کی سربلندی کی کاوش تو کجا خیر کی پسندیدگی کی امید رکھنا ہی عبث اور فضول ہے۔

ان جدید ذرائع ابلاغ کے اہداف ومقاصد کے حوالے سے یہودیوں کے پروٹوکول کے بارہویں باب میں یہ واضح طور پر لکھا ہوا ہے: ''ہماری منظوری کے بغیر کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ خبر کسی معاشرے تک نہیں پہنچ سکتی۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ہم یہودیوں کے لیے ضروری ہے کہ خبر رساں ایجنسیاں قائم کریں جن کا بنیادی کام ساری دنیا کے گوشے گوشے سے خبروں کا جمع کرنا ہو۔ اس صورت میں ہم اس بات کی ضمانت حاصل کرسکتے ہیں کہ ہماری مرضی اور اجازت کے بغیر کوئی خبر شائع نہیں ہوسکے گی۔''

اس حوالے سے عالمی سطح پر قائم کیے گئے اداروں، چینلوں، خبر رساں ایجنسیوں کی اسلام دشمنی تو ایک طرف، پاکستان کے ذرائع ابلاغ بھی اخلاقی گراوٹ، ارتداداور دینِ اسلام کے حوالے سے شکوک وشبہات پھیلا رہے ہیں اور پہلو بہ پہلو اعداءِ دین کا رعب امتِ مسلمہ کی نسلِ نو کے ذہنوں میں بٹھانے کا فریضہ اپنے آقاؤں کے حکم پر سرانجام دیتے ہوئے اسلامی معاشرت کی بنیادوں کو تہس نہس کرنے میں مصروف ہیں۔ یہ سب بلاوجہ اور بلاسبب نہیں بلکہ مغربی معاشروں کی طرز پر اخلاق اور اقدار استوار کرنے اور اباحیت پھیلانے کے منصوبے کا ایک حصہ ہے جس کے تانے بانے بین الاقوامی ذرائع ابلاغ کے وسیع سلسلے سے جا کر ملتے ہیں۔

آج کے ان جدید ذرائع ابلاغ پر نبی مہربان صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مبارک سوفی صد منطبق ہورہا ہے: ''ایک وقت آئے گا کہ سچے کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا کہا جائے گا، امین کو خائن اور خائن کو امین کہا جائے گا اور 'رویبضہ' گفتگو کریں گے۔'' پوچھا گیا: ''رویبضہ کون ہیں؟'' فرمایا: ''امورِ عامہ میں گفتگو کرنے والے سطحی ذہن کے لوگ''۔

لہٰذا سیاسیات، سماجیات اور دینیات پر گفتگو فرمانے والے میزبان (Ancher Persons) اور کالم نگار، مبصر اور تجزیہ نگار سارے اسی قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ (الاّ مارحم اللہ)

جو میڈیا اپنی ''آزادی'' کو اپنے زورِ بازو کا انعام قرار دیتے ہوئے حکمرانوں کے خلاف ایک سے ایک محاذ کھولنے کا مدعی ہے وہی میڈیا اصلی محاذ پر عین فیصلے کی گھڑی میں مقتدر قوتوں کے آگے سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔

پاکستانی میڈیا اور خصوصاً وہ میڈیا جو ترقی، روشن خیالی اور آزادی کے نام پر امریکی تحفظ میں اسلام دشمن مغربی روایات واقدار کو پاکستان پر مسلط کرنے کی ایک پوری تاریخ رکھتا ہے، وہ میڈیا اپنے وسائل اور حجم کی بنیاد پر تمام میڈیا کو اپنی نقالی پر مجبور کر چکا ہے۔ یہ میڈیا چاہے تو جہاد کو 'فساد' اور امریکی عزائم کے مزاحم طالبان کو 'وحشی' قرار دے کر ۳۰ لاکھ پاکستانیوں کو خود ان کے اپنے مُلک میں دربدر کر سکتا ہے۔

جس ٹی وی، ریڈیو اور اخبار کا بجٹ کاروباری اور سرکاری اشتہاروں کے بغیر خسارے میں چلا جائے۔ جس میڈیا کا کاروبار، جس کے زبان دراز قلم کاروں اور پیشہ کاروں کا کُل سرمایہ شخصی اور سیاسی مسخرہ بازی ہو، اس میڈیا کا مقابلہ جب صدر، وزیرِاعظم اور وزیروں کی ظفر موج کی بجائے ریاست کے اصل حکمرانوں سے پڑتا ہے تو خودمختاری اور آزادی کے تمام دعوے امریکی لونڈے جنرل کیانی کی ایک ملاقات میں سمندر کی جھاگ کی مانند بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر اسی میڈیا کے ذریعے امریکی جنگ کے پاکستانی محاذ پر امریکی جنگ کی پاکستانی فوج پر قصیدے کہے جاتے ہیں۔ امریکی جنگ کے خلاف مزاحمت وعزیمت کے خلاف مغلظات بکے جاتے ہیں۔ میڈیا میں دائیں بازو کی تمیز رہتی ہے نہ بائیں بازو کی۔ پینٹا گون کے پھیروں اور مائیک مولن کے جلی اور خفی دوروں کی خبر لینے اور دینے کی بجائے طالبان کے اٹھتے ''اندھیروں'' کے مقابل فوج گردی کے ''سویروں'' سے تحریر وتقریر کو سجایا جاتا ہے۔ پھر ناچیوں اور سیٹھیوں جیسے لبرل اور دین بیزار، مادر پدر آزاد صحافیوں کی دلیلوں اور لفاظیوں کو چبایا جاتا ہے۔

وہ جنگ جو بش کی اعلانیہ جنگ تھی۔ جو شیطان بمقابل رحمان، کفر بمقابل اسلام، امریکہ بمقابل عالمِ اسلام کی جنگ تھی۔ وہ جنگ جس میں مقابل فریقوں کے بارے میں کسی مسلمان، کسی انسان کو کوئی شک وشبہ نہ تھا۔ وہ جنگ جس کی منصوبہ بندی راز تھی نہ صف بندی، وہی جنگ پاکستانی میڈیا کی جنرل کیانی کی ایک ملاقات کے نتیجے میں کفرِ اعظم امریکہ کی بجائے پاکستان اور طالبان کی جنگ بن جاتی ہے۔ اب وہی کالم نگار اور پیش کار (Ancher Persons) افغانی طالبان کے بارے میں مغربی اور کفری میڈیا کے بیہودہ اور فرسودہ ڈراموں کو حق الیقین کا درجہ دیتے ہوئے پاکستانی طالبان کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے ''جہاد'' میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ پیٹ کے غلام ان پیش کاروں (Ancher Persons) کے پروگرامات کا بغور جائزہ لیا جائے تو ان کے نظریاتی اور قلبی جھکاؤ اور دلچسپیاں یہ واضح کرتی ہیں کہ انہوں نے اس عربی کہاوت (خذ ما صفاء و دع ما کدر) کو بدل کر ''خذ ما کدر و دع ما صفا'' یعنی جو اچھا اور صاف ہے وہ چھوڑ دو اور خراب لے لو کر دیا ہے۔ یہ ذرائع ابلاغ اپنے کافر اور اسلام دشمن آقاؤں کی خدمت میں دن رات جُتے ہوئے ہیں۔

بش کی طرف سے اسلام کے خلاف اعلانیہ نئی صلیبی جنگ کے آغاز اور آج متفرق النسل اوباما کے حرمین مقدس پر حملے کے اعلان کے بعد وہی امریکہ ہے اور وہی عالمِ اسلام، وہی عالمی جنگ ہے اور وہی اس کی علاقائی فوجیں، وہی جنگ کے میدان، افغانستان اور پاکستان اور وہی پنٹاگون۔ وہی پاکستانی جرنیل اور جرنیلوں کے زیرِ کمان جان لینے والے اور مردار ہونے والے فوجی جوان۔ کچھ بھی تو نہیں بدلا۔ اگر بدلے ہیں تو محض چند چہرے۔

یہاں سوال صرف یہ ہے کہ کیا پرویزی تکبر کی بجائے 'کیانوی' انکسار اور فوجی بوٹ کی بجائے زرداری کی سینہ زوری سے امریکی سلامتی کی جنگ پاکستانی سلامتی کی جنگ میں ڈھل سکتی ہے؟ امریکی میڈیا جیسے ہاتھی کے برعکس پاکستانی میڈیا جیسی چوہیا طالبان جیسی حقیقت کو نگل سکتی ہے؟ اور یقیناً جواب یہی ہے کہ نہیں اور بالکل نہیں۔

امریکہ اور اس کے حواریوں کی اس صلیبی جنگ میں ایک جانب اللہ کی مدد ونصرت سے مجاہدین اسلام کی مزاحمت اور عزیمت کی داستانیں ہیں اور دوسری جانب مصر کے حسنی مکروہ، سعودیہ کے عبداللہ بن عبدالانجلیز، افغانستان میں کابل کی ایک کالونی کے مئیر کرزئی اور پاکستان میں امریکی ہڈیوں پہ پلنے والے 'سگِ کفر' زرداری کی شکست وریخت کی علامتیں۔ عالمِ اسلام پر مسلط اس صلیبی جنگ میں ایک طرف مجاہدین اور ان کے ساتھی ہیں اور دوسری سمت کفر اور اس کے کاسہ لیس نام نہاد کلمہ گو...... تاریخ ایک بار پھر اپنے آپ کو دہرا رہی ہے...... ناموں اور چہروں کی تبدیلی کے ساتھ ایک سمت پیغمبر انقلاب محمد مصطفیٰ ﷺ کا قافلہ سخت جاں ہے جو اپنی منزلوں کو چھو رہا ہے اور دوسری جانب کفر اور اس کے محافظ مرتد ومنافقین کا ٹڈی دل لشکر جس کے لیے ہر گزرتا دن شکست وہزیمت کے آثار لیے طلوع ہوتا ہے۔

نہ ستیزہ گاہ جہاں نئی، نہ حریف پنجۂ فگن نئے
وہی فطرتِ اسد اللہی، وہی مرحبی، وہی عنتری

اسی لیے اے مسلمانانِ پاکستان چیزوں کو اُن کی اصل حقیقت میں دیکھنے کی نبویؐ دعا سے اپنی زبانوں کو تر رکھیے اور ذرائع ابلاغ کے اس مکروہ کردار کو پہچانیے اور اُن (میڈیا) کے خبثِ باطن سے خبردار رہیں اور مجاہدین کی قولی، فعلی اور مالی نصرت کے لیے اپنے ذہنوں کو یکسو رکھیے۔

یہ نفرت کیوں؟؟؟

اوریامقبول جان

اس بچی کا سوال لرزا دینے والا تھا، میں سر سے پاؤں تک کانپ گیا۔ یہ آج صبح کی بات تھی، پنجاب یونی ورسٹی کے شعبہ ابلاغیات کے ہال میں آج کی مایوسی، گھٹن، ناامیدی اور خوف کے عالم میں مجھے ملک کے موجودہ حالات پر گفتگو کرنے کے لیے بُلایا گیا تھا۔ میں گفتگو ختم کر کے سوالات کے جواب دینے کے لیے رُکا تو آخری دروازے تک بھرے کچھا کھچ ہال کے ایک کونے سے ایک نحیف ونزار لیکن جواں ہمت بچی نے ہاتھ اُٹھا کر سوال کرنا شروع کر دیا، اُس نے عجیب بے چینی اور اضطراب میں بولنا شروع کیا۔ اس نے کہا: ''سر میں ابھی دو دن پہلے مردان میں ہجرت زدہ کیمپوں سے ہو کر آئی ہوں۔ میں ایک مہاجر کیمپ میں گئی، وہاں ایک بچی میرے پاس آئی اور سوال کرنے لگی: کیا تم پنجابی ہو؟ میں نے ہاں میں جواب دیا تو وہ وہاں سے بھاگ گئی اور پھر اپنے ساتھ چند اور بچیوں کو لے آئی جو اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے پتھر اور کنکریاں اُٹھا کر مجھے مارنے لگیں۔ میں وہاں سے بھاگنے لگی تو انہوں نے زور سے کہا: ہم تمہارے گھر آ کر تمہیں ماریں گے!!!'' اتنا کہنے کے بعد بعد بچی نے مجھ سے سوال کیا: ''ایسا ہمارے ساتھ کیوں ہوتا ہے؟ ہم تو اُن کی مدد کے لیے گئے تھے! گالی ہمیں کیوں پڑتی ہے؟''

یہ وہ سوال ہے جو گزشتہ ساٹھ سالوں سے اس سرزمین پر دھرایا جا رہا ہے۔ جب کبھی یہ مُلک کسی خطرناک بحران کا شکار ہوتا ہے، سیاسی افرا تفری ہو، حقوق کی جنگ ہو یا حکومت کی ''رٹ'' قائم کرنے کے لیے آرمی ایکشن ہو، لوگوں کی مغلظات کا رخ پنجاب کی طرف کیوں مُڑ جاتا ہے؟ جس کسی نے گیارہ ستمبر میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملے کے بعد امریکہ کے گلی کوچوں میں عام لوگوں سے مُلاقات کی ہو تو اُسے وہاں کے رہنے والے گوروں، کالوں، یہاں تک کہ وہاں آباد دیگر نسلوں کے لوگ ایک ہی سوال کرتے ملے ہوں گے: ''ہمارے ساتھ ایسا کیوں ہوا؟ دنیا بھر کے لوگ ہم سے نفرت کرتے ہیں، ہم تو پوری دنیا کے غریبوں کی مدد کرتے ہیں! ہمارا صرف ایک بل گیٹس دنیا بھر میں ایڈز کے مریضوں کے لیے اربوں ڈالر دیتا ہے۔ ہم اپنی گندم اور دیگر اجناس مفت غریب ممالک میں تقسیم کرتے ہیں۔ پوری دنیا سے کوئی بھی یہاں آ جائے ہم نے کبھی سوال تک نہیں کیا۔ کون ہو، کہاں سے آئے ہو، تمہارا یہاں کیا کام ہے؟؟؟ ہر سال دس لاکھ کے قریب لوگ ہمارے ہاں آ کر آباد ہوتے ہیں، قسمت آزمائی کرتے ہیں اور پھر یہاں کے ہو کر رہ جاتے ہیں۔ لیکن جہاں جاؤ، جس ملک کے اخبار کو کھولو، وہاں کے عوام سے ملو، گالی ہمیں پڑتی ہے۔ ہم نے کسی کا کیا بگاڑا ہے؟ سارا غصہ ہمارے اوپر کیوں نکلتا ہے؟''

ایسے میں ہی میں ایک امریکی کے ساتھ الجھ پڑا۔ میں نے سوال کیا: ''جب ویت نام میں لوگوں کو قتل کرنے، ان کے گھر اُجاڑنے، اُن پر نیپام بموں کی بارش کرنے تمہارے سپاہی جا رہے تھے تو تم کیا کر رہے تھے؟'' کہنے لگا: ''میں بچہ تھا اور ان بھرتی مراکز کے باہر کھڑا ہو کر اپنے چاک و چوبند سپاہیوں کو دیکھا کرتا تھا، مجھے اُن کی وردی بہت پسند تھی۔ بوسٹن میں وہ ہمارے سکول کے سامنے گراؤنڈ میں پریڈ کرتے تو میں ہاتھ میں چھوٹا سا جھنڈا پکڑے لہراتا تھا۔'' میں نے پوچھا: ''تمہیں علم تھا وہ کہاں جا رہے ہیں۔'' بولا: ''ہاں'' میں نے کہا: ''تمہیں علم تھا وہاں بے گناہ لوگ مر رہے ہیں؟'' کہنے لگا: ''لیکن یہ سب تو امریکہ کی ''عظمت'' کے لیے تھا! ایک گریٹ ملک کے لیے اور اسی میں ہماری عظمت ہے۔'' میں نے سوال کیا کہ ''تم نے واشنگٹن میں ساٹھ ہزار امریکی فوجیوں کے نام لکھ کر ایک یادگار دیوار بنائی ہے جو ویت نام میں مارے گئے تھے، تم اس دیوار کے پاس گئے ہو؟'' کہنے لگا ''ہاں! اور میں نے وہاں خاموشی اختیار کر کے ان مرنے والوں کا احترام بھی کیا ہے۔'' میں نے پوچھا: ''کیا ویت نام میں مرنے والے تیس لاکھ لوگ بے گناہ تھے؟'' بولا: ''ہاں!'' میں نے کہا ''کیا تم نے ان بے گناہوں کے نام پر ایک چھوٹی سی یادگار بھی بنائی؟؟؟'' وہ خاموش ہو گیا۔ میں نے پوچھا: ''تمہاری فوج چلی میں، ہنڈرس میں، نکاراگوا میں، میکسیکو میں اور ایسے بہت سے ممالک میں کیا کرتی رہی ہے؟'' کہنے لگا: ''تھوڑا بہت علم ہے کہ وہ وہاں کمیونسٹ درندوں کو حکومت بنانے سے روکتی رہی ہے۔'' میں نے کہا: ''یہ فوج لاکھوں لوگوں کو تشدد کر کے مارتی رہی ہے، ہزاروں لوگوں کو وہاں سے غائب کرتی رہی ہے، وہاں کے غیر نمائندہ آمروں کو لوگوں پر ظلم کرنے کی ٹریننگ دیتی رہی ہے!'' وہ ایک دم غصے میں آ گیا اور بولا ''ہوتا ہوگا! اس میں میرا کیا قصور

یہی وہ رویہ ہے کہ امریکہ اگر ساری دنیا کو ڈالروں سے نہلا بھی دے لوگ اسے گالی دینے سے باز نہیں آتے اور امریکی عوام کی یہی وہ خاموشی ہے، اپنے مرنے والوں سے عقیدت ہے جو انہیں امریکی حکومت کی بدمعاشیوں اور امریکی فوج کے مظالم میں حصہ دار بناتی ہے۔

ہے؟ ہم نے لاکھوں ڈالر ان ممالک میں امداد بھجوائی ہے، وہاں سے لوگ ہجرت کر کے یہاں آباد ہوئے ہیں۔'' میں نے پوچھا: ''اگر کوئی تمہارے جوان بیٹے کو قتل کر کے شام کو بہترین کھانا تمہارے گھر بھجوائے تو کیا تم وہ کھانا کھاؤ گے؟''

''لیکن میں نے تو قتل نہیں کیا!''

میں نے کہا: ''تم نے قتل نہیں کیا لیکن یہ بتاؤ جن لوگوں نے یہ سب کچھ کیا وہ تمہارے ہیرو ہیں؟'' کہنے لگا: ''ہاں''۔ ''جو بے گناہ قتل ہوئے کیا صرف انسانیت کے نام پر تم سرِ عام اُن لوگوں کو ملامت کر سکتے ہو؟''

اس نے میرا یہ جواب دینا مناسب نہ سمجھا اور ایک طرف کو رخصت ہوگیا۔ حالانکہ میں یہ بتانا چاہتا تھا کہ تمہارے اپنے امریکہ میں چار سو سے زیادہ دہشت گرد گروہ ہیں، کیا ان کی وجہ سے ان علاقوں پر تمہاری فوجوں نے جہازوں اور ٹینکوں سمیت چڑھائی کی؟ جب اکلو ہاماسٹی کی عمارت دھماکے سے تمہارے اپنے گورے امریکیوں نے تباہ کی تھی اور چار سو سے زائد لوگ وہاں مر گئے تھے تو کیا اکلو ہاماسٹی کو گھیرا گیا؟؟؟ چاروں جانب سے بم برسائے گئے؟ حکومت کی رٹ قائم کرنے کے لیے اس شہر کو کھنڈر بنایا گیا؟ یہی وہ رویہ ہے کہ امریکہ اگر ساری دنیا کو ڈالروں سے نہلا بھی دے لوگ اسے گالی دینے سے باز نہیں آتے اور امریکی عوام کی یہی وہ خاموشی ہے، اپنے مرنے والوں سے عقیدت ہے جو انہیں امریکی حکومت کی بدمعاشیوں اور امریکی فوج کے مظالم میں حصہ دار بناتی ہے۔

میں نے کہا: ''یہ فوج لاکھوں لوگوں کو تشدد کر کے مارتی رہی ہے، ہزاروں لوگوں کو وہاں سے غائب کرتی رہی ہے، وہاں کے غیر نمائندہ آمروں کو لوگوں پر ظلم کرنے کی ٹریننگ دیتی رہی ہے!'' وہ ایک دم غصے میں آ گیا اور بولا ''ہوتا ہوگا! اس میں میرا کیا قصور ہے؟

میں اس بچی کو کیا جواب دیتا؟ ہم تو وہ بدنصیب لوگ ہیں جنہوں نے جنرل نیازی کا لاہور کے ہوائی اڈے پر ہاروں سے استقبال کیا تھا اور اس کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے پورا میانوالی اُمڈ آیا تھا۔ اسے اپنے گاؤں تک استقبالی جلوس میں لے جایا گیا تھا۔ ہم نے کئی سالوں کے بعد اس بات کا احساس کیا کہ ہم غلط تھے۔ جب بلوچستان میں کوہلو کے لوگ مجھ سے پنجابی ہونے کے ناطے یہ سوال کرتے تھے کہ 'مشرف پر راولپنڈی میں دو قاتلانہ حملے ہوتے ہیں جن میں وہ بال بال بچتا ہے اور مری علاقے میں ایک راکٹ فائر ہوتا ہے، دونوں جرائم میں کیا فرق ہے؟ کیا راولپنڈی اسی طرح کے آپریشن کا مستحق نہیں تھا؟ کیا وہاں ہیلی کاپٹر اور ٹینک نہیں جاسکتے تھے؟' تو میرے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ بونیر سے ایک شخص نے مجھے فون کیا، وہ اس وقت اپنے خاندان کے ساتھ اپنا بچا کھچا سامان لے کر ایک کھلی پک اپ میں مردان جا رہا تھا، کہنے لگا ''آپ کالم لکھتے ہو، لاہور میں رہتے ہو، کیا لاہور شہر کو چاروں جانب سے گھیر لیا جائے گا؟ اعلان کیا جائے گا کہ جو کچھ اُٹھا سکتے ہو اُٹھاؤ اور نکلو؟ آپ اپنے خاندان والوں کو کھلی پک اپ میں لادتے اور گولوں کی گھن گرج میں وہاں سے نکلتے تو آپ کیسا کالم لکھتے؟'' میں نے کہا: ''میرے آنسو، میری بے بسی، میری حسرت مجھے کچھ لکھنے ہی نہ دیتی۔''

لیکن میرے ملک کے بہت سے ایسے ''دانش ور'' ہیں، میڈیا کے عظیم سپوت ہیں جو شور مچاتے ہیں کہ اب اگر کچھ نہ کیا گیا تو اسلام آباد گیا! یہ ملک گیا! یہ حکومت گئی! اس کی رِٹ چلی گئی!

جولائی 2007 میں جامعہ حفصہ کے طلبا ایک خاتون کو مساج پارلر سے اُٹھا کر لائے تھے تو یہ یوں چیخ رہے تھے جیسے یہ تین ہزار لوگ ایوانِ صدر پر قبضہ کر لیں گے۔ اور پھر دنیا کی تاریخ کا یہ واحد تماشا تھا کہ ایک عورت کو چند گھنٹوں کے لیے اغوا اور چندسی ڈیز جلانے کی سزا ایک ہزار سے زائد عورتوں اور بچوں کی شہادت تھی۔ یہی لوگ بعد میں آنسو بہاتے ٹیلی ویژن کی سکرین پر جلوہ گر تھے کہ بہت ظلم ہوگیا۔ روس کے شہر باسلان میں جب 1300 بچوں کو چیچن ''باغیوں'' نے حبسِ بے جا میں رکھا تو ایک صحافی ''رس شہاروف'' تھا جو 'اوستا' اخبار کا ایڈیٹر تھا، وہ روز لکھتا تھا کہ حکومت کو سخت ایکشن لینا چاہیے، یہ شر پسند ہیں، حکومت کی رٹ قائم کرو! تباہ کر دو! اور پھر ایکشن کے دل دادہ کمانڈروں نے جب 1200 بچوں کی جان کے عوض ''رِٹ'' قائم کی تو روس میں طوفان کھڑا ہوگیا۔ قومیں زندہ ہوں تو بے گناہ مرنے والوں کا حساب لیتی ہیں۔ وہ مظلوموں کے خون پر رِٹ قائم کرنے کی اجازت نہیں دیتیں۔ وزیرِ داخلہ 'کارزیک رین تو' سے استعفیٰ لیا گیا، خفیہ ایجنسی کے سربراہ 'لادی اینڈریو' کو برخاست کر دیا گیا اور ایکشن کے دل دادہ صحافی 'شہاروف' کو نوکری سے نکال دیا گیا اور تمام صحافیوں نے یہ عہد کیا کہ اُسے کسی اخبار میں نہیں لکھنے دیا جائے گا۔ کیا ایسی فردِ جرم کسی قلم کار پر اِس ملک میں بھی لگ سکے گی؟؟؟ کیا ہم بے گناہ مرنے والوں کے لیے بھی موم بتیاں روشن کر سکیں گے؟ صرف لاہور میں مرنے والوں کے لیے نہیں بلکہ سوات، کوہلو، کاہان اور وزیرستان میں مرنے والوں کے لیے بھی؟؟ اگر ایسا ہو گیا تو پھر پنجاب آٹے کی بوریاں بھیجے یا نہ بھیجے اسے گالی نہیں پڑے گی!!!

۱۹۹۶ء میں طالبان کے احکامات

نوائے افغان جہاد ایک نئے سلسلے کا آغاز کر رہا ہے جس میں امارتِ اسلامیہ افغانستان میں طالبان کی شرعی حکومت کے کارناموں کا ذکر ہوگا۔

فَسَوْفَ يَاتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَ يَحِبُّوْنَهُ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآ ئِمٍO

''اللہ تعالیٰ ایک قوم کو کھڑا کرے گا جن کو وہ اپنا محبوب بنائے گا اور وہ بھی اس کی محبت میں ڈوبے ہوئے ہوں گے، ایمان والوں کے سامنے تواضع اختیار کرنے والے اور کافروں کے مقابلے میں سختی سے ڈٹ جانے والے ہوں گے، اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔''

روکھی سوکھی کھانا، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا، چٹانوں میں بیٹھ کر قرآن و حدیث کی تعلیم حاصل کرنا اور اپنے حریفوں اور اسلام دشمنوں کے دانت کھٹے کرنا.....

انہی مشاغل میں طالبان گم تھے اور انہی مشاغل کا فیضان تھا، جس نے دنیا کی تمام آسائشوں اور لذتوں کو ان کے لیے ہیچ اور نا قابلِ توجہ بنا دیا......ایک طرف سربکف مجاہدین جن کے پاس قادرِ مطلق پر بھروسے اور بے سروسامان ارادوں کے سوا کچھ نہیں اور دوسری طرف دنیا کی سب سے بڑی طاغوتی قوت امریکہ، جو طاقت کے نشے میں چور ہوکر طالبان پر دن رات بمباری کرتا رہا اور دنیا دم بخود ہوکر آج پھر ''آگ ہے، اولادِ ابراہیمؑ ہے، نمرود ہے'' کا منظر دیکھتی رہی۔

'امارتِ اسلامیہ افغانستان' کا نام ہی افغانستان میں شریعت کی حکومت کا اعلان تھا۔ مجاہدین کی حکومت نے شریعتِ اسلامیہ کے نفاذ کے لیے ۱۹۹۶ء میں جو احکامات جاری کیے ان میں اہم احکامات درج ذیل ہیں۔

خواتین کے بارے میں احکامات:

طالبان مجاہدین نے نومبر ۱۹۹۶ء میں خواتین کے لیے یہ فرمان جاری کیا:

''معزز خواتین اسلام! اپنے گھروں سے باہر نہ نکلو! اگر نکلنا پڑے تو اُن عورتوں کی طرح نہ نکلو جو اسلام کی تعلیمات کے منافی فیشن والے لباس پہنتی ہیں، سُرخی پاؤڈر لگاتی ہیں اور مَردوں کے سامنے بے حجاب آتی ہیں۔

اسلام نے خواتین کو خصوصی وقار دیتے ہوئے بہترین ہدایات دی ہیں۔ خواتین کو چاہیے کہ وہ لوگوں کی توجہ کا مرکز نہ بنیں۔ وہ اپنے خاندان کے لیے اُستاد کا درجہ رکھتی ہیں، انہیں افرادِ خاندان میں ربط و ضبط قائم رکھنے کی ذمہ داری پوری کرنی چاہیے..........خاوند، بھائی اور باپ خاندان کو ضروریاتِ زندگی فراہم کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ عورتوں کو تعلیمی اور معاشرتی ضروریات کے لیے گھروں سے نکلنا پڑے تو شریعت کے مطابق اپنے آپ کو ڈھانپ کر رکھیں۔ جو عورتیں زیورات سے آراستہ ہوکر، تنگ اور خوبصورت کپڑے پہن کر نمائش کرتی ہیں، ان پر اسلامی شریعت کی رو سے لعنت ہے۔

خاندان کے تمام بڑوں اور ہر مسلمان پر اس ضمن میں ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ہماری تمام بزرگوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے خاندان پر کنٹرول رکھیں اور معاشرتی مسائل اور مُشکلات سے بچیں۔ خلافِ شریعت رویوں کی حامل خواتین کو دھمکایا جائے گا، ان سے باز پرس ہوگی اور ان کے خاندان کے بزرگوں کو مذہبی پولیس کی طرف سے سخت سزا دی جائے گی۔ پولیس برائے انسدادِ مُنکرات کی ذمہ داری ہے کہ وہ غلط معاشرتی رویوں اور برائیوں کا انسداد کرے۔''

محکمہ صحت کے لیے احکامات:

امیر المومنین مُلّا محمد عمر نصرہ اللہ نے ۱۹۹۶ء میں محکمہ صحت کو ہسپتالوں اور نجی کلینکوں کے سلسلے میں خواتین کے لیے یہ ہدایات جاری کیں:

''۱۔عورتیں علاج کے لیے خواتین ڈاکٹروں کے پاس جائیں، مرد ڈاکٹر کی ضرورت پڑ جائے تو بیمار خاتون اپنے محرم کے ساتھ مرد ڈاکٹر سے رجوع کر سکتی ہے۔

۲۔طبی معائنے کے دوران میں مریض خواتین اور معالج دونوں کو شرعی حجاب التزام سے ملحوظ رکھنا ہوگا۔

۳۔بیمار خواتین کی انتظار گاہیں باپردہ بنائی جائیں۔

۴۔ہسپتال کے جن وارڈوں میں بیمار خواتین ہوں وہاں کوئی مرد ڈاکٹر، مریض خواتین کے بُلائے بغیر نہ جائے۔

۵۔مرد اور خواتین ڈاکٹروں کو آپس میں مِل بیٹھنے اور باہم گپ شپ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ کسی طبی مسئلے پر تبادلہ خیال ضروری ہو تو خواتین ڈاکٹر آدابِ حجاب ملحوظ رکھ کر مرد ڈاکٹروں سے بات چیت کر سکتی ہیں۔

۶۔خواتین ڈاکٹر سادہ لباس پہنیں، فیشن ایبل لباس، سُرخی پاؤڈر اور زیبائش و نمائش کی ہرگز اجازت نہیں۔

۷۔خاتون ڈاکٹر اور نرسوں کو مرد مریضوں کے وارڈ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں۔

۸۔ہسپتالوں کا عملہ مقررہ اوقات پر مساجد میں نماز پڑھنے کا پابند ہوگا۔

۹۔مذہبی پولیس کسی بھی وقت ہسپتالوں کا معائنہ کر سکتی ہے، ان احکام کے خلاف ورزی کرنے والے کو اسلامی قوانین کے مطابق سزا دی جائے گی۔''

دسمبر ۱۹۹۶ء کے احکامات:

طالبان حکومت نے دسمبر ۹۶ء میں یہ احکام جاری کیے:

''۱۔عورتوں کی سرکشی اور بے حجابی روکی جائے، کوئی ڈرائیور کسی ایسی عورت کو گاڑی میں سوار نہ کرے جس نے ایرانی طرز کا برقع پہن رکھا ہو۔خلاف ورزی کرنے والے ڈرائیور کو سزا ملے گی۔

۲۔بے حجاب یا سرکش عورتیں گلی کوچوں میں نظر آئیں گی تو اُن کے خاوندوں کو سزا دی جائے گی۔

۳۔موسیقی کی ممانعت ہے، دکانوں، ہوٹلوں، موٹر گاڑیوں اور رکشوں میں کیسٹ بجانا ممنوع ہے۔ پانچ دن تک جائزہ لیا جائے گا، اس کے بعد کسی دکان یا ہوٹل سے کیسٹ نکلا تو ہوٹل اور دکان بند اور دکاندار کو قید کر دیا جائے گا، پانچ افراد کی ضمانت پر رہا کیا جائے گا۔ کسی گاڑی سے کیسٹ نکلا تو ڈرائیور کو جیل بھیج دیا جائے گا اور پانچ افراد کی ضمانت پر رہا ہوگا۔

۴۔داڑھی مونڈنے کی ممانعت ہے، اگر کسی نے داڑھی مونڈی تو اُسے اس وقت تک قید رکھا جائے گا جب تک اس کی داڑھی بڑھ نہیں جاتی۔

۵۔تاش کھیلنے اور کبوتر بازی کی ممانعت ہے، دس دن کے اندر اندر یہ مشغلہ ختم کرنا پڑے گا۔

۶۔پتنگ اُڑانے کی ممانعت ہے، پتنگوں کی تمام دُکانیں ختم کر دی جائیں گی۔خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت سزا ملے گی۔

۷۔بُت پرستی کی ممانعت ہے۔موٹر گاڑیوں، دکانوں، ہوٹلوں، کمروں اور دیگر مقامات سے تمام تصویریں اور پورٹریٹ ختم کردیے جائیں۔ سرکاری عملہ جہاں جہاں تصویریں دیکھے، پھاڑ دے۔

۸۔قمار خانے بند کردے جائیں، جوا کھیلنے والوں کو ایک مہینے تک قید کر دیا جائے گا۔

۹۔نشہ بازوں کو قید کر دیا جائے گا، منشیات فروخت کرنے والی دکانیں ختم کر دی جائیں گی اور دکانداروں کو قید کر دیا جائے گا۔

۱۰۔برطانوی اور امریکی طرز کے بال ترشوانے کی ممانعت ہے، جو لوگ لمبے انگریزی بال رکھیں گے مذہبی پولیس ان کے بال کٹوا دے گی اور مجرموں سے معاوضہ لے کر حجاموں کو دیا جائے گا۔

۱۱۔قرضوں یا بڑے نوٹوں کے عوض چھوٹے نوٹ لینے پر ہر قسم کا سود لینے اور دینے کی ممانعت ہے۔منی آرڈروں پر معاوضہ لینے کی اجازت نہیں ہے، خلاف ورزی کرنے والوں کو طویل المدت قید کی سزا دی جائے گی۔

۱۲۔ندیوں کے کنارے نوجوان لڑکیوں کو کپڑے دھونے کی ممانعت ہے، جو لڑکیاں اس حکم کی خلاف ورزی کریں گی انہیں احترام کے ساتھ ان کے گھروں پر پہنچا دیا جائے گا اور ان کے خاوندوں کو سخت سزا ملے گی۔

۱۳۔شادی بیاہ پر ناچ گانے کی سخت ممانعت ہے، خلاف ورزی کرنے پر سربراہِ خاندان کو سخت سزا ملے گی۔ڈھول بجانے کی بھی ممانعت ہے۔

۱۴۔درزی، خواتین کے کپڑے سینے کے لیے خواتین کے ناپ نہیں لے سکتے۔ درزیوں کی دکانوں سے فیشن والے رِسالے نکلے تو انہیں قید کر دیا جائے گا۔

۱۵۔جادو کی ممانعت ہے، جادوگری کی کتابیں جلا دی جائیں گی اور جادوگروں کو توبہ کرنے تک قید کر دیا جائے گا۔

۱۶۔نماز مقررہ وقت پر ہوگی، نماز کے اوقات میں کوئی گاڑی نہیں چلے گی۔تمام مَردوں کو نماز کے لیے لازماً مسجد جانا ہوگا۔نماز کے اوقات اگر کوئی اپنی دکان پر پایا گیا' اسے قید کر دیا جائے گا۔''

یہ احکام طالبان کے اخلاص اور نفاذِ اسلام کی تڑپ کے آئینہ دار تھے۔وہ جس خلوص سے نفاذِ شریعت کا فرض ادا کر رہے تھے وہ ان کا ہی مایہ ناز کارنامہ ہے۔ اقامتِ دین ہر مسلمان کی خلقی اور منصبی ذمہ داری ہے...... جب اللہ تعالیٰ طالبان سے اتنا مُبارک اور عظیم وجلیل کام لے رہا تھا تو یقینِ کامل ہے کہ وہ اپنی بے کراں رحمت سے ان کی مدد و نُصرت بھی فرمائے گا اور امریکہ و یورپ کے سارے سورما ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہ جائیں گے۔ان شاءاللہ

طالبان کے خلاف امریکی یورش جہاں وسطِ ایشیا تک بڑھنے کے لیے ہے وہاں وہ اس خوف کی بھی آئینہ دار ہے:

کہ یہ ٹوٹا ہوتا رہ مۂ کامل نہ بن جائے

طالبان نے جب قندھار شہر پر باقاعدہ قبضہ کر لیا تو انھوں نے شہر کی عوام کے لیے جو اصلاحی اعلانات اور ہدایات جاری کیں، ان میں عورتوں سے کہا گیا کہ وہ گھروں سے نکلتے وقت بُرقع پہن کر نکلا کریں، کیوں کہ عورت کے بے پردہ ہو کر گھر سے نکلنے سے نہ صرف یہ اسلامی احکامات پامال ہوتے ہیں بلکہ ان سے معاشرے میں فساد بھی جنم لیتا ہے۔

❁---❁---❁

پروٹوکول

بنت الحسن

میرے چاروں طرف فلک بوس پہاڑوں کا وسیع وعریض سلسلہ پھیلا ہوا ہے اور ایک بڑے سے پتھر پر بیٹھ کر میں خود کو آسمان سے بہت قریب محسوس کر رہا ہوں۔ سرسراتی ہوئی خنک ہوائیں میرے اندر ایک عجیب سرمستی پیدا کرتی ہیں۔ یہاں آزادی کا احساس بہت توانا ہے۔ ہوا آزاد ہے، پرندے آزاد ہیں، پہاڑ آزاد ہیں، یہاں تک کہ میں بھی اپنے اندر آزادی کی ترنگ محسوس کرتا ہوں۔ بھلا انسان کے دماغ میں کون یہ خناس بھرتا ہے کہ وہ اپنے ہی جیسے دوسرے انسانوں پر غلامی کی کاٹھی ڈالے اور اسے زندگی کے اصل جوہر سے محروم کرے۔ میں نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور اپنے دائیں ہاتھ کی طرف پہاڑ کی پستیوں پر نظر ڈالی۔ بل کھاتی ہوئی سڑک کہیں نظر آتی تھی اور کہیں پہاڑ کی اوٹ میں چھپ جاتی تھی۔ میں نے سوچا ایسی ہی وہ سڑک تھی جس پر چل کر ایک دن میں ''کاکول اکیڈمی'' پہنچا تھا۔ بڑے حسین خواب تھے، بلند عزائم تھے، دل جوش اور خوشی سے بھرپور تھا۔ گاؤں کا شاید ہی کوئی لڑکا ہوگا جو افسری حاصل کر سکا ہو۔ میری ماں کا سر فخر سے بلند تھا۔ اس نے بیوگی کی کڑی دھوپ میں ہم بہن بھائیوں پر اپنی شفقت اور مامتا کا سایہ کیے رکھا۔ مجھے شدید مشکلات کے باوجود ایف۔ ایس۔ سی تک پہنچایا۔ سب سے بڑا ہونے کے ناطے مجھے اپنی ذمہ داریوں کا بھی احساس تھا اور ماں کی قربانیوں کا بھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے بے پایاں کرم سے مجھے ایک چھوٹا سا افسر بنا کے میدان میں لا کھڑا کیا تھا۔

شہر کے نرم و نازک لڑکوں کے لیے یہ زندگی بڑی سخت اور کٹھن تھی لیکن میرے لیے اور میرے جیسے دوسرے دیہاتی لڑکوں کے لیے اتنی بھی کٹھن نہ تھی۔ پھر اکیڈمی کی دوسالہ تربیت نے مزید چمکا دیا تھا۔ چند ہی سالوں میں پاکستان کے کئی شہروں کو (پوسٹنگ کے نتیجے میں) دیکھ لیا۔ بیچلرز ہاسٹل ہر جگہ تقریباً ایک ہی جیسے تھے۔ کمروں کی قطاریں اور سامنے لمبے لمبے برآمدے، میس کا کھانا اور شام کی تفریحات، کبھی کلب کی پرفسوں شامیں، دلچسپ گیمز اور فلمیں، فیملیز کے ساتھ تمبولا، کبھی کبھی دوستوں کے ساتھ شہر کی ایک مختلف زندگی بھی دیکھنے چلے جاتے۔ میرے زیادہ دوست نہ تھے کیوں کہ بھرپور ٹریننگ کے باوجود والدین کی تربیت اور سیدھے خیالات و روایات جا بجا لوگوں سے اور ان کے طرزِ حیات سے ٹکراتے تھے۔ اکثر و بیشتر چپ رہتا لیکن کئی دفعہ بول پڑتا اور دوستوں میں نکّو بنتا۔

''یار یہ تمبولا تو جوا ہے'' ایک شام میں نے کڑھ کے کہا۔ کیپٹن عارف کئی دفعہ میرے خیالات سے اتفاق کیا کرتا ہے لیکن اس بار اس نے کہا 'ارے بابا! اتنے بھی Rigid نہ بنو ان معصوم سی تفریحات سے اسلام کو کچھ نہیں ہوتا۔''

''میرا اسلام دوسروں کی طرح لکڑ ہضم، پتھر ہضم نہیں ہے۔'' میں نے جل کے کہا۔

''اچھا بابا! اٹھو کہیں اور چلتے ہیں ورنہ تمہارا ایک اور وعظ سننا پڑ جائے گا'' اس نے ہنس کے بات ہی ٹال دی۔ وہ میری بحثوں سے گھبراتا بھی تھا۔

وہ دن مجھے اچھی طرح یاد ہے جب ہمارے ایک ساتھی کی سیاچن پر شہادت کی خبر آئی۔ ہم نے بہت سا اچھا وقت ایک ساتھ گزارا تھا۔ ایسے قریبی ساتھیوں کی جدائی کا صدمہ بہت شاق گزرتا ہے۔ اگرچہ اس کی بہادری اور شہادت پہ ہمیں فخر تھا۔ میں بھی اس کے جنازے میں شریک تھا۔ فوجی روایات کے مطابق اس کے تابوت کو پاکستانی پرچم میں لپیٹ دیا گیا تھا۔ فوجی بینڈ نے ایک مدہم سی ماتمی دھن بجائی، چاق و چوبند دستے نے سلامی دی اور اسے سپردِ خاک کرنے کے بعد افسروں اور دوستوں نے قبر پر پھولوں کے Wearth رکھے۔ میرا غم کچھ اور سوا ہو گیا۔

''ایک طرف شہادت کا اسلامی تصور اور دوسری طرف یہ غیر اسلامی رسوم! یہ سب کیا ہے؟'' میں نے الجھتے ہوئے کیپٹن عارف سے کہا۔

''یہ تو ہمیشہ سے ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔ تمھیں آج اس پر اعتراض کرنے کا خیال کیوں آیا؟'' اس نے الٹا مجھ پر اعتراض جڑ دیا۔ ''ہمیشہ سے نہیں، یہ انگریزی فوج کی روایات ہیں۔ اسلامی 'جمہوریہ پاکستان' کی 'مسلمان' فوج میں یہ کیوں جاری وساری ہیں؟''

''کیوں کہ یہ فوج آج بھی اپنے انھی خطوط پر چل رہی ہے۔ اور کیوں کہ ہم بحیثیت قوم غور و فکر کے عادی نہیں۔ اور کیوں کہ ہمیں اپنے اوپر اعتماد نہیں'' اس نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیا۔

''میں تو وصیت کر کے جاؤں گا کہ اگر میں شہید ہوا تو میری میت کی یہ بے حرمتی نہ کی جائے'' میں نے اپنا فیصلہ سنا دیا۔

''اچھا تو مجھے بھی نہیں لگتا، مگر کیا کریں؟ فوج کا اپنا ایک پروٹوکول ہے جس کے ہم پابند ہیں'' عارف نے نرمی سے سمجھایا مگر میرا شعور اس فلسفے کو ہضم نہیں کر پایا۔ میں نے بے ساختہ کہا ''فوج کا پروٹوکول میرے اللہ کے پروٹوکول سے اوپر نہیں''

کیپٹن عارف نے چونک کر مجھے دیکھا اور چپ کا چپ رہ گیا۔ یہ اس کے لیے ایک نئی بات تھی۔ کبھی کبھی ہم جاگنگ کے لیے گیریژن گراؤنڈ چلے جاتے تھے جہاں اچھا سا جاگنگ ٹریک (Jogging Track) پچھلے دنوں ہی مکمل ہوا تھا۔ ٹریک کے دونوں طرف چھتنار درخت لگائے گئے تھے جو ابھی تو چھوٹے تھے۔ دو تین

سالوں میں بڑے ہو کر ٹریک کو خوب سایہ دار کر دیتے۔ یہاں فوجی کے ساتھ ساتھ سول فیملیز بھی آتی تھیں۔ سویلینز کو خصوصی پاس بنوانا پڑتا۔ صبح وشام مرد وخواتین کی یہ مخلوط جاگنگ چلتی رہتی۔ بعض شوخ نوجوانوں کے لیے یہ ایک دلچسپ تفریح بھی تھی۔ وہ ضرورت کے بغیر ہی محض تسکین نگاہ کے لیے آجاتے۔ تھوڑا بہت بھاگ دوڑ بھی لیتے مگر زیادہ تر خواتین پر تبصرے ہوتے۔ بڑے بڑے افسران کی بیگمات بھی وزن گھٹانے آتیں۔ میں دل ہی دل میں ہنستا۔ یا اللہ! یہ کیا طرزِ زندگی ہے؟ کہ سارا سارا دن آرام وآسائش میں گزارنا، مرغن کھانے کھانا اور شام کو واک کرنے یہاں چلے آنا؟ شاید یہ بھی ایلیٹ کلاس کی شان ہے۔ مجھے اپنے گاؤں کی عورتیں یاد آتی تھیں جو صبح سے لے کر شام سخت محنت کی زندگی گزارتی ہیں۔ میں یاد کرتا رہتا مگر کوئی بھی موٹی عورت حافظے میں نہ آتی۔ میرا ایبٹ مین کہتا: ''صاحب! یہ ان عورتوں کے ڈرامے ہیں، دکھاوا ہی دکھاوا، مصنوعی زندگی ہے ان مردوں عورتوں کی۔ ہمیں دیکھو جسم پر ایک بوٹی بھی فالتو نہیں۔''

میں ہنسا ''اسی لیے جاگنگ کی ضرورت نہیں۔ گاڑیوں پر سوار رہنے والوں کو اپنے حصے کے قدم تو اٹھانے پڑتے ہیں نا!'' پھر ایک دن ان جاگنگ کرنے والوں میں سے ایک افسر کی ٹرانسفر آگئی۔ اس کی الوداعی پارٹی میں میں بھی شریک تھا۔ کئی ساتھیوں نے تقریریں کیں اور اس افسر کی شان میں 'قصیدے' کہے۔ مگر حیرت مجھے اس وقت ہوئی جب ان میں سے بیشتر نے ''بیگم صاحبہ'' کے حسن اور سمارٹ نیس کی بھی کھل کر تعریفیں کیں۔ میں دریائے حیرت میں غوطے لگاتا ہوا یہ سوچتا رہا کہ صاحب کی افسری کے کمال میں بیگم کے حسن وجمال کا کیا کردار ہے؟ مگر کیا کیا جائے کہ یہی جدید تہذیب ہے اور یہی روشن خیالی ہے۔ مگر ایسی روشن خیالی کے جھماکے میری نظروں کو چندھیا دیتے تھے اور کئی مرتبہ میں اپنے آپ کو مس فٹ محسوس کرتا۔

ایسے بہت سے مواقع پر میرا اختلافی نکتہ نظر اب کافی احباب میں مشہور ہو چکا تھا اور کئی افسران تک بھی اس کی سن گن پہنچ گئی تھی۔ کئی مرتبہ سرزنش ہو چکی تھی۔ کیپٹن عارف نے تو ایک دفعہ یہ کہہ دیا: ''یار! تو ضرور اپنا کورٹ مارشل کروائے گا۔'' میں نے سر جھٹک دیا: ''میں اپنے ضمیر کا کورٹ مارشل برداشت نہیں کر پاتا۔ یہاں بہت کچھ ہمارے دین اور روایات کے خلاف ہے۔ اب یا تو ہم غلط ہیں یا پھر یہ سب کچھ غلط ہے۔''

''نہیں! بلکہ تو غلط جگہ پر آ گیا ہے۔'' عارف نے ہنس کر کہا۔ ''تجھے تو پگڑ باندھ کے گھوڑے پہ سوار تلوار بازی کرنی چاہیے تھی اور کافروں کے کشتے کے پشتے لگانے چاہیے تھے۔''

میں نے سنجیدگی سے کہا: ''میں تو یہی سوچ کر اس طرف آیا تھا کہ میری روح میں پیوست جذبۂ جہاد کو یہاں تابندگی ملے گی اور بروئے کار آنے کا صحیح راستہ ملے گا۔ مگر میں آج تک یہ نہیں سمجھ سکا کہ ایک کافرانہ تہذیب اپنا کر ہم کس طرح جہاد کر سکتے ہیں؟''

''یار! دشمن سے دو دو ہاتھ تو ہو لینے دو۔ پھر تم اپنی حسرتیں نکال لینا۔ باقی رہ گئیں یہ ایکٹیویٹیز (Activities) تو بھئی فوجیوں کو تھکا دینے والی روٹین سے ریلیکس (Relax) دینے کے لیے اگر کبھی ناچ گانا ہو جائے یا ہلا گلا تو کیا حرج ہے؟''

''ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ کا ماٹو (Moto) رکھنا اور پھر ایمان وتقویٰ کے منافی کاموں کو رواج دینا میری سمجھ سے تو باہر ہے۔ یہ تو ایسے ہی ہے جیسے مخمل اور ٹاٹ کے ٹکڑے آپس میں جوڑ کر چادر بنالی جائے۔''

کیپٹن عارف نے اپنے سر پر ہاتھ مارا ''یار تم تو ذرا سی بھی گنجائش نہیں دیتے۔ تھوڑا سا اعتدال سے کام لو اتنی سختی اچھی نہیں ہوتی۔'' یہ کہہ کر وہ اٹھا اور خدا حافظ کہہ کر باہر نکل گیا۔ اس کو معلوم تھا کہ اگر وہ بیٹھا رہا تو یہ بحث مزید چلتی رہے گی۔

ان دنوں اکثر ہماری بریفنگز ہونے لگی تھیں۔ لیکچرز کا رُخ شمالی علاقہ جات کی طرف مڑ گیا تھا۔ ہمیں بتایا جاتا تھا کہ وہاں غیر ملکی دہشت گردوں نے پناہ لے لی ہے اور وہ انتشار اور بدامنی پھیلا رہے ہیں اور حکومتی رِٹ کو چیلنج کر رہے ہیں۔ امریکہ اس دہشت گردی کے خلاف جنگ چھیڑ چکا ہے اور ہمارے کردار کا خواہاں ہے۔

ایک لیکچر میں میں نے سوال کر دیا: ''سر! یہ غیر ملکی کون ہیں؟'' سر نے مجھے گھور کے دیکھا اور بتایا کہ یہ غیر ملکی عرب اور چیچن ہیں اور کچھ اور ممالک سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ میں نے کہا ''سر وہ غیر ملکی نہیں اور نہ دہشت گرد، وہ ہمارے مسلمان بھائی ہیں۔ وہ مجاہد ہیں، وہ ان علاقوں میں شادیاں کر کے وہاں امن وامان سے رہ رہے ہیں۔'' کیپٹن عارف نے مجھے پیچھے سے ٹہوکا دیا۔ سر نے طنز سے کہا ''اگر وہ مجاہد ہیں تو اپنے علاقوں میں جا کر جہاد کیوں نہیں کرتے؟ ہمارے ملک میں کیوں گڑبڑ پھیلا رہے ہیں؟''

میں اس بات کا جواب دینا چاہتا تھا مگر عارف نے بڑے زور سے میری ران میں چٹکی لی۔ میں بیٹھ گیا اور سر کے لیکچر کا باقی حصہ اسی نکتہ کے ارد گرد گھومتا رہا کہ وہ مجاہد جو چند سال پہلے ہمارے محسن تھے آج دہشت گرد بن چکے ہیں اور علاقائی بلکہ بین الاقوامی امن کے خطرے کا سرخ نشان ہیں۔ لہٰذا انہیں وہاں سے نکال باہر کرنا ہمارا فرض ہے۔

بعد میں میں نے اپنا سارا غبار کیپٹن عارف پر نکالا ''عارف! میں انھی علاقوں کا رہنے والا ہوں۔ وہاں کی روایات سے واقف ہوں۔ میں جانتا ہوں یہ غیر ملکی کیسے جانباز اور سچے مسلمان ہیں۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ کس کو ان سے پرابلم (Problem) ہے اور یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ کیا پرابلم ہے؟ حالانکہ ہمارے علاقے میں کسی کو ان سے نہ شکایت ہے اور نہ خطرہ ہے۔ درحقیقت امریکہ نے کفر واسلام کی جنگ چھیڑ دی ہے۔''

''تم ٹھیک کہتے ہو لیکن اس طرح علی الاعلان سرکاری پالیسی سے اختلاف نہ کیا کرو۔ کیوں اپنی شامت کو آواز دیتے ہو؟ اب یقیناً تمہاری رپورٹ جائے گی اور تمہاری

نگرانی کی جائے گی۔"اس نے آرام سے سمجھایا"

"میں کسی سے نہیں ڈرتا" میں نے ہٹ دھرمی سے کہا"اور نہ ہی یہ نوکری میرے پیروں کی زنجیر ہے۔میری ماں نے مجھے اسلام کا مجاہد بننے کے لیے بھیجا تھا۔وہ میری پیدائش کے دن سے میرے کانوں میں یہ لوریاں دیتی رہی ہے کہ میں ایک بہادر مجاہد باپ کا بیٹا اور مجاہد کا پوتا ہوں۔میری شان اور میری عزت اسلام پر قربان ہونے میں ہے۔اور دنیا کا بڑے سے بڑا اعزاز شہادت کے اعزاز سے ہیچ ہے۔"

عارف متاثر ہونے کے باوجود یہی کہتا رہا کہ مجھے تحمل سے کام لینا چاہیے ۔بالآخر اس نے مجھ سے اتنی بات منوالی کہ اس معاملے میں اپنا اختلافی نکتۂ نظر سب کے سامنے بیان نہیں کروں گا۔

بہت جلد یہ خبر مل گئی کہ ایک یونٹ کو فاٹا بھیج دیا گیا ہے تا کہ وہ دہشت گردوں کا قلع قمع کرے۔بمباریاں اور فوجی کارروائیاں شروع ہوگئیں۔میں نے تاسف سے سوچا"انسان کی زبان کتنی بے اعتبار ہوگئی ہے۔یہی زبان انہیں مجاہد کہتے نہ تھکتی تھی اور اب یہی زبان انہیں دہشت گرد ڈکلیئر کر رہی ہے۔"

پھر فوجیوں کی میتیں آنے لگیں۔میڈیا میں سوال اُٹھنے لگے۔شہید کون؟ فوجی یا قبائلی؟ یہ'پاک'فوج کس کی جنگ لڑ رہی ہے؟ اور اس پرائی جنگ میں دونوں طرف نقصان کس کا ہو رہا ہے؟ عارف کے پاس میرے سوالوں کا کوئی جواب نہ تھا۔سرکاری بریفنگز کے مطابق دہشت گردی کی اس جنگ میں فوج اپنا فرض ادا کر رہی تھی اور فرض کی ادائیگی کے دوران مرنے والے شہید ہیں۔ان کو اسی پروٹوکول کے مطابق دفن کیا جارہا تھا۔یہ کوئی نہ پوچھتا تھا کہ کافروں کی طرف سے لڑنے والے مسلمان بھی ہیں یا نہیں؟

میں نے کہا"اگر مجھے وہاں بھیجا گیا تو میں نہیں جاؤں گا" عارف نے ٹوکا"یہ تو ہو ہی نہیں سکتا تمھیں تو جانا پڑے گا یا پھر کورٹ مارشل کے لیے تیار رہنا"

"دیکھا جائے گا، بہر حال میں حرام موت مرنے کے لیے تیار نہیں ہوں"

ایک دن خبر آئی کہ مدرسے پہ میزائل حملہ ہوا جس میں بچے شہید ہو گئے ۔میں تڑپ اُٹھا۔یااللہ! یہ کیا ظلم ہے؟ دشمنوں کے لیے ہماری زبانیں بھی گنگ ہیں اور ہتھیار کند ہیں۔جس مقصد کے لیے سالہا سال ہمیں تیار کیا گیا،قوم کے پیسے لگے، جب وہ وقت آیا تو ہمیں دوست دشمن کی پہچان نہ رہی اور ہماری توپیں اپنے ہی لوگوں کو بھوننے لگیں، کفار کی صفوں میں جا کھڑی ہوئیں۔میں اپنا دکھ کسی کے ساتھ بانٹ نہیں سکتا تھا۔عارف کسی حد تک میری باتیں سن لیتا یا میرا بیٹ مین میرا ہم راز تھا۔ہم خیالی کے باوجود وہ اپنے آپ کو مجبور سمجھتا تھا۔میں کہتا"انسان کو پیٹ کا غلام نہیں ہونا چاہیے۔انسان صرف اللہ کا غلام ہے۔میں اپنی روزی پہ لات مار کے اللہ کے حکم پر قربان ہو جاؤں گا"

وہ غم زدہ سی صورت بنا کر کہتا"صاحب! آپ یہ کر سکتے ہیں۔آپ بڑے آدمی ہیں۔ہم تو بہت ہی معمولی آدمی ہیں۔روزی کو لات ماردیں تو ہمارے بیوی بچے کہاں جائیں گے؟"

"او یار!" میں سمجھاتا"بیوی بچوں کا اللہ وارث ہے۔آج بھی درحقیقت وہی ان کو پال رہا ہے اور کل بھی وہی پالے گا"

مگر اس کی میرے ساتھ ہم خیالی کی ایک حد تھی اور اس حد سے آگے جانے کو وہ تیار نہ تھا۔تقریباً روزانہ بمباری اور بے گناہوں کی شہادت پر ہم مل کر روتے۔پھر آخر کار ایک دن وہ فیصلے کا دن آگیا جس سے میں ڈر رہا تھا اور اپنے آپ کو تیار کر رہا تھا۔یہ یوم الفصل تو آنا ہی تھا۔

ہماری یونٹ کو فاٹا جانے کا حکم آگیا۔ہمیں چند دن میں Move کرنا تھا۔بیٹ مین کے چہرے پر بڑا سا سوالیہ نشان تھا۔"صاحب! اب کیا کریں گے آپ؟" میں خاموش رہا۔نازک فیصلوں میں اسے شریک کروں یا نہ کروں؟ مخبری کر سکتا ہے۔کورٹ مارشل ہوا تو کیا ہوگا۔قید کی سزا بھی ہو سکتی ہے اور سزائے موت کی نوبت بھی آسکتی ہے۔باغیانہ خیالات کا انجام تو یہی متوقع ہے۔تو کیا ان کو وار کرنے کا موقع دوں یا خود اقدام کروں؟

عارف نے بغور دیکھتے ہوئے سوال کیا"کیا ارادے ہیں؟ ضد چھوڑ دو! زمینی حقائق دیکھو! جذباتی نہ بنو!" میں خاموش رہا۔نیم رضامندی کا اظہار کرتا رہا۔

تیاریاں ہو رہی تھیں۔میں نے بھی تیاری کر لی۔اپنے ضروری کاغذات،رقم اور مختصر سا سامان ایک اٹیچی کیس میں بند کر کے رات گہری ہونے کا انتظار کرنے لگا۔یہ فیصلے کی رات تھی، آنکھوں میں کٹ گئی۔میں بستر پر کروٹیں بدلتا رہا۔پشیمانی کا کوئی احساس نہ تھا بلکہ صحیح فیصلے پر پہنچنے کی تسکین تھی۔

تہجد سے کچھ پہلے میں اُٹھ کھڑا ہوا۔دو نفل ادا کیے اور اپنے لشکر سے جا ملنے کے لیے نکل کھڑا ہوا۔ہاسٹل گیٹ سے اور کینٹ کے دوسرے بیریئر سے بچ کر نکلنے کے راستے مجھے معلوم تھے۔بسوں کے اڈے پر پہنچا تو ابھی فجر کی اذانیں شروع نہ ہوئی تھیں۔بس کی ٹکٹ لے کر میں مسجد میں چلا گیا۔فجر کی نماز کے فوراً بعد بس نے روانہ ہونا تھا۔صبح ہونے سے پہلے میرے فرار کی کسی کو خبر نہیں ہو سکتی تھی۔اس وقت تک میں خاصا دور جا چکا تھا۔احتیاطاً میں نے دو تین جگہ بسیں بدلیں اور شام ہونے تک میں آزاد علاقے میں تھا۔

پہاڑ اپنی بانہیں وا کیے میرے منتظر تھے۔میں اپنے ادارے کے پروٹوکول کو اپنے ربّ کے پروٹوکول پر قربان کر کے آگیا تھا۔میرا مقام یہود و نصاریٰ اور ان کے حمایتیوں کی صفوں میں نہ تھا بلکہ دین کی حرمت کے لیے صف بستہ گروہِ عاشقاں میں تھا۔میں دنیا کی گرد اپنے پیروں سے جھاڑ کر سینہ چاکانِ چمن سے آن ملا تھا اور اپنے اس فیصلے پر خوش تھا۔

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب و تدوین: عمر فاروق

صوبہ	ضلع	کارروائی کی نوعیت	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
17 مئی 2009				
بغلان	مرکزی چنار	افغان فوجی چیک پوسٹ پر حملہ	چیک پوسٹ پر مجاہدین کا قبضہ	-
پکتیا	حسن خیل	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	7مرتد فوجی ہلاک
〃	وازداران	امریکی کانوائے پر کمین	2امریکی ٹینک تباہ	15امریکی فوجی ہلاک
قندھار	شوراوک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	6افغان فوجی ہلاک
وردگ	سیدآباد	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
〃	چک	افغانی و جرمن فوجی کانوائے پر کمین	1فوجی گاڑی تباہ	3 جرمن، 6افغان فوجی ہلاک
〃	سیدآباد	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2امریکی ٹینک تباہ	11امریکی فوجی ہلاک
فراح	دلارام	افغان فوجی چیک پوسٹ پر حملہ	چیک پوسٹ تباہ	11افغان فوجی ہلاک
غزنی	انڈار	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	5مرتد فوجی ہلاک، 5زخمی
〃	قرہ باغ	افغان فوجی کانوائے پر کمین	2افغان فوجی گاڑیاں تباہ	10مرتد فوجی ہلاک، 10زخمی
زابل	قلات	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	4مرتد فوجی ہلاک، 5زخمی
قندوز	چاردرہ	جرمن کانوائے پر کمین	3 جرمن ٹینک تباہ	18جرمن فوجی ہلاک
لوگر	کولنگر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	4امریکی فوجی ہلاک
نمروز	چاربرجک	پولیس چیک پوسٹ پر حملہ	2 گاڑیاں تباہ	7پولیس اہلکار ہلاک
ہلمند	نادعلی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	7امریکی فوجی ہلاک، 7زخمی
〃	لشکرگاہ	امریکی کانوائے پر کمین	3امریکی ٹینک تباہ	17امریکی فوجی ہلاک
22 مئی 2009				
بادغیس	غورمچ	امریکی و افغان فوجی کانوائے پر حملہ	1ٹینک، 3فوجی گاڑیاں تباہ	11امریکی فوجی ہلاک
〃	سنگ آتش	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1 گاڑی مالِ غنیمت	3افغان فوجی گرفتار
〃	بلامرغاب	امریکی و افغان فوجی کانوائے پر کمین	1 گاڑی، 1موٹر سائیکل تباہ	2امریکی، 6افغان فوجی ہلاک
وردگ	جل ریز	امریکی فوج اور مجاہدین کے درمیان جھڑپ	-	12امریکی فوجی ہلاک
〃	چک	افغان فوجی کانوائے پر کمین	-	3مرتد فوجی ہلاک
〃	سیدآباد	امریکی و افغان فوجی کانوائے پر کمین	1امریکی ٹینک، 4فوجی گاڑیاں تباہ	11امریکی فوجی، 5افغان فوجی ہلاک
پکتیکا	خوشامند	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1 گاڑی 4موٹر سائیکل تباہ	8فوجی ہلاک
غزنی	قرہ باغ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1پولش ٹینک تباہ	4پولش فوجی ہلاک
〃	انڈار	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	8افغان مرتد فوجی ہلاک

صوبہ	ضلع	کارروائی کی نوعیت	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
״	غزنی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	5افغان فوجی ہلاک
״	انڈار	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1پولش ٹینک تباہ	5پولش فوجی ہلاک
خوست	صابری	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
قندھار	شوراوک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	5مرتد فوجی ہلاک
״	״	آرمی کمانڈر پر حملہ	ـ	آرمی کمانڈر،1پولیس اہلکار ہلاک
״	ڈنڈ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	ـ	4افغان مرتد فوجی،2انٹیلی جنس آفیسر ہلاک
״	زہاری	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1فوجی گاڑی تباہ	5افغان مرتد فوجی ہلاک
״	ارغنداب	افغان فوجی چیک پوسٹ پر فدائی حملہ	ـ	پولیس چیف سمیت 11مرتد ہلاک
״	میوند	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2امریکی ٹینک تباہ	11امریکی فوجی ہلاک
زابل	شاہ جوئی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	5مرتد فوجی ہلاک
״	اتاغار	افغان فوجی گاڑی پر کمین	فوجی گاڑی تباہ	5افغان فوجی ہلاک
بغلان	پولخمری	افغان فوجی چیک پوسٹ پر حملہ	چیک پوسٹ تباہ	ـ
ہلمند	نادعلی	برطانوی فوج پر حملہ	ـ	9برطانوی فوجی ہلاک
لوگر	پولی عالم	امریکی فوجی کانوائے پر کمین	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
کابل	کابل،بگرام ہائی وے	امریکی فوجی کانوائے پر کمین	2فوجی گاڑیاں تباہ	14امریکی فوجی ہلاک
ارزگان	دراوٹ	پولیس گاڑی پر حملہ	1پولیس گاڑی تباہ	7پولیس اہلکار ہلاک
کنڑ	مناگی	امریکی بیس پر حملہ	ـ	ـ
25مئی2009				
خوست	میخانک	افغان فوجی کانوائے پر حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	5افغان فوجی ہلاک،3زخمی
بدخشاں	پیرآباد	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1جرمن ٹینک تباہ	5جرمن فوجی ہلاک
ہلمند	نادعلی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	4امریکی فوجی ہلاک
״	گرشک	برطانوی فوج پر حملہ	2برطانوی ٹینک تباہ	13برطانوی فوجی ہلاک
غزنی	انڈار	افغان فوجی کانوائے پر حملہ	1فوجی گاڑی تباہ	8مرتد افغان فوجی ہلاک
״	گیلان	امریکی وافغان فوجی کانوائے پر کمین	2فوجی گاڑیاں تباہ	10امریکی فوجی ہلاک
زابل	شاہ جوئی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	6افغان فوجی ہلاک
״	دائی چوپان	امریکی وافغان فوجی کانوائے پر کمین	ـ	7افغان فوجی ہلاک
وردگ	سیدآباد	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
״	״	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک

صوبہ	ضلع	کارروائی کی نوعیت	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
؍؍	چک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 آسٹریلین ٹینک تباہ	7 آسٹریلین فوجی ہلاک
پکتیا	زرمت	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2 امریکی ٹینک تباہ	12 امریکی فوجی ہلاک
تخار	برک	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	2 گاڑیاں تباہ	5 افغان فوجی ہلاک، 4 زخمی
نمروز	چاربرجک	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1 فوجی گاڑی مالِ غنیمت	5 افغان فوجی ہلاک
قندھار	ڈنڈ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	9 افغان فوجی ہلاک
بغلان	تلابرپاک	افغان فوجی چیک پوسٹ پر حملہ	چیک پوسٹ پر مجاہدین کا قبضہ	ـ
لوگر	پولی عالم	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	6 امریکی فوجی ہلاک
پکتیکا	ارگون	امریکی کانوائے پر کمین	3 امریکی ٹینک تباہ	17 امریکی فوجی ہلاک
؍؍	نیکہ	امریکی کانوائے پر کمین	2 امریکی ٹینک تباہ	10 امریکی فوجی ہلاک
غور	تیورہ	پولیس چیک پوسٹ پر حملہ	چیک پوسٹ تباہ	2 پولیس اہلکار ہلاک
ارزگان	ترین کوٹ	امریکی ہیلی کاپٹر پر میزائل حملہ	امریکی ہیلی کاپٹر تباہ	8 امریکی فوجی ہلاک
؍؍	چورہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 آسٹریلین ٹینک تباہ	8 آسٹریلین فوجی ہلاک
27 مئی 2009				
پکتیکا	اومند	افغان فوج کے ڈسٹرکٹ چیف پر حملہ	1 گاڑی تباہ	چیف سمیت 3 فوجی ہلاک
قندھار	شاہ ولی کوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	6 نیٹو فوجی ہلاک
؍؍	؍؍	آرمی کمانڈر پر حملہ	ـ	آرمی کمانڈر ہلاک
غزنی	گیرو	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 پولش ٹینک تباہ	5 پولش فوجی ہلاک
؍؍	قرہ باغ	افغان فوجی کانوائے پر کمین	2 فوجی گاڑیاں تباہ	6 فوجی ہلاک
خوست	نادرشاہ کوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 فوجی گاڑی تباہ	1 آفیسر، 6 فوجی ہلاک
؍؍	تنی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	5 مرتد ہلاک
؍؍	صابری	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	6 امریکی فوجی ہلاک
؍؍	باک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	4 امریکی فوجی ہلاک
قندھار	پنجوائی	نیٹو کانوائے پر حملہ	ـ	7 نیٹو فوجی ہلاک
بادغیس	قادس	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	4 افغان فوجی ہلاک
ہلمند	گرشک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	7 افغان فوجی ہلاک
؍؍	سنگین	2 ریموٹ کنٹرول بم حملے	3 برطانوی ٹینک تباہ	16 برطانوی فوجی ہلاک
؍؍	باک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	5 افغان فوجی ہلاک
فراح	راکی	پولیس چیک پوسٹ پر حملہ	چیک پوسٹ تباہ	5 پولیس اہلکار ہلاک

صوبہ	ضلع	کارروائی کی نوعیت	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
کنڑ	چوکی	امریکی بیس پر مارٹر حملہ	-	-
زابل	ارغنداب	پولیس چیک پوسٹ پر حملہ	-	5 پولیس اہلکار ہلاک
〃	شینکئی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	8 افغان فوجی ہلاک
〃	〃	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
کپیسا	راکی	امریکی کانوائے پر حملہ	2 امریکی ٹینک تباہ	10 امریکی فوجی ہلاک
لوگر	چرخ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
6 جون 2009				
ہلمند	لشکرگاہ	پولیس چیک پوسٹ پر شہیدی حملہ	-	آفیسرز سمیت 21 پولیس اہلکار ہلاک، 7 زخمی
قندھار	پنجوائی	نیٹو کانوائے پر کمین	-	11 نیٹو فوجی ہلاک
〃	بولدک	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1 فوجی گاڑی تباہ	3 افغان فوجی ہلاک
ننگرہار	لعل پور	افغان فوجی کانوائے پر حملہ	2 فوجی گاڑیاں تباہ	11 مرتد افغان فوجی ہلاک
〃	شیرزار	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	6 افغان فوجی ہلاک
خوست	صابری	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	8 افغان فوجی ہلاک
پکتیا	زرمت	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	6 امریکی فوجی ہلاک
〃	جانی خیل	افغان فوجی کانوائے پر حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	آفیسر سمیت 8 افغان فوجی ہلاک
زابل	میزان	پولیس چیک پوسٹ پر حملہ	چیک پوسٹ تباہ	5 پولیس اہلکار ہلاک
7 جون 2009				
قندوز	چاردرہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 جرمن ٹینک تباہ	6 جرمن فوجی ہلاک
〃	〃	جرمن کانوائے پر کمین	2 جرمن ٹینک تباہ	12 جرمن فوجی ہلاک
ارزگان	ترین کوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	8 افغان فوجی ہلاک
پکتیکا	سرحوضہ	افغان فوجی کانوائے پر حملہ	4 فوجی گاڑیاں تباہ	10 افغان فوجی ہلاک، 7 زخمی
〃	مٹاخان	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
〃	شاران	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	6 امریکی فوجی ہلاک
فاریاب	دولت آباد	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	3 افغان فوجی ہلاک
خوست	تنی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	6 امریکی فوجی ہلاک
لوگر	پولی عالم	امریکی کانوائے پر حملہ	8 فوجی گاڑیاں تباہ	20 امریکی فوجی ہلاک
غور	پسابند	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 گاڑی تباہ	پولیس چیف سمیت 1 اہلکار ہلاک
ہلمند	سنگین	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	3 برطانوی ٹینک تباہ	16 برطانوی فوجی ہلاک
〃	مرجہ	5 ریموٹ کنٹرول بم حملے	-	11 برطانوی فوجی ہلاک

صوبہ	ضلع	کارروائی کی نوعیت	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
"	مرجہ	2پولیس چیک پوسٹوں پر حملہ	2چیک پوسٹیں تباہ	2افغان پولیس اہلکار ہلاک ،متعدد زخمی
وردگ	سید آباد	امریکی کانوائے پر کمین	-	8امریکی فوجی ہلاک
"	سید آباد	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
قندھار	خاک ریز	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	7افغان فوجی ہلاک
8جون2009				
ارزگان	ترین کوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	8افغان فوجی ہلاک
بلخ	چاربولدک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1جرمن ٹینک تباہ	5جرمن فوجی ہلاک
زابل	شملزائی	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	-	13افغان فوجی ہلاک
"	"	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	6نیٹو فوجی ہلاک
فریاب	غورمچ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	2افغان فوجی ہلاک
پکتیا	احمد آباد	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	2فوجی گاڑیاں تباہ	معلوم نہیں ہوسکا
سمنگان	ایبک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	4افغان فوجی ہلاک
لوگر	پولی عالم	امریکی کانوائے پر کمین	2امریکی ٹینک تباہ	8امریکی فوجی ہلاک
وردگ	سید آباد	امریکی کانوائے پر کمین	2فوجی گاڑیاں تباہ	8امریکی فوجی ہلاک
11جون2009				
ارزگان	ترین کوٹ	پولیس بیس پر شہیدی حملہ	-	11پولیس اہلکار ہلاک ،23زخمی
پکتیکا	یوسف خیل	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	7افغان فوجی ہلاک
لغمان	قرغنئی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان انٹیلی جنس گاڑی تباہ	1آفیسر سمیت 5ہلاک
"	علی شنگ	پولیس ہیڈکوارٹر پر حملہ	ہیڈکوارٹر تباہ	معلوم نہیں ہوسکا
خوست	صابری	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	7افغان فوجی ہلاک
"	"	پیدل گشت پر ماموار افغان فوجیوں پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	-	4افغان فوجی ہلاک
ہلمند	نادعلی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
"	سنگین	2ریموٹ کنٹرول بم حملے	-	7برطانوی فوجی ہلاک
"	"	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
پکتیا	زرمت	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	7افغان فوجی ہلاک
"	"	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	4امریکی فوجی ہلاک
"	وادی زدرن	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
قندھار	قندھار شہر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	6افغان فوجی ہلاک
"	میوند	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	6نیٹو فوجی ہلاک

صوبہ	ضلع	کارروائی کی نوعیت	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
〃	ارغنداب	امریکی کانوائے پر کمین	-	6امریکی فوجی ہلاک
〃	میوند	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	8افغان فوجی ہلاک
بغلان	مرکزی بغلان	افغان فوجی کانوائے پر کمین	-	5افغان فوجی ہلاک،3زخمی
قندوز	علی آباد	انٹیلی جنس آفیسر کی گاڑی پر کمین	گاڑی تباہ	2پولیس اہلکار ہلاک،آفیسر زخمی
〃	قندوز شہر	جرمن اور افغان فوجی کانوائے پر کمین	3جرمن ٹینک تباہ،2افغان فوجی گاڑیاں تباہ	15جرمن،8افغان فوجی ہلاک
وردگ	نرخ	امریکی پیدل کانوائے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	-	10امریکی فوجی ہلاک
〃	سیدآباد	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	6امریکی فوجی ہلاک
〃	〃	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2امریکی ٹینک تباہ	10امریکی فوجی ہلاک
〃	جغتو	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر مارٹر حملہ	1 گاڑی تباہ	3پولیس اہلکار ہلاک
غزنی	قرہ باغ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1پولش ٹینک تباہ	5پولش فوجی ہلاک
بادغیس	مرغاب	امریکی و افغان فوجی کانوائے پر کمین	1امریکی ٹینک،2رینجر گاڑیاں تباہ	2امریکی فوجی،15افغان فوجی ہلاک
لوگر	پولی عالم	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
فراح	بکوا	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
〃	گلستان	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی فوجی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
کابل	خانم خیل	امریکی کانوائے پر کمین	2امریکی ٹینک تباہ	8امریکی فوجی ہلاک
		13جون 2009		
پکتیا	زرمت	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	6امریکی فوجی ہلاک
〃	گردہ چری	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	5افغان فوجی ہلاک
〃	وزیراروان	امریکی فوج کو سامان سپلائی کرنے والے کانوائے پر حملہ	25ٹرک تباہ	-
〃	زرمت	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
〃	گردیز	افغان فوجی کانوائے پر حملہ	3افغان فوجی گاڑیاں تباہ	20افغان فوجی ہلاک
کابل	پغمان	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
غور	ساغر	پولیس ہیڈکوارٹر پر حملہ	ہیڈکوارٹر کو نقصان پہنچا	-
ننگرہار	نازیان	امریکی بیس پر مارٹر حملہ	-	-
وردگ	جل ریز	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	6افغان فوجی گاڑی تباہ
〃	سیدآباد	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
کپیسا	تگاب	فرانسیسی پیدل گشتی پارٹی پر حملہ	-	5فرانسیسی فوجی ہلاک
غزنی	گیرو	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1پولش ٹینک تباہ	5پولش فوجی ہلاک
ہلمند	گرشک	پولیس مرکز پر شہیدی حملہ	11 سپلائی ٹرک،6فوجی گاڑیاں تباہ	40پولیس اہلکار ہلاک

صوبہ	ضلع	کارروائی کی نوعیت	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
"	گرشک	برطانوی فوج پر حملہ	۔	2برطانوی فوجی ہلاک، 2زخمی
"	سنگین	برطانوی پیدل فوج پر حملہ	۔	2برطانوی فوجی ہلاک
زابل	شاہ جوئے	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	5افغان فوجی ہلاک
قندھار	شورابک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	6افغان فوجی ہلاک
"	ارغنداب	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	6نیٹو فوجی ہلاک
"	میوند	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	5نیٹو فوجی ہلاک
پکتیکا	مٹہ خان	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
بادغیس	غورمچ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	5افغان فوجی ہلاک
"	بلامرغاب	امریکی ہیلی کاپٹر پر حملہ	ہیلی کاپٹر تباہ	ہیلی کاپٹر میں موجود تمام فوجی ہلاک
خوست	علی شیر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	6افغان فوجی ہلاک
قندوز	امام صاحب	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	2افغان فوجی ہلاک
فاریاب	فیض آباد	افغان فوجی گاڑی پر کمین	افغان فوجی گاڑی تباہ	چیف سمیت 4فوجی ہلاک
ارزگان	ترین کوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	۔	8افغان فوجی ہلاک
بغلان	مرکزی بغلان	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1افغان فوجی گاڑی تباہ	6افغان فوجی ہلاک

15مئی سے 15جون 2009

فدائی حملے	4	ٹینک تباہ	89
گاڑیاں تباہ	111	مراکز چیک پوسٹ پر حملے	24
مرتد افغانی فوجیوں کی ہلاکتیں	617	آئل ٹینکر، ٹرک تباہ	36
صلیبی فوجیوں کی ہلاکتیں	653	ہیلی کاپٹر تباہ	2
ریموٹ کنٹرول بم دھماکے	101	کمین، بارودی سرنگیں	55

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

ترتیب وتخریج: مامون جمشید

۲۶ مئی

جنوبی وزیرستان میں ''آپریشن راہ نجات'' کے اعلان کے بعد فوج کو طالبان کی طرف سے دی گئی ڈیڈ لائن ۲۵ مئی کو ختم ہو گئی۔ طالبان نے انتباہ کیا تھا کہ اگر فوج ۲۵ مئی کو اپنی بیرکوں میں واپس نہ گئی اور مورچے، چیک پوسٹیں وغیرہ ختم نہ کیے تو امن معاہدہ منسوخ ہو جائے گا۔ چنانچہ ۲۵ مئی کی شب ڈیڈ لائن کے اختتام پر طالبان کی بڑی تعداد نے جنڈ ولہ اور چگھملائی کے درمیان فوجی کانوائے اور مورچوں پر حملے کیے جس کے نتیجے میں فوج اپنے ۴ ٹینک اور بیسیوں سورماؤں کی لاشیں چھوڑ کر پسپا ہو گئی۔

۲۷ مئی

❁ فوج کے جنوبی وزیرستان میں داخلے پر طالبان کا راکٹوں سے حملہ۔ گن شپ ہیلی کاپٹر بھی پہنچ گئے۔ جنڈ ولہ اور چگ ملائی میں کئی گھنٹے لڑائی کے بعد، متعدد ہلاکتوں اور زخمیوں کے ساتھ فوج کی پسپائی

۳۰ مئی

❁ وانا اور شمالی وزیرستان میں فوجی کیمپوں پر راکٹوں اور بھاری ہتھیار سے حملے۔ متعدد اہلکار ہلاک

۳۱ مئی

❁ جنوبی وزیرستان، تیارزہ میں فوج کے قافلے پر حملہ، لیفٹیننٹ سمیت ۸ فوجی ہلاک

۶ جون

❁ ٹیک اعظم پیکٹ کے مقام پر بارودی سرنگ حملے میں کم از کم ۴ فوجی ہلاک اور کئی زخمی

❁ انگور اڈا میں فوجی پوسٹ پر حملے میں ا فوجی ہلاک اور بیشتر زخمی

❁ سوات: انبالہ روڈ پر بارودی سرنگ پھٹنے اور فائرنگ کی زد میں آ کر کیپٹن سمیت ۱۴ فوجی ہلاک ۱۲ زخمی

۱۰ جون

❁ مہمند ایجنسی: فوجی پوسٹ پر حملہ ۷ فوجی ہلاک، ۱۱ زخمی

۱۱ جون

❁ دیر بالا: صوبیدار میجر سمیت ۳۱ لیویز اہلکاروں نے طالبان کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔ ۷۰ رائفلیں اور دیگر سامان؛ طالبان نے غنیمت کیں

۱۲ جون

❁ جنوبی وزیرستان: جنڈ ولہ میں فوجی قلعے پر درجنوں طالبان کا حملہ، ۲۰ سے زائد اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی

❁ اورکزئی ایجنسی اور ضلع ہنگو میں گھروں اور مدرسے پر فوج کی بمباری۔ مولانا محمد امین سمیت خواتین اور بچوں کی شہادت

۱۴ جون

❁ جنوبی وزیرستان: جیٹ طیاروں کی ''مکین'' کے بازار اور قریبی گاؤں پر بمباری۔ رہائشی مکانات، دوکانیں اور سکول تباہ

❁ کوہاٹ: پولیس وین پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ۔ ۲ پولیس اہلکار ہلاک

۱۷ جون

❁ مردان، پشاور: پولیس چوکیوں پر فائرنگ۔ ۱۳ ہلاک ۱۵ زخمی

۱۸ جون

❁ جنوبی وزیرستان: رستم اڈا کے قریب راغزائی اور شولام کے علاقے میں طالبان کمانڈر ملنگ کے مراکز پر ڈرون حملے۔ ۱۲ مجاہدین شہید اور ۱۰ زخمی

۲۳ جون

خود ساختہ طالبان کمانڈر زین الدین محسود اپنے ہی محافظ کے ہاتھوں قتل

طالبان کمانڈر ہونے کا سوانگ رچانے اور خود کو عبداللہ محسود شہید کا جانشین قرار دینے والے زین الدین محسود کو ڈیرہ اسماعیل خان میں سوتے ہوئے اس کے اپنے محافظ نے فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔ زین الدین نامی اس شخص کو پاکستانی ذرائع ابلاغ اور اسٹیبلشمنٹ 'تحریک طالبان کے رہنما بیت اللہ محسود کے خلاف ایک مضبوط قوت کے طور پر پیش کر رہے تھے۔ لیکن دستِ قدرت نے ان کی اس ''مضبوط قوت'' کو ابھرنے سے پہلے ہی اس کا کھر کس نکال دیا۔

❁---❁---❁

صلیبی جنگ اور آئمۃ الکفر

ترتیب وتخریج : حافظ ابراھیم

☆ پاکستان، افغانستان مسئلہ کا فوجی حل ممکن نہیں۔افغانستان میں اپنی فوجیں نہیں رکھنا چاہتے۔اس جنگ کو جاری رکھنا مہنگا اور مشکل کام ہے۔اوبامہ کا اعتراف شکست

مرتد امریکی صدر اوبامہ نے قاہرہ میں مسلم دنیا کو مخاطب کر کے خیر سگالی کا منافقانہ پیغام دینے کی جھوٹی کوشش کی۔اس کی اس تقریر میں افغانستان کے حوالے سے واضح اعتراف شکست تھا۔اس کا کہنا تھا کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہم افغانستان میں اپنی فوجیں نہیں رکھنا چاہتے اور نہ ہی ہمیں فوجی اڈے چاہئیں۔اپنے نوجوان مردوں اور عورتوں سے ہاتھ دھو بیٹھنا انتہائی تکلیف دہ ہے اور اس جنگ کو جاری رکھنا انتہائی مہنگا اور مشکل کام ہے۔اوبامہ نے امریکہ کے ناجائز بچے اسرائیل کی پوری ڈھٹائی سے حمایت کی اور اس کو جاری رکھنے کے ارادے کا بھی اظہار کیا۔

صلیب کے پجاری امریکہ کی شکست و ریخت اب ایک ایسی صبح صادق ایسی حقیقت ہے جو بس طلوع ہوا ہی چاہتی ہے۔شہداء کے خون کی سرخی کے آثار پہلے ہی افق پر نمایاں ہیں اور حق کی صبح کو ناگزیر دیکھ اندھیروں کے پجاری اب اپنے چہروں پر دوستی اور خیر سگالی کے نقاب چڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔تاکہ اہل ایمان کو دھوکہ دے کر اس رات کو طویل کر سکیں لیکن اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا چاہے وہ کافروں، مشرکوں اور ان کے حواریوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ گزرے۔

☆ پاکستان اور امریکہ کو مشترکہ خطرے کا سامنا ہے۔پاکستانی قیادت نے ڈرون حملوں پر بات نہیں کی۔امریکی ''وائسرائے'' برائے پاکستان، ہالبروک کا پھر پاکستان کا دورہ۔

پاکستان اور افغانستان کے لیے امریکی ایلچی نے جون کے پہلے ہفتے میں پاکستان میں ڈیرہ جمائے رکھا اور زرداری، نواز شریف وغیرہ کے علاوہ افتخار چوہدری سے بھی ملاقات کی۔اخبارات نے اپنے ذرائع کے حوالے سے لکھا ہے کہ ہالبروک دراصل نواز شریف اور زرداری کی alignment کر کے امریکی دہشت گردی کی جنگ میں ان دونوں اور ان کی جماعتوں کی مزید فعال شرکت کو یقینی بنانے آیا تھا۔اس مقصد کے لیے اس نے افتخار چوہدری سے بھی ملاقات کی اور بعد ازاں افتخار چوہدری نے زرداری سے ملاقات کی۔تجزیہ نگاروں کے مطابق یہ دونوں ملاقاتیں زرداری کی امریکہ کے لیے خدمات کے عوضانے کے طور پر اسے این آر او کی منسوخی سے بچانے کی کے لیے تھیں۔پاکستانی مقتدر طبقے کے ساتھ ہالبروک کے تحکمانہ رویہ کے سبب اخبارات نے اسے ''وائسرائے'' قرار دیا۔امریکہ واپس پہنچنے پر ہالبروک نے صحافیوں کو بتایا کہ پاکستانی قیادت نے ڈرون حملوں سے حوالے سے کوئی بات نہیں کی۔دفاع کے پاکستانی وزیر احمد مختار نے بھی اس بیان کی تصدیق کی ہے۔نواز اور گیلانی نے اس کی پھس پھسی تردید کی۔ہالبروک کے حالیہ دورے پر پاکستانی مقتدر حلقوں کے رویے اور ردعمل نے اس حقیقت کو اور بھی واضح انداز سے ثابت کر دیا ہے کہ یہ مقتدر طبقہ امریکہ اور صلیبیوں کو اپنا ''الہ'' سمجھتا ہے اور امت مسلمہ کے ساتھ اس طبقے کا کوئی طبقے کا کوئی تعلق نہیں۔یہی وجہ ہے کہ یہ طبقہ مجاہدین سے اور مجاہدین اس طبقے سے دشمنی رکھتے ہیں۔

☆ طالبان کے خلاف (نا) پاک فوج کا آپریشن متاثر کُن ہے۔ امریکہ

امریکی فوج کے 'سلامتی' کے مشیر جنرل جیمز نے کہا ہے کہ طالبان کے خلاف (نا) پاک فوج کا آپریشن متاثر کُن ہے۔فوجی آپریشن کو عوام کی 'حمایت' حاصل ہے جب کہ پاک افغان پالیسی کے بارے میں اُس کا کہنا تھا کہ اس کے نتائج کے بارے میں ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا اور افغانستان میں امریکی افواج طالبان سے لڑنے کے لیے نئی حکمتِ عملی پر غور کر رہی ہیں۔

پاکستان اور دیگر مسلمان ممالک کے طاغوت حکمران اور اِن کی افواج اپنے صلیبی آقاؤں کی غُلامی میں اکثر ایسی کارکردگی کا مُظاہرہ کرتے ہیں کہ ان کے آقا بھی حیران ہو جاتے ہیں۔پرویز نے بھی ۲۰۰۱ میں کولن پاول کے فون پر ایسی ہی 'متاثر کن' بلکہ 'حیران کُن' کارکردگی دکھائی تھی۔طالبان سے لڑنے کی نئی حکمتِ عملی کی بات بھی انتہائی دلچسپ ہے کیوں کہ صلیبی افواج ہر سال میں تین چار دفعہ اپنی حکمتِ عملی تبدیل کرنے کا اعلان کرتی ہیں۔ان صلیبی فوجوں کا حال بھی اس سِکھ والا ہے جس کو جوئیں پڑ گئیں تو اس نے مسلسل قمیص اُتار کر بار بار پہننا شروع کر دی۔کسی نے پوچھا تو بولا کہ ''میں ایناں نوں سا نسا کے مارناں اے'' (میں ان کو دوڑا دوڑا کے ماروں گا)۔

☆ آپریشن راہ راست ''گمراہ'' لوگوں کو راہِ راست پر لانے کے لیے ہے، **F-16** پر جھولتے ہوئے پرویز کیانی کی 'گُل فشانی' ۱۵ جون

پاکستانی فوج کے سربراہ جنرل کیانی نے (بچپن کی حسرتوں کو پورا کرنے کے لیے) ''آپریشن راہِ راست'' میں شریک F-16 طیارے میں بیٹھ کر آپریشن میں حصہ لیا۔اس نے اس موقع پر ائیر بیس کے عملے کو بتایا کہ آپریشن راہِ راست ''گمراہ'' لوگوں کو راہِ راست پر لانے کے لیے ہے اور یہ کہ

باقی صفحہ نمبر ۴۴ پر

اک نظر ادھر بھی!

ترتیب و تخریج :احمد مصطفیٰ

☆ امریکہ کو اپنے مُلک میں نومسلم جہادیوں سے خطرہ ہے۔ امریکی حکام

امریکی حکام کا کہنا ہے کہ امریکہ میں جنگجوؤں کی نئی نسل سامنے آرہی ہے، جو بیرون ملک سفر کر کے واپسی پر القاعدہ جیسے ''گروپوں'' کے نظریات ہمراہ لے آتے ہیں۔ آرکینیا میں فوجی بھرتی کے مرکز کے باہر کیم جون کو فائرنگ کر کے ایک فوجی کو قتل کرنے والے ''عبدالحکیم محمد'' بھی ایک امریکی نومسلم ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ ''مزید مقامات پر حملے کرنا چاہتا تھا اور جو کچھ میں نے کیا ہے وہ اللہ کی خوشنودی کے لیے تھا اور امریکی فوج کو بھرپور جواب دینا چاہتا تھا۔''

☆ سوات اور قبائل کے مسلمانوں پر جنگ مسلط کرنے کے اخراجات: پاکستانی حکومت نے ۵% ٹیکس لگادیا:

''دہشت گردی'' کے نام پر سوات اور قبائل کے مسلمانوں پر مسلط کردہ جنگ کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے پاکستانی حکومت نے ۱۰۔۲۰۰۹ کے بجٹ میں ۱۰لاکھ سے زائد آمدنی والے لوگوں پر ایک نیا ٹیکس ۵% کی شرح سے نافذ کرنے کا اعلان کیا ہے، جب کہ دفاعی بجٹ میں بھی تقریباً ۴۶ ارب روپے یعنی ۱۵% اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ سیکورٹی بجٹ میں بھی تقریباً ۱۸ارب یعنی ۲۸.۵% اضافہ کیا گیا ہے۔

بجٹ کے یہ اعداد وشمار اہلِ پاکستان کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہونے چاہییں کہ ان کے خون پسینے کی کمائی ٹیکسوں کی صورت میں نچوڑ کر ان کی 'حکومت' مسلمانوں کا خون بہانے اور ان کو در بدر کرنے ،ان کی عزت پامال کرنے میں مصروف ہے۔لہٰذا اگر پاکستانی قوم اپنے حکمرانوں اور فوج کا گریبان پکڑ کر انہیں مسلمانوں کے قتل سے نہیں روکے گی اور خاموش تماشائی بنی رہے گی تو کچھ بعید نہیں کہ اللہ کی پکڑ پوری قوم کو اپنی گرفت میں لے لے۔نعوذ باللہ من ذلک

☆ سوات آپریشن میں ۲ہزار فوجی ہلاک اور ۵ ہزار زخمی ہوئے۔قمرالزماں کائرہ

اطلاعات ونشریات کے پاکستانی وزیر قمر کائرہ نے سینٹ میں متاثرینِ سوات کے حوالے سے جاری بحث میں سینٹ کو بتایا کہ سوات آپریشن میں ۲ہزار فوجی مارے جاچکے ہیں جب کہ ۵ ہزار زخمی ہیں۔

ذرائع ابلاغ اور طاغوتی حکام کی دروغ گوئی سے ناواقف لوگوں کے لیے کائرہ کا یہ بیان یقیناً باعثِ حیرت ہوگا کیوں کہ جب بھی فوجیوں کی ہلاکتوں کی بات ہوتی ہے تو فوج کا ترجمان اطہر عباس ۱۰۰ سے اوپر گنتی بھول جاتا ہے اور جب ''شدت پسندوں'' کا ذکر ہو تو اس کی گنتی شروع ہی سینکڑوں سے ہوتی ہے۔ بہر حال حقیقت سامنے آکر رہتی ہے، آئے روز ملک کے مختلف شہروں میں آنے والی پاکستانی فوجیوں اور افسران کی لاشیں اور کائرہ کا بیان چیخ چیخ کر بتا رہے ہیں کہ صلیبی جنگ کا ہراول دستہ بننے کا انجام صرف اور صرف دنیا و آخرت کی ہلاکت ہے،اس کے سوا کچھ نہیں۔اس جنگ میں شریک فوجیوں کے لیے بھی ان کے ساتھیوں کے لاشے اور تابوت ایک تنبیہ ہیں کہ اگر روٹی کے چند ٹکڑوں کے لیے مسلمانوں کے قتل سے باز نہ آؤ گے تو اپنے بدترین انجام کے لیے تیار ہو جاؤ۔

☆ پشاور: پی۔سی ہوٹل پر فدائی حملہ،عمارت زمین بوس، بدنامِ زمانہ سیکورٹی ایجنسی بلیک واٹر **(Black Water)** کے بیسیوں اہلکار ہلاک، امریکی قونصلیٹ کو ہوٹل کی عمارت میں منتقل کرنے کا منصوبہ بُری طرح فلاپ:

پشاور میں پرل کانٹی نینٹل ہوٹل پر ہونے والے فدائی حملے میں عراق میں شہریوں کے قتل کے حوالے سے بدنام امریکی سیکورٹی ایجنسی بلیک واٹر کے بیسیوں اہلکار بھی واصلِ جہنم ہوئے ہیں۔واضح رہے کہ اس ہوٹل میں امریکی قونصلیٹ قائم کرنے کا منصوبہ زیرِ تکمیل تھا۔بلیک واٹر کے یہ اہلکار پاکستانی فوج اور ایف۔سی کے اہلکاروں کو تربیت دینے اور مجاہدین کے خلاف پاکستانی سیکورٹی فورسز کی کارروائیوں کی نگرانی و معاونت کے لیے پاکستان میں موجود تھے۔بعض اطلاعات کے مطابق دسمبر ۲۰۰۸ میں اسلام آباد میں تباہ ہونے والے میریٹ ہوٹل میں موجود سی۔آئی۔اے کا اڈہ بھی بعدازاں پی۔سی ہوٹل پشاور میں منتقل کر دیا گیا تھا۔

☆ طالبانی شریعت نافذ نہیں ہونے دیں گے،سوات آپریشن کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ عالمی تنظیم اہلسنت وہمنوا کے زیرِ اہتمام''پاکستان بچاؤ کنونشن وریلی'')

عالمی تنظیم اہلِ سنت (درحقیقت اہلِ بدعت)اور تحفظِ ناموسِ رسالت محاذ کے زیرِ انتظام منعقدہ ''پاکستان بچاؤ ریلی وکنونشن'' کے اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ ''سوات آپریشن کی مکمل حمایت کرتے ہیں،لہٰذا آپریشن بلاتوقف جاری رکھا جائے۔ریلی کے شرکا نے قمیصیں اُتار کر جسم پر طالبان کے خلاف نعرے لکھ رکھے تھے۔مقررین میں سرفراز نعیمی، فضل کریم، عتیق الرحمٰن، ثروت قادری اور حنیف طیب وغیرہ شامل تھے۔ واضح رہے کہ سرفراز نعیمی کو اس کنونشن کے دو روز بعد لاہور میں قتل کر دیا گیا، سرفراز نعیمی نے اکیس جماعتوں کا طالبان مخالف اتحاد قائم کیا تھا

طالبان اور نفاذِ شریعت کے خلاف اہلِ بدعت کا یہ واویلا دراصل ظہورِ دجال سے پہلے حق و باطل کی صف بندی کا پیش خیمہ ہے۔صلیبی کفار کے حلیف مرتد پاکستانی حکمرانوں اور فوج کو عوام میں ذلیل ورسوا ہونے سے بچانے کے لیے ان کے ''حلوہ خور'' حلیف میدان میں اتر آئے ہیں کیوں کہ یہ جانتے ہیں کہ دورِ حاضر کی صلیبی جنگ میں اہلِ حق کے ہاتھوں صلیبیوں اور ان کے مرتد حواریوں کی شکست کے بعد جب دین اصل صورت میں قائم ہوگا تو ان کی قبر پرستی اور شرک

وبدعات پر مبنی دکان داریاں بھی قائم نہیں رہ سکیں گی۔ یہی وجہ ہے کہ آستانوں کے مالِ حرام پر پلنے والے مختلف محاذ بنا بنا کر طالبان کی مخالفت اور امریکی و صلیبی غلام حکومت کی حمایت کر رہے ہیں۔

☆ حکومت نے ہمارے رہنماؤں امیر عزت مقام اور مولانا محمد عالم کو شہید کر کے بالبروک کو تحفہ دیا۔ مُسلم خان

تحریکِ طالبان سوات کے ترجمان مسلم خان نے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ''تحریکِ نفاذِ شریعتِ محمدی کے رہنماؤں امیر عزت اور مولانا محمد عالم طالبان کے حملے میں شہید نہیں ہوئے بلکہ فوج اور حکومت نے بالبروک کو ان کی شہادت کا تحفہ دیا ہے، لیکن ہمارے شہدا کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔

☆ ڈرون گرانا کوئی مسئلہ نہیں، ایسا کیا تو امریکہ اور نیٹو سے ہماری جنگ چھڑ سکتی ہے۔ پاکستانی ائیر چیف

پاکستانی فضائی افواج کے سربراہ قمر سلیمان نے کہا کہ ''ڈرون گرانا کوئی مسئلہ نہیں، فضا میں اُڑتی ہر چیز کو نشانہ بنا سکتے ہیں، لیکن ایسا کرنے سے ہماری امریکہ اور نیٹو سے جنگ چھڑ سکتی ہے۔'' قمر سلیمان نے بتایا کہ ''ناپاک فضائیہ نے سوات آپریشن کے دوران عسکریت پسندوں کی پناہ گاہوں، تربیتی مراکز اور اسلحے کے ذخائر کو نشانہ بنایا۔

یہ بدبخت فوجیں مسلمانوں پر بمباری اور آپریشن کرتے ہوئے ذرا نہیں ہچکچاتیں، چاہے اس کے نتیجے میں ان کے پورے کے پورے یونٹ مارے جائیں یا مجاہدین کے ہاتھوں گرفتار ہو جائیں۔ لیکن کفار سے لڑنے کی بات ہوتی ہے تو ان کی گھگھی بندھ جاتی ہے اور اوسان خطا ہو جاتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ افواج کفار ہی کی فوجوں کے وہ دستے ہیں جن کو انھوں نے مسلمانوں کے خرچ پر پالا پوسا ہے اور آج مسلمانوں ہی کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔

☆ تاجکستان اور ازبکستان میں طاغوتی حکام اور مجاہدین کے درمیان جھڑپیں، فدائی حملے، کئی سیکورٹی اہلکار ہلاک

خبر رساں ایجنسی این۔این۔آئی کے مطابق تاجکستان اور ازبکستان میں اسلام دشمن طاغوتی حکمرانوں کے خلاف مسلح جدوجہد زور پکڑ رہی ہے، ایجنسی کے مطابق کچھ مجاہدین پاکستان و افغانستان سے بھی ان مُلکوں میں منتقل ہو رہے ہیں جب کہ تاجکستان کے سیکورٹی ادارے ان کے خلاف ایک بڑا آپریشن کرنے میں مصروف ہیں جس میں تاحال ان کو سوائے اپنے اہلکاروں کی ہلاکت کے کوئی قابلِ ذکر ''کامیابی'' حاصل نہیں ہوسکی۔ بعض تجزیہ نگاران سرگرمیوں کو افغانستان میں موجود اتحادی افواج کی متبادل سپلائی لائن کے حوالے سے بھی اہمیت دے رہے ہیں، ان کے خیال میں مجاہدین نے امریکہ کی اس نئی سپلائی لائن کو بھی اپنے نشانے پر رکھ لیا ہے۔ (الحمدللہ)

☆ شجاعت نے لال مسجد کے پُرامن حل کی کوشش کی۔ مولانا عبدالعزیز

شجاعت اور پرویز الٰہی کے گھر پر، شجاعت کی والدہ کے انتقال پر تعزیت کرنے کے موقع پر مولانا عبدالعزیز نے کہا کہ ''شجاعت نے لال مسجد کے مسئلے کو پُرامن طور پر حل کرنے کی کوشش کی تھی۔

مولانا عبدالعزیز صاحب کی قربانیاں اور بُزرگی مانع ہے کہ ہم اس بیان پر کوئی تبصرہ کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ مولانا کی ان منافقین سے اس مُلاقات کا سُن کر ہر مُخلص مسلمان کا دل زخمی ہوا ہے۔ اِن منافقین کا وطیرہ یہی ہے کہ یہ مُخلصین کی سادگی سے فائدہ اُٹھانے کی تاک میں رہتے ہیں تاکہ مسلمانوں کے درمیان مُخلصین کو متشکک بنائیں۔

بقیہ: صلیبی جنگ اور آئمۃ الکفر

دہشت گردی کے خلاف جنگ میں بیرونی مشورے کی ضرورت نہیں۔

پرویز کیانی اگرچہ فوج میں پرویز مشرف کا جانشین ہے، لیکن ارتداد میں اس سے بدرجہ اتم بڑھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کے آپریشن راہِ راست، اس کے بیان کردہ مقصد اور ان جیسے دیگر مفسدین ہی کے بارے میں فرمانِ خداوندی ہے:

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَاتُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ لا قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ Oاَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ O (البقرۃ۔۱۱-۱۲)

رجمہ: ''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں کہ ہم ہی تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ خبردار! حقیقت میں وہی فساد کرنے والے ہیں مگر اس کا شعور نہیں رکھتے۔

☆ پاکستان ''ایسٹ ترکستان اسلامک موومنٹ'' کو ختم کے لیے اقدامات کرے۔ چینی صدر

بی بی سی کے مطابق چین کے صدر ہوجن تاؤ نے زرداری کے نام اپنے خط میں مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان ''ایسٹ ترکستان اسلامک موومنٹ'' کو ختم کرنے کے لیے تمام ممکنہ وسائل بروئے کار لائے۔ بی بی سی نے وزارتِ داخلہ کے ذرائع کے حوالے سے کہا ہے کہ مذکورہ موومنٹ کے متعدد کارکن پاکستان کے قبائلی علاقوں میں موجود ہیں اور یہ تنظیم چین میں عسکری کارروائیوں کی منصوبہ بندی کرنے کے علاوہ وہاں پر چینی مسلمانوں کو شدت پسندی کی طرف راغب کرنے کی تربیت دے رہی ہے۔

اقرار جرم

ہم لوگ اقراری مجرم ہیں!   سن اے جباری! مجرم ہیں!

حق گوئی بھی ہے جرم کوئی!   تو پھر ہم بھاری مُجرم ہیں!

ہم لوگ اقراری مجرم ہیں!

تن من کو نہ منڈی میں بیچا!   ہم پیٹ کے پجاری بن نہ سکے

جو لوگ خدا کے باغی ہیں!   ہم ان کے حواری بن نہ سکے

اغراض کی سہرہ بازی میں   بن کھیلے داؤ ہار چکے!

کورے ہیں زمانہ سازی میں

ذلت کے گھر کی چوکھٹ پر   عزت کے بھکاری بن نہ سکے

ہم لوگ اقراری مجرم ہیں!

سن ہم سے دورِ طاغوتی!   طاغوتوں سے بے زار ہیں ہم!

جب اندھی نگری ہے!   تو اے راجہ! غدار ہیں ہم!

ہم سرکش ہیں، ہم طاغی ہیں

انگریز کے ترکے میں جو ملا

اس مذہب کے ہم باغی ہیں

اس جرم پہ جو دی جائے سزا   سہنے کے لیے تیار ہیں ہم!

ہم لوگ اقراری مجرم ہیں!

چمگادڑ جس سے چڑتے ہیں   اس صبح کا آغاز ہیں ہم

اندھیارے جس کے دشمن ہیں   اس سورج کا ایک راز ہیں ہم

اک آفت میں، اک خیر ہیں ہم   اے قبرِ ماضی کے مُردو!

مستقبل کی اک لہر ہیں ہم

محکوموں کی اولاد ہو تم   آزادی کی آواز ہیں ہم

ہم لوگ اقراری مجرم ہیں!

ہے یہ وہ مقدس جرم جسے   خود نبیوں نے ایجاد کیا

انسانوں کو انسانوں کے   ہر بندھن سے آزاد کیا

اشرار انہیں ٹھکراتے تھے

لیکن وہ دار کے اوپر بھی

الہام کے نغمے گاتے تھے

جو درسِ خودی وہ دے کے گئے   اس درس کو ہم نے یاد کیا

باطل کے سیاست بازو! ہم   ہر باطل سے ٹکرائیں گے

ہر جھوٹ پہ دھاوا بولیں گے   ہر فتنے سے لڑ جائیں گے

تخریبِ دیں کیوں ہونے دیں؟

بازار میں کھوٹے سکوں کا

یوں عام چلن کیوں ہونے دیں

ہر کفر کا رستہ روکیں گے   ہر ظلم کے آڑے آئیں گے

ہم لوگ اقراری مجرم ہیں!

قرآن کی روحِ مضطر کا   بے باک سا اک اظہار ہیں ہم

مظلومیِ دیں کی چیخ ہیں ہم   افسوس کہ دل آزار ہیں ہم

کعبے کی آہیں سوزاں ہیں

تاریخ کے دل کی ٹیس ہیں ہم

ملت کے دل کا ارماں ہیں!

کچھ کڑوی باتیں کہتے ہیں   گُستاخ ہیں، نا ہنجار ہیں ہم

ہم لوگ اقراری مجرم ہیں!

اسلام سے امنِ عامہ میں   آتا ہے خلل تو یوں ہی سہی

قانون کے ماتھے پر کوئی   پڑتا ہے جو بل تو یوں ہی سہی

کچھ آنکھیں اُگلیں آگ تو کیا

کچھ چہرے لال ہوئے تو ہوں

کچھ ہونٹوں پر جھاگ ہے تو کیا؟

دنیا میں اگر نیکی کا شجر   رہتا ہے اپھل تو یوں ہی سہی

ہم لوگ اقراری مجرم ہیں!

سچّائی کا چیلنج ہیں ہم   اب وقت ہے کچھ تبدیل کرو

سرکار کے فتوی بازو! تم   حق بازوں کی تکفیر کرو

قانون ہے آرامیدہ کیوں؟   زنجیروں میں تحریک نہیں

ہر حلقہ ہے خوابیدہ کیوں؟

جذبہ نہ جنوں بن جائے کہیں   سامانِ دار و گیر کرو

ہم لوگ اقراری مجرم ہیں!

شاعر: نعیم صدیقیؒ

ضروریاتِ دین

’ضروریاتِ دین سے مُراد وہ تمام قطعی اور یقینی امورِ دین ہیں جن کا دین‘ رسول اللہ ﷺ سے ہونا قطعی طور پر معلوم ہے اور حدّ تواتر وشہرتِ عام تک پہنچ چکا ہے۔حتیٰ کہ عوام کا وہ طبقہ بھی‘ جو دین سے کوئی تعلق رکھتا ہو ان امور کو دینِ رسول اللہ ﷺ جانتا اور مانتا ہو مثلاً توحید‘نبوّت‘ ختمِ نبوّت‘حیات بعد الموت‘ جزاوسزائے اعمال‘ نماز اور روزہ کا فرض ہونا‘ شراب اور سود وغیرہ کا حرام ہونا..........جوشخص’ضروریاتِ دین‘ میں سے کسی ایک چیز کا بھی انکار کرتا ہے وہ کافر ہے اور (–ل قرآن کریم‘ سورۃ البقرہ ۸۵) ’’ان لوگوں میں سے ہے جو کتاب اللہ کے کسی حکم کو مانتے ہیں اور کسی حکم کا انکار کرتے ہیں۔‘‘ ظاہر ہے ایسے لوگ باتفاقِ امت قطعاً کافر ہیں‘ اگر چہ یہ لوگ اپنے ایمان ‘ دین داری اور خدمتِ اسلام کا ڈھنڈورا پیٹتے پیٹتے مشرق و مغرب کی قلابیں ملا ڈالیں اور یورپ کو ہلا ڈالیں ......ضروریاتِ دین میں کوئی ایسی تاویل کرنا بھی کفر ہے جس سے اس کی وہ صورت باقی نہ رہے جو تواتر سے ثابت ہے اور جو اب تک ہر زمانے کے خاص وعام مسلمان سمجھتے اور سمجھاتے آئے ہیں اور جس پر امت کا تعامل رہا ہے۔‘‘

(مولانا انور شاہ کشمیریؒ-اکفار الملحدین- ص۷۱، ۶۵، ۶۶، ۷۵)